

اللہ کی رحمت کا خزانہ

# مجموعہ وظا یا زیدہ سورہ

مترجم عربی اردو

قرآن حکیم کی منتخب سورتیں اور ان کے فضائل، نفل نمازوں کے فضائل اور ان کا طریقہ  
تج و ذکر کے فضائل، مسائل دوزخ و شرف اور مسنون عبادتیں اور ان کے فضائل

ترتیب

جناب مولانا ذریعہ صاحب نقشبندی مجددی

ادارۃ السالکین لاہور

کراچی

طبع اول : ۱۴۰۹ھ  
 باہتمام : اشرف برادرزہ لاہور  
 پریس : ارشد سلمان ہاب پرنٹرز لاہور  
 قیمت :

ادارۃ ایسٹ پیبلشرز، پاکستان  
 ایڈیٹرز، ایڈیٹرز

\* سرکاری رجسٹرڈ  
 رجسٹرڈ آرڈر انوار کراچی (۱۹۹۳ء)

\* ۱۹۰۰ء تا ۱۹۹۹ء پاکستان  
 فون : ۴۳۳۲۵۵ - ۴۳۳۲۵۶

\* ویب سائٹ: www.ais.com.pk  
 فون : ۴۳۳۲۵۵ - ۴۳۳۲۵۶

# فہرست مَدَرِجَات

۵۲	سورۃ کافرون	۷	ابستہ آئیے
۵۳	سورۃ اخلاص	۱۰	فضائل سورۃ فاتحہ
۵۳	سورۃ فلق	۱۰	فضائل سورۃ کہف
۵۴	سورۃ الناس	۱۱	فضائل سورۃ یٰسین
۵۵	فضائل آفری آیات سورۃ بقرہ	۱۱	فضائل سورۃ الرحمن
۵۶	فضائل آیتہ الکرسی	۱۲	فضائل سورۃ واقعہ
۵۸	فضائل نماز	۱۳	فضائل سورۃ ملک
۵۹	نماز اشراق کی فضیلت	۱۳	فضائل سورۃ الزلزال
۵۹	نماز چاشت کی فضیلت	۱۴	فضائل سورۃ کافرون
۵۹	نماز آدابین کی فضیلت	۱۴	فضائل سورۃ اخلاص
۶۰	نماز تہجد کی فضیلت	۱۵	فضائل سورۃ فلق و سورۃ الناس
۶۰	نماز استخارہ کی فضیلت	۱۷	سورۃ فاتحہ
۶۲	نماز حاجت کی فضیلت	۱۸	سورۃ کہف
۶۳	فضائل نماز جمعہ	۳۳	سورۃ یٰسین
۶۳	نماز توبہ کی فضیلت	۴۰	سورۃ الرحمن
۶۴	فضائل قرآن شریف	۴۴	سورۃ واقعہ
۶۶	حج بیت اللہ شریف	۴۸	سورۃ ملک
۶۶	فضیلت حج	۵۲	سورۃ الزلزال

۹۰	طواف زیارت	۷۷	طریقہ حج
۹۱	[گیا تبویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ میں جہارت کی رمی]	۷۸	مسجد حرام میں داخل ہونے کے آداب
۹۲	طواف وداع	۷۸	طواف کرنے کا طریقہ
۹۳	نقشہ افعال حج	۷۹	اضطباع اور رمل
۹۵	فضائل عمرہ	۷۹	طواف کی دعائیں
۹۶	فضیلت طواف	۸۰	پہلے چکر کی دعا
۹۷	زیارت مدینہ منورہ	۸۱	دوسرے چکر کی دعا
۹۹	مسجد نبوی میں داخلہ	۸۲	تیسرے چکر کی دعا
۹۹	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو دو سلام	۸۳	چوتھے چکر کی دعا
۱۰۰	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام	۸۴	پانچویں چکر کی دعا
۱۰۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام	۸۵	چھٹے چکر کی دعا
۱۰۲	ریض اکبہ میں ستونہائے رحمت	۸۵	ساتویں چکر کی دعا
۱۰۴	مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۸۶	دعا مقام ابراہیم
۱۰۵	درود شریف	۸۷	دعا مقام ملتزم
۱۰۶	فضائل درود شریف	۸۸	دعا زم زم
۱۱۰	خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل	۸۹	سعی کرنے کا طریقہ
۱۱۲	دو درود شریف برائے کشادگی رزق	۹۰	۷۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۳	[درود شریف برائے حفاظت بمبج آفات و بلیات]	۹۱	۸۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۴	[درود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]	۹۲	۹۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۶	دعا مانگنے کی فضیلت	۹۳	۱۰۔ ذوالحجہ کے احکام
		۹۴	مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت
		۹۵	ذبح
		۹۶	حلق



۱۲۹	گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعا	۱۲۱	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کی دُعا میں
۱۳۰	کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا	۱۲۲	ہر نماز کے بعد کی دُعا
۱۳۰	مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا	۱۲۲	مجلس کا کفارہ
۱۳۱	اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دُعا پڑھیں	۱۲۳	پھوڑا چھسی اور زخم کے لیے دُعا
۱۳۱	ننانوے بیماریوں کی دُعا	۱۲۳	عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والوں کے لیے حضور کی دُعا
۱۳۱	مدینہ منورہ میں وقت اور شہاد کی دُعا	۱۲۳	اس دُعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب بیتِ اٹھلا میں جانے اور آنے کی دُعا
۱۳۲	برائے دفعِ حق و شیاطین و سحر	۱۲۴	رات کو سونے کے وقت کی دُعا
۱۳۸	برائے حصولِ حفظہ امان	۱۲۵	سید الاستغفار
۱۴۰	وہ ذکر جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سب کے ساتھ مخصوص نہیں	۱۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے
۱۴۲	کلمہ توحید کی فضیلت	۱۲۶	قرضا اور فراخیِ رزق کی دُعا
۱۴۲	کلمہ شہادۃ کی فضیلت	۱۲۶	دنیا اور آخرت کے نعموں کے لیے
۱۴۸	تسبیح و تحمید کی فضیلت	۱۲۷	موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت
۱۵۵	صلوۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب	۱۲۷	نیند میں ڈر جانے کی دُعا
۱۵۹	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت	۱۲۷	درو کے لیے دُعا
۱۶۰	رضیت باللہ کی فضیلت اللہ سے عہدِ پیمان	۱۲۷	سوکراٹھنے کی دُعا
۱۶۲	اللہ تعالیٰ کی حمد کا ایک اور طریقہ	۱۲۸	وضو کے وقت کی دُعا
۱۶۳	استغفار اور اس کی فضیلت	۱۲۸	کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دُعا
۱۶۰	استغفار کا طریقہ	۱۲۹	پریشانی اور گھبراہٹ کی دُعا
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان	۱۲۹	شب قدر کی دُعا
۱۸۴	اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنی کا بیان		
۱۸۶	چہل احادیثِ نبوی		

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضور علیہ السلام تشریف لائے میں نے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیا کہ آپ کو کوئی اہم چیز پیش ہے۔ آپ نے وضو فرمایا اور کسی سے بات نہ کی میں حجرہ سے چمٹ کر کھڑی ہو گئی کہ میں سنوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمائی اور فرمایا اے لوگو! اللہ پاک تم سے فرماتا ہے بھلی بات کا لوگوں کو حکم دو، اور بُری بات سے روکو اس سے پہلے کہ تم دُعا کرو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں۔ تم مجھ سے مانگو اور میں تم کو نہ دوں۔ تم مجھ سے امداد طلب کرو اور میں تمہاری امداد نہ کروں۔ ان کلمات سے زیادہ آپ نے کچھ نہ فرمایا اور ممبر سے اُتر آئے (مسلم شریف)

ف۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالی کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اگر ہم

لوگوں کو دین کی طرف توجہ دیں اور برائی سے روکیں جن میں سب سے پہلے ہمارے گھڑائے، بیوی، بچے والدین، عزیز و اقارب، پڑوسی اور بعد میں تمام مسلمان شامل ہیں کہ اسی طرح حضور علیہ السلام



دین کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا، اسی غرض سے یہ قرآن شریف کی گیارہ سورتیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک دعائیں ترتیب دی ہیں کہ ہم سب مسلمان اس کو پڑھ کر اللہ کریم کے احکام عالیہ پر عمل کر کے اللہ کریم کو راضی بنائیں۔ اللہ کریم ہمارے حال پر اپنا خاص فضل فرمائیں ہم سے درگزر فرمائیں اور ہمیں اپنی رضا مست دی والے کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور ناراضگی والے کاموں سے بچائیں آمین ثانی

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ :

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت نہیں، وہی ہمارے لیے کافی ہیں اور وہی ہمارے کارساز ہیں :



## دین کا در رکھنے والے محیر حضرات کی خدمت میں عرض

یہ کتاب جس میں یازدہ سورہ شریف کے ساتھ حضور علیہ السلام کی پیاری دعائیں، متعلقات طریقیہ، حج، فضائل درود شریف، فضائل نماز وغیرہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے خلاف ہیں کہ اس کا ہر گھر میں ہونا بھر ضروری ہے۔ اور حج کرنے والے حضرات بھی اس سے پورا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کی عام اشاعت کی اجازت ہے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ پھیرا کر مفت تقسیم کریں، یہ صدقہ جاریہ ہے اپنے والدین، عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے اس کی اشاعت کریں۔ انشاء اللہ بہت نفع ہوگا، لوگ اس میں سمجھ لیں، ان سب لوگوں کی کوشش کو اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں آمین



## فضائل سُورۃ فاتحہ

سُورۃ فاتحہ کو قرآنِ کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں :  
 اَدَل یہ کہ قرآنِ کریم اسی سے شروع ہوتا ہے۔ نماز اسی سے شروع ہوتی ہے،  
 اور نَزْدِی کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سُورۃ جو مکمل نازل ہوئی، یہی سُورۃ  
 ہے۔ سُورۃ اِقْرَأْ مِزْل۔ اور مدثر کی چند آیات ضرور اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں،  
 مگر مکمل سُورۃ سب سے پہلے یہی نازل ہوئی۔

رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ  
 میں میری جان ہے کہ سُورۃ فاتحہ کی نظیر نہ تو رات میں نازل ہوئی نہ انجیل اور زبور میں  
 اور نہ خود قرآنِ کریم میں کوئی دوسری سُورۃ اس کی مثل ہے (رواہ ترمذی شریف)  
 حضورِ علیہ السلام نے فرمایا کہ سُورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

ف: ہر مرض کے لیے سُورۃ فاتحہ سات بار پڑھ کر پانی دم کر کے پلاویں،  
 اللہ کریم انشاء اللہ شفا عطا فرما دیں گے +

## فضائل سُورۃ کہف

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ارشادِ مبارک فرمایا کہ جس شخص نے سُورۃ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، وہ دُجَال  
 کے قبضہ سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورت کھف پڑھے۔  
 اُس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت  
 کے دن روشنی دے گا۔ اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے سب گناہ  
 معاف ہو جائیں گے۔ (ابن کثیر)

## فضائل سورت یسین

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یسین قلب القرآن ہے یعنی قرآن کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورت یسین کو  
 خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کو  
 اپنے مردوں پر پڑھا کر دو (نسائی شریف)

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
 جس مرنے والے کے پاس سورت یسین پڑھی جائے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔  
 اور یحییٰ بن کثیر نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورت یسین پڑھے وہ شام تک  
 خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھے وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔

## فضائل سورت الرحمن

حضرت علیؓ رحمہ اللہ وجہ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ ہر شے کے لیے زینیت ہے قرآن کی زینیت سورت الرحمن ہے (یعنی شریف)  
 ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت الرحمن سورت واقعہ  
 اور سورت حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان و زمین کے پہننے والوں میں  
 جنت افروں کا پہننے والا کہہ کر بکارت ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ الرحمن پڑھتا ہے  
 گویا وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے :

## فضائل سورت واقعہ

ابن کثیر نے بحوالہ ابن عساکر البزطیبی سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن  
 مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے  
 لیے تشریف لے گئے حضرت عثمانؓ نے پوچھا مَا تَشْتَكِي (تہیں کیا تکلیف ہے)  
 تو فرمایا ذُنُوبِي (یعنی اپنے گناہوں کی تکلیف ہے۔ (اللہ اللہ یہ ہے صحابہ کرام کا خوف خدا) پھر پوچھا  
 مَا تَشْتَهِي (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں) تو فرمایا رَحْمَتَ رَبِّي (میں اپنے رب کی رحمت  
 چاہتا ہوں) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاتا ہوں،  
 تو فرمایا اَطِيبُ اَمْرَضَنِي (یعنی مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے  
 فرمایا کہ میں آپ کے لیے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں تو فرمایا - لَا حَاجَةَ  
 لِي فِيهَا (مجھ اس کی کوئی حاجت نہیں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجئے وہ آپ  
 کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا۔ تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے  
 میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی۔ مگر مجھے یہ فکر اس لیے نہیں کہ میں نے  
 اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورت واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَنَابِلِ :

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ التَّوْحِيدِ كُلَّ لَيْلَةٍ  
لَمْ تُصِبْ فَاقَهُ أَبَدًا

جو شخص ہر رات میں سُورۃِ واقعہ پھا کر لے گا  
وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا (ابن کثیر)

## فضائل سُورۃ مُلک

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا ہے المانعۃ المنجیۃ  
تنجیہ من عذاب القبر (ترجمہ: یہ سُورۃ عذاب کو، دکنہ والی اور عذاب سے  
نجات دینے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچائے گی)۔ ترمذی شریف،  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سُورۃ مُلک ہر مومن کے دل  
میں ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک سورت ہے جس کی آیتیں تو  
صرف تیس ہیں، قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اُس کی مغفرت  
شعری باقی ہے ہر رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس سُورۃ کو پڑھنا چاہیے :

## فضائل سُورۃ الزَّلْزَلِ

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے قرآن کی کوئی جامع سُورۃ پڑھا  
دیجئے جسے پڑھا کر لوں۔ آپ نے اُس کو سُورۃ اَزْزَلْزَلِ پڑھا دی اُس سے  
فائدہ ہو گا۔ اُس شخص نے عرض کیا قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔  
اِس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھوں گا۔ پھر چلا گیا۔ آپ نے یہ سن کر دو مرتبہ فرمایا اِس بچے



آدمی نے فلاح پائی اس بیچاڑے آدمی نے فلاح پائی۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ سورت الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے : (ترمذی شریف)

## فضائل سورت کافرون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی سنتوں میں پڑھنے کے لیے دو سنتیں بہترین ہیں سوۃ کافرون اور سوۃ اخلاص (قل ھو اللہ) منہری بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی دعا بتلا دیجئے جو ہم سونے سے پہلے پڑھا کریں۔ آپ نے قل یا ایہا الکافرؤن پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ سورت شرک سے برأت ہے : (ترمذی شریف)

## فضائل سورت اخلاص

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہ سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تنہائی قرآن سناؤں گا۔ جب صحابہ کرام جمع ہو گئے تو آپ تشریف لائے اور قل ھو اللہ پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تنہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے، ائمہ شریف ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے اس سورۃ سے بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے

جس سے تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔ (ابن کثیر)

## فضائل سُورۃ فلق و سُوْرۃ النَّاسِ

سُوْرۃ فلق اور سُوْرۃ ناس دونوں سُورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعہ میں نازل ہوئیں مگر ان میں نے ان دونوں سُورتوں کی تفسیر ایک جا لگتی ہے اس میں فرمایا ہے کہ ان دونوں سُورتوں کے منافع و برکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت ضرورت ایسی ہے کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں سُورتوں کو سحر نظر بد اور تمام آفات جسمانی و دُروحانی کے دُور کرنے میں ناظرِ عظیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو اس کی ضرورت اپنے سانس اور کھانے پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔ اس کا واقعہ مسند احمد میں اس طرح ہے کہ :-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ بیمار ہو گئے۔ پھر اہل امین نے آپ کو اگر اطلاع دی کہ آپ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلال کنویں کے اندر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں اُوی بھیجے وہ جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے۔ اُس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ نے یہ دو سُورتیں نازل فرمائیں۔ آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا (ابن کثیر)

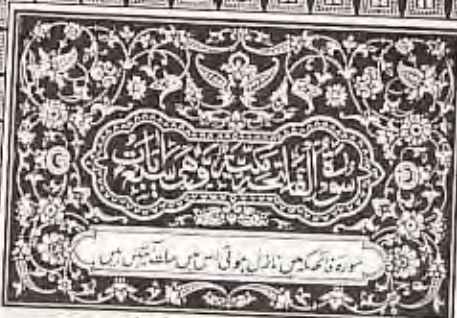
حضرت عائشہ صدیقہ فُرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کبھی تیجاری پیش آتی تو دونوں سُورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سانس بدن پر پھیر لیتے تھے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن حبیب سے روایت ہے کہ ایک باتِ بارش اور سخت اندھیری تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاشِ کھرنے نکلے جب آپ کچے پالیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟

آپؐ فرمایا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اَوْ مَعْرُوفَيْنِ اِلٰهِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اَوْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو جب صبح  
 ہو اور شب آہو تب مرتبہ پڑھنا تھا ہے یہ بہر تکلیف سے امان ہوگا (ترمذی شریف)  
 حضرت جبریلؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ جب  
 سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب فقہاء سے زیادہ خوش حال باہر ہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے  
 انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بے شک میں ایسا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ  
 آخر قرآن کی پانچ سورتیں سُورۃ کافرون سُورۃ نصر سُورۃ اخلاص سُورۃ فلق سُورۃ ناس  
 پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو حضرت جبریلؑ فرماتے  
 ہیں کہ اُس وقت میرا حال یہ تھا کہ سفر میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے بالمقابل قلیل الزاد  
 خیر حال ہوتا تھا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم پر عمل کیا میں  
 بہتر حال میں رہنے لگا (مظہری)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کچھ پونے کاٹ لیا تو آپؐ نے پانی اور نمک منگوایا اور یہ پانی کاٹنے کی جگہ پر  
 لگاتے جاتے تھے اور قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ  
 بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے جاتے تھے (مظہری)





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱ الرَّحْمَنِ

سب تعالیاں اللہ کیلئے ہیں جو اپنے دھارے والے سے جہاں کا ہے

الرَّحِيمِ ۝۲ إِلَهِكَ نَعْبُدُ

نہایت رحم والا مالک روزِ حسرت کا تو تیری ہی ہمت کی کرتے ہیں

وإِلَهِكَ نَسْتَعِينُ ۝۳ اهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ۝۳ بتلا ہم کو

الْمُسْتَقِيمَ ۝۴ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۵

سیدھی راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝۶

جن پر نہ غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے



سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَعَشْرًا اِنْ شَاءَ اللَّهُ

سبحانک کہیں کسی اور کی ایک شریعت اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے دس آیتیں ہیں اور بارہ رکوع

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ

سب تعریف اللہ کو جس نے ہماری اپنے بند پر کتاب اور نہ رکھی کسی میں

عَوَجًا ۱ قِيَمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا لِّمَنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ

کچھ بھی نہ ٹھیک آدمی ناکہ ڈرنے کے ایک سخت آفت کا اللہ کی طرف سے ف اور خوشخبری دے ایمان لانے والوں کو

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ إِنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۲ مَا كَثِيرٌ

جو کرتے ہیں نیکیاں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے جس میں

فِيهِ أَبَدًا ۳ وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۴ مَا لَهُمْ

وہاں ہمیشہ ف اور ڈرنا ہے ان کو جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد ف کچھ نہیں

بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۵

ان کو اس بات کی اور نہ انکے باپ دادوں کو کیا بڑی بات نکلتی ہے ان کے من سے

إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۶ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسِكَ عَلَى آثَارِهِمْ

سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں ف سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے

إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۷ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى

اگر وہ نہ مانیں گے اس بات کو پہچاننا کثرت ہم نے بنایا ہے جو کچھ

الْأَرْضِ زِينَةً لِّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۸ وَإِنَّا

زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ جانیں لوگوں کو کون ان میں اچھا کرتا ہے کام ف اور ہم کو

لَجَعَلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۹ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ

کرنا ہے جو کچھ اس پر ہے میدان چھاتھ کر ف کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور

الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۱۰ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ

کھوکھ کے رہنے والے ہماری قدرتوں میں عجب اپنے بچا تھے ف جب جا بیٹھے وہ جوان

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ

ہمارے کھوہ میں پہنچانے کے لیے سب سے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کرنے

لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا عَلَى الْأَنْهَارِ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ

ہمارے کام کی درستی پہنچانے کے لیے ہم نے ان کے کان اس کھوہ میں چند برس

عَدَدًا ۝۱۱ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ مَا لَمْ يُلْحِثُوا

گنتی کے وقت پھر ہم نے ان کو اٹھایا کہ معلوم کریں دو فرقوں میں کس نے یاد رکھی ہے جتنی

أَمَدًا ۝۱۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا

مدت وہ ہے وہ ہم سنادیں تم کو ان کا حال تحقیقی وہ کسی جوان میں کہتے تھے

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝۱۳ وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا

اپنے رب پر اور زیادہ ہدی ہم نے ان کو سوجھ بوجھ اور گروہ دی ان کے دل پر کہ جب کھڑے ہوتے

فَقَالُوا رَبَّنَا رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهِ إِلَهًا

پھر بولے ہمارا رب ہے رب آسمان اور زمین کا نہ پکاریں گے ہم اس کے سوا کسی کو مہمود

لَقَدْ قُلْنَا إِذْ أَشْطَطَا ۝۱۴ هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ إِلَهَةً

نہیں تو کہی ہم نے بات عقل سے دور وہ یہ ہماری قوم ہے ٹھہرائے انہوں نے اللہ کے سوا اور مہمود

لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی سند کھلی پھر اس سے بڑا گندگا رکون جس نے باندھا

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝۱۵ وَإِذْ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا عْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ قَالُوا

اللہ پر جمع ہوئے اور جب تم نے کنارہ کر لیا ان سے اور جن کو وہ بوجھتے ہیں اللہ کے سوا تو اب

إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ

جائے جو اس کھوہ میں پھیلائے تم پر رب تمہارا کچھ اپنی رحمت سے اور بنا دیوے تمہارے واسطے تمہارے کام

مُفْرَقًا ۝۱۶ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزْوُرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ

میں آہٹ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے نہ جگہ جاتی ہے ان کی کھوہ سے



الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقَرُّهُمُ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ

واپسے کو اور جب ڈوبتی ہے کھڑا جاتی ہے ان سے بائیں کو اور وہ میدان میں ہیں

مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ

اس کے یہ ہے اللہ کی قدرتوں سے وہ جس کو راہ دیوے اللہ وہی آئے راہ پر اور جس کو

يُضِلُّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْسِدًا ۝۱۴ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ

وہ بچلائے پھرتے رہتے اس کا کوئی رفیق نہ پڑے نہ والاں اور تو سمجھتے وہ جاگتے ہیں اور وہ

مَرْقُودٌ ۝۱۵ وَنَقَلِبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۝۱۶ وَكَلْبُهُمْ

سورہ میں اور گردنیں دلاتے ہیں ہم ان کو داپنے اور بائیں اور کٹنا ان کا

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

پہاڑ ہے اپنی بائیں چوکھٹ پر اگر تو جھانک کر دیکھے ان کو تو پیٹھ سے کر بھاگے

فِرَارًا وَلَكُلِّتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝۱۷ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

ان سے اور پھر بنائے سمجھ میں ان کی دہشت و اور اسی طرح ان کو جگا دیا ہم نے کڑا پس میں پوچھتے

بَيْنَهُمْ قَالِ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضُ

کے ایک بولا ان میں کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا ایک دن

يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ

سے کم بولے تمہارا رب ہی خوب جانتے جتنی دیر تم رہے ہو اب بھیج لو اپنے میں سے ایک کو یہ روپیہ دیکر

هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ

اپنا اس شہر میں پھر دیکھے کونسا کھانا سستا ہے سولائے تمہارے اس میں

مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝۱۸ إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا

سے کھانا اور نرمی سے جانتے اور جتنا دے تمہاری خبر کسی کو وہ لوگ اگر خبر پالیں

عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعَذِّبُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلَحُوا إِذَا

تمہاری چہرے سے مار ڈالیں تم کو یا لوٹالیں تم کو لینے دین میں اور تب تو بھلا نہ ہو گا تمہارا

أَبَدًا ۝ وَكَذَلِكَ أَعِزَّنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۝

بہیشت اور اسی طرح عذاب ہم نے ان کی ہمارے لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے اور

أَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرُهُمْ فَقَالُوا

قیامت کے آنے میں دھوکہ نہیں جب جھگڑتے تھے آپس میں اپنی بات پر حق پھر کہتے

أَبْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا

بناد ان پر کیا عمارت ان کا رب خوب جانتا ہے انکا حال بولے وہ لوگ جن کا

عَلَى أَمْرِهِمْ لَنْ تَخْذَنَ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ۝ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ

کام غالب تھا ہم بنائیں گے ایک جگہ پر عبادت خانہ اب یہی کہیں گے دو تین ہیں

رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجَا

چوتھا ان کا کہتا اور یہ بھی کہیں گے وہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کہتا یہ وہ چار تھے

بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ

ساتھ چھٹا اٹھ اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کہتا تو کہ میرا رب خوب جانتا ہے

بَعْدَهُمْ مَا يَعْلَهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ فَلَا تُبَارِكُ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً

ان کی گنتی ان کی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ سومت جھگڑا اکی بات میں مگر سہ سہری

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ

جھگڑا اور مت تحقیق کر ان کا حال ان میں کسی سے مت اور نہ کہنا کسی کام کو

إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۝ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا

کہیں یہ کرونگا کمال کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور یاد کرے اپنے رب کو جب

نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِي رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَدًا ۝

بھول جائے اور کہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو دکھلائے اس سے زیادہ نزدیک راہ میں کی گئی

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۝ قُلْ

اور وہ گزری ان پر اپنی گھوڑی تین سو برس اور ان کے اوپر نوٹ تو کہ



اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصَرَهُ

الغروب جانتا ہے جتنی مدت ان پر گزری اسی کے پاس ہیں چھپے بھید آسمان اور زمین کے کیا عیب دیکھتا

وَاسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مَنٌ وَلِّيْ وَلَا يَشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ ۝۶۰

اور سنا ہے وہ کوئی نہیں بندوں پر اس کے سوائے مختار اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو

وَآتِلْ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مَبْدَلَ لِّكَلِمَاتِهِ وَ

اور پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو تیرے رب کی کتاب سے کوئی بدلنے والا نہیں اسکی باتیں اور

لَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝۶۱ وَأَصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِينَ

کبھی نہ پائے گا تو اسکے سوائے چھٹنے کو جگہ نہ اور روکے رکھ اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَقْدُ

پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اس کے منہ کے وہ اور نہ ڈریں

عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا

تیری آنکھیں انکو چھوڑ کر تلاش میں رونق زندگی دنیا کی وہ اور نہ کہان اسکا جس کا دل غافل کیا

قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝۶۲ وَقُلِ

ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا ہوا ہے اپنی خوشی کے اور اس کا کام ہے شہ پر نہ ہٹاؤ اور کہ

الْحَقُّ مِنْ رَبِّکُمْ فَمَنِ شَاءَ فَلْيُؤْمَرْ وَمَنِ شَاءَ فَلْيُکْفُرْ ۝۶۳ إِنَّا

سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے وہ ہم نے

أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا

تیار کر رکھی ہے گنہگاروں کے واسطے آگ کہ گھیر رہی ہیں ان کو اس کی آتیاں وہ اور اگر فریاد کریں گے

يُعَاثُوا بِمَاءٍ كَالْهَلِ يَشْوَى الْوُجُوهُ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ

تو ملے گا پانی جیسے پیپ بھون ڈلے منہ کو کیا برا پینا ہے اور کیا برا

مُرتَفَقًا ۝۶۴ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ

آرام و بیشک جو لوگ یقین لائے اور کیں نیکیاں ہم نہیں کھوتے

أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۖ وَلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

اور اس کا جس نے بھلا کیا کام وہ ایسوں کے واسطے باغ ہیں جن کے بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ

کے نیچے نہریں پہنائے جائیں گے انکو وہاں سنگین سونے کے دھڑ اور

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ

پہنیں گے کپڑے سبز باریک اور کھارے ریشم کے وٹیکہ لگائے ہوتے

فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نَعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۖ وَأُضْرِبَ

وہاں تختوں پر کیا خوب بلرے اور کیا خوب آرام وٹ اور بتلا

لَهُمْ مَثَلًا لِرَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَ

ان کے مثل دو مردوں کی وٹ کر دیئے ہم نے ان میں سے ایک کیلئے دو باغ انکو کے اور

حَفَفْنَاهُمَا بِبَخْلِ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا نَرًّا ۖ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

گروان کے کھجوروں اور رکھی دونوں کے بیچ میں کھیتی وٹ دونوں باغ

أَتَتْ أَكْطَاوُكَهُمَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلْفَهُمَا نَهْرًا ۖ وَ

لاٹھیں اپنا میوہ اور نہیں گھٹاتے اس میں سے کچھ وٹ اور بہادی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہروں اور

كَانَ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ

ملا اس کو پھل وٹ پھر بولا اپنے ساتھی سے جب ہمیں کرنے لگا اس سے میرے پاس زیادہ ہو تجھ سے

مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۖ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ ۖ قَالَ مَا

مال اور آدمی کے لوگ وٹ اور گیا اپنے باغ میں اور وہ بڑا کر بڑا تھا اپنی جان پرست بولا نہیں آنا

أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۖ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۖ وَ

کہ برباد ہووے یہ باغ کبھی اور نہیں خیال کرتا ہوں میں کہ قیامت ہونے والی ہو اور

لَنْ رُدَّتْ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۖ قَالَ

میں نہ ہمارا وٹا نہیں اپنے رب کے پاس بلوں گا بہتر اس سے وہاں پہنچ کر وٹ کہا



لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ

اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا کیا تو منکر ہو گیا اس سے جس نے پیدا کیا تجھ کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاهُ رَجُلًا ۖ لَكِنَّهُ هُوَ اللَّهُ

مٹی سے پھر قطرے سے پھر پورا کر دیا تجھ کو مرد ہمیشہ تو یہی کہتا وہ ان ہی بات پر

رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

میرا رب اور نہیں ماننا شریک اپنے رب کا کسی کوٹ اور جب تو آیا تھا اپنے باغ میں کہوں نہ تھا تو نے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِنَّ تَرَنَّا أَقَلَّ مِنْكَ مَا لَا وَ

جو چاہے اللہ ہو طاقت نہیں مگر جو ہے اللہ اگر تو دیکھتا ہے مجھ کو کہ میں کہوں تجھ سے مال اور

وَلَكِنْ أَفَعَسَىٰ رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِي خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلْ

اولاد میں تو امید ہے کہ میرا رب دیوے مجھ کو تیرے باغ سے بہتر ٹھکانے اور بھیج دے

عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۚ أَوْ يُصْبِحَ

اس پر لوکا ایک جھونکا آسمان سے پھرنے کو رو جائے میدان صاف یا صبح کو

مَاءٌ غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۚ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ

پورے اسکا پانی خشک پھونلا سکے تو اس کو ڈھونڈ کرے اور میٹ لیا گیا اسکا سارا پھل پھر صبح کو

يُقَلِّبُ كَفِّهِ عَلَىٰ مَا انْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

رو گیا ہاتھ سجاتا اس مال پر جو اس میں لگا تھا اور وہ گر چڑا تھا اپنی چھتروں پر

وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ

اور کہنے لگا کیا خوب ہوتا اگر میں شریک نہ بنا تا اپنے رب کا کسی کوٹ اور نہ ہوتی اس کی جماعت

يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۚ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

کہہ دے اسکی اللہ کے سوائے اور نہ ہوا وہ کہ خود بدلے سکے یہاں سب اختیار ہے

لِلَّهِ الْحَقُّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۚ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا

اللہ سچے کا اسی کا انعام بہتر ہے اور اچھا ہے اسی کا دیا ہوا بدلہ اور بتا دے ان کو مثل

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا كَمَاۤ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاَخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتٌ

دنیا کی زندگی کی جیسے پانی ہم نے آسمان سے پھر لانا نکالا اسکی وجہ سے زمین کا

الْاَرْضُ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذُرُوْهُ الرِّیْحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ

چیز پر قدرت والا ہو گیا پتھر پتھر اور چوڑا چوڑا اور اٹھتا ہوا فل اور اللہ کو ہے ہر

شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۱۵۱ اَلْبٰلُ وَالبَتُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْيَا وَ

چیز پر قدرت والا مال اور بیٹے رونق میں دنیا کی زندگی میں اور

الْبَقِیَّتِ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَیْرٌ اَمَلًا ۝۱۵۲ وَ

باقی رہنے والی نیکوئوں کا بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر ہے توقع فل اور

یَوْمَ نُسِیْرُ الْجِبَالِ وَتَرٰی الْاَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ

جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کو کھلی ہوئی فل اور گھیرے ملائیں ہم ان کو پھرنے

نُعَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۱۵۳ وَعَرَضُوا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُوْنَا

چھوڑیں ان میں سے ایک کو فل اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر آپہنچے ہم یہاں سے پاس

کَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭۤ اَبَلْ زَعَمْتُمْ اَلَنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا ۝۱۵۴

جیسا ہم نے بنایا تھا تم کو پہلی بار نہیں تم تو کہتے تھے کہ نہ مقرر کر دیں گے ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ

وَوَضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرٰی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ خَافِیْہِ وَيَقُوْلُوْنَ

اور رکھا جائیگا حساب کا کاغذ پھر تو دیکھے گنہگاروں کو ڈرتے ہیں اس سے جو ہمیں دکھا ہوا اور کہتے ہیں

یٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُعَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً اِلَّا

اے غریبی کیا ہے یہ کاغذ نہیں چھوٹی اس سے چھوٹی بات اور بڑی بات جو

اَحْصٰہَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَّلَا یُظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝۱۵۵

اس میں نہیں گنتی اور پائیں گے جو کچھ کیا ہے سامنے فل اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا کسی پر فل

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ ط ۝۱۵۶

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس تھا



مَنْ الْجَنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ

جن کی قسم سے سو بھل بھانگا اپنے رب کے حکم سے سو کیا اب تم ٹھہراتے ہو اسکو اور اسکی اولاد کو رفیق

مَنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝۵۰

میرے سوائے اور وہ تمہارے دشمن ہیں بُرا بدلہ لگا بے انصافوں کے بدلہ دے دیکھنا نہیں

أَشْهَدُ تَهُمُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ

یہاں تھیں نے ان کو بنانا آسمان اور زمین کا اور نہ بنانا خود ان کا

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَصَدًا ۝۵۱ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا

اور میں وہ نہیں کہ بتاؤں بہکانے والوں کو اپنا مددگار و اور جس دن فرمائے گا پکارو

شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ

میرے شریکوں کو کہ جن کو تم مانتے تھے پھر پکاریں گے سودہ جواب نہیں دے گا ان کو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝۵۲ وَرَأَى الْبَجْرَمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ

اور کر دیں گے ہم ان کے اور ان کے بیچ مرنے کی جگہ اور دیکھیں گے گندہ راگ کو پھر سمجھیں گے کہ ان کو

مُوقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا

پڑنا ہے اس میں اور نہ بدل سکیں گے اس سے رستہ اور بیشک پھر پھر کہ سمجھائی ہم نے

الْقُرْآنَ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ

اس قرآن میں لوگوں کو ہر ایک مثل اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ

جَدَلًا ۝۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَ

جھگڑا لوٹ اور لوگوں کو جو رہا اس بات سے کہ یقین لے آئیں جب پہنچی ان کو ہدایت اور

يَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

گناہ بخشتا ہیں اپنے رب سے سو اسی انکار نے کہ پہنچی ان پر رسم پہلوں کی یا آگاہ ہوا ان پر

الْعَذَابُ قَبْلًا ۝۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ

عذاب پہلے سے اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں سو خوشخبری اور ڈرنا کے کوٹ

وَيُحَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَ

اور ٹھٹھا کرتے ہیں کافر جو ٹھٹھا کر ٹھٹھا کر اس سے سچی بات کوٹ اور  
اَتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝۶۷ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ  
لہر لیا انہوں نے میرے کلام کو اور جو ڈرنائے گئے ٹھٹھا اور اس سے زیادہ ظالم کون جس کو ٹھٹھا اسکے کچے

رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَلَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ

الام سے پھر نہ بھول گیا اسکی طرف سے اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیج چکے ہیں اسکے ہاتھ وہم نے ڈال دیئے ہیں انکے  
قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَىٰ

دلوں پر پردے کہ اس کو نہ سمجھیں اور اسکے کانوں میں ہے بوجھ اور اگر تو ان کو بلائے  
الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝۶۸ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ

راہ پر تو ہرگز آئیں راہ پر اس وقت کبھی ٹ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے رحمت والا اگر  
يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا الْحُجْلَ لَهُمُ الْعَذَابُ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَّنْ

ان کو پکڑے ان کے کینے پر تو جلد ڈالے ان پر عذاب وٹ پران کے لئے ایک وعدہ ہے کہیں  
يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْيلًا ۝۶۹ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا

وہاں کے اس سے دوسرے سک جائے کو کچھ وٹ اور یہ سب بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ کیا جب وہ ظالم ہو گئے  
وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَهْلَكِهِمْ مَوْعِدًا ۝۷۰ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَتْلِهِ لَا أَبْرَحُ

اور ہم نے کیا تھا ہم نے ان کی ہلاکت کا ایک وعدہ وٹ اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو میں نہ ہٹوں تک  
حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝۷۱ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

تک نہ پہنچ جاؤں جہاں ملتے ہیں دو دریا یا چلا جاؤں قزوں وٹ پھر جب پہنچے دونوں دریا  
بَيْنَهُمَا نِسَاءٌ خَاطِبَتَاهُمَا فَاتَّخَذَتْ سَيْدَةً فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۷۲ فَلَمَّا

کہ وہاں تک پہنچ گئے اپنی ٹھیلی پھر اس نے اپنی راہ کر لی دریا میں سرگ بنا کر وٹ پھر جب  
جَاوَزَا قَالَ لِقَتْلِهِ إِتَيْنَاكَ آءُنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا

کہ ہم نے کیا تھا ہم نے اپنے جوان کو لاہما سے پاس ہمارا کھا ہم نے پانی اپنے اس سفر میں

جَاوَزَا قَالَ لِقَتْلِهِ إِتَيْنَاكَ آءُنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا

کہ ہم نے کیا تھا ہم نے اپنے جوان کو لاہما سے پاس ہمارا کھا ہم نے پانی اپنے اس سفر میں

جَاوَزَا قَالَ لِقَتْلِهِ إِتَيْنَاكَ آءُنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا



نَصَبًا ۱۶ قَالَ ارْجِعِي اِذَا وُتِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ

تکلیف و بولا وہ دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ کی پوری اس پتھر کے پاس سوئیں بھول گیا پھلی  
وَمَا أَسْنِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

اور یہ مجھ کو بھلا دیا شیطان ہی نے کہ اس کا ذکر کروں و اور اس نے کر لیا اپنا راستہ دریا میں

عَجَبًا ۱۷ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغُ فَارْتَدَّ عَلَى أَثَارِهِمَا قَصَصًا ۱۸

عجیب طرح کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھلے پھلے اپنے پیرہ بچانے و

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ

پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کا جس کو دی تھی ہم نے رحمت اپنے پاس سے اور سکھایا تھا اپنے

لَدُنَّا عَلِيمًا ۱۹ قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَبَعَكَ عَلَى أَنْ تَعْلِمَ مِنَّمَا

پاس سے ایک علم و کہا اس کو موسیٰ نے کہے تو تیرے ساتھ رہوں اس بات پر کہ مجھ کو سکھائے کچھ جو

عُلِّمْتَ رُشْدًا ۲۰ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۲۱ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

بجود کو سکھائی ہے عقلی راہ و بولا تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ اور کیونکر ٹھہرے گا

عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۲۲ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَ

دیکھ کر ایسی چیز کو کہ تیرے قابو میں نہیں اسکا سمجھنا و کہا تو پاسے گا اگر اللہ نے چاہا مجھ کو ٹھہرنے والا اور

لَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۲۳ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى

نہ مانوں گا تیرے کوئی حکم و بولا پھر اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو مت پوچھو مجھ سے کوئی چیز جب تک

أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۲۴ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا

میں شروع ذکر میں تیرے آگے اسکا ذکر و پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب چڑھے کشتی میں اس کو پھاڑ ڈالا

قَالَ أَخَرَقَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۲۵ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

موسیٰ بولا کہا تو نے اس کو پھاڑ ڈالا کہ ڈبا ہے اسکے لوگوں کو البتہ تو نے ہی ایک چیز بھاری و بولا میں نے نہ کہا تھا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۲۶ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَ

تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ کہا مجھ کو نہ بکو میری بھول پر اور



لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۖ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيََا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ۖ

صفت وال گھری میرا کام مشکل ہے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے کو اس کو مار ڈالا  
قَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَكْرًا ۖ

وہی بولا کیا تو نے مار ڈالی ایک جان سچھی و بغیر عوض کسی جان کے بیشک تو نے کیا ایک چیز نامعقول کا  
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۖ

اے میں نے تجھ کو نہ کہا تھا کہ تو نہ تھمرے گا میرے ساتھ و  
إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَحِّبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے بعد تو مجھ کو ساتھ نہ لےو تو مار چکا میری  
لَدُنِّي عَذْرًا ۖ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا

دش سے الزام و پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں تک کھانا چاہو مل کے لوگوں سے  
فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا فَوْجًا فِيهَا جَدَّارٌ أَيْرِيدُ أَنْ يُنْقِضَ فَأَقَادُوا

انہوں نے نہ مانا کہ ان کو گمان نہیں پھر جاتی دیں ایک دیوار بڑی جاتی تھی اس کو پھانسی لگا دیا  
قَالَ لَوْ شِئْتُ لَتَخَذْتُ عَلَيْهِ جَزَاءً ۖ قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۖ

اے وہی اگر تو چاہتا تو لے لیتا اس پر زوری و کہا اب جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان  
سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۖ أَتَا السِّفِينَةَ فَكَانَتْ

اب اس کے دیشاؤں تک پہنچ کر ان باتوں کا جس پر تو صبر نہ کر سکا و دو بج گشتی تھی سو نہ تھا بولا  
لِمَسْكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ قَلْبُكَ ۖ

اے بھولت کرتے تھے دیا میں و سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں اور ان کے پرے تھا  
تَاخُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۖ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

اب اس راہ جو لے لیتا تھا ہر گشتی کو چھین کر و اور وہ بڑا لڑکا تھا سو اس کے ماں باپ تھے ایمان والے  
فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا

میں کو ڈر لگا کہ ان کو عاجز کر دے زبردستی اور کفر کر کر و پھر ہم نے چاہا کہ بدل دے ان کو ان کا رب

خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا ۝۸۱ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ

ہتر اس سے پاکیزگی میں اور نزدیک تر شفقت میں ۸۱ اور جو دیوار تھی سو وہ ستیم مردوں کی تھی

يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهَا كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا

اس شہر میں اور اس کے نیچے مال گنوا تھا ان کا اور ان کا باپ تھا نیک

فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۚ وَ

پھر چاہا تیرے رب نے کہ وہ پہنچ جائیں اپنی جوانی کو اور نکالیں اپنا مال گنوا اور مہربانی سے تیرے رب کی اور

مَافَعَلْتُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝۸۲ وَ

میں نے یہ نہیں کیا اپنے حکم سے ۸۲ یہ ہے پھر ان چیزوں کا جن پر تو صبر نہ کر سکا اور

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَلْتُوْا عَلَيْنِ كُفْرًا ۚ إِنَّكَ

پوچھتے ہو مجھے میں ذوالقرنین کو کہ اب پوچھتا ہوں تمہارے آگے اس کا کچھ احوال ہم نے

مَكَّنَا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۳ فَاتَّبِعْ سَبِيلَ

اس کو ہماری آغوش ملک میں اور دیا تھا ہم نے اس کو ہر چیز کا سامان ۸۳ پھر پیچھے لڑا ایک سالانہ کے

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۖ وَوَجَدَ

یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پایا کہ وہ دو تہا ہے ایک دلدل کی ندی میں ۸۴ اور پایا

عِنْدَهَا قَوْمًا ۖ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ

اس کے پاس لوگوں کو ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا تو تو لوگوں کو تکلیف دے اور یا رکھ ان میں

حَسَنًا ۝۸۴ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ

خوبی ۸۴ بولا جو کوئی بظلمتے انسان سو ہم اس کو سزا دیں گے پھر لوٹ جائے گا اپنے رب کے پاس وہاں پایا

عَذَابًا ثَكْرًا ۝۸۵ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُ الْحَسَنَىٰ ۖ وَ

اس کو بڑا عذاب اور جو کوئی یقین لایا اور کیا اس نے بھلا کام سوس کا بدلہ بخلائی ہے اور

سَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝۸۶ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبِيلًا ۝۸۷ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

ہم حکم دیں گے اس کو اپنے کام میں آسانی ۸۶ پھر وہ ایک مسلمان کے پیچھے ۸۷ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج نکلنے



الْشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَّمْ يَجْعَلْ لَهُم مِّنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝۱۰

کی جگہ پایا اس کو کہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں بنا دیا مٹنے کے لئے نقاب کے ورے کوئی حجاب

كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خَيْرًا ۝۱۱ ثُمَّ اتَّبَعُ سَبِيلًا ۝۱۲ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

یوں ہی ہے اور ہمارے قابو میں آچکی ہے اس کے پاس کی خیرات پھر نکلا ایک سامان کے پیچھے وال ہاں تک کہ جب پہنچا

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝۱۳

دو پہاڑوں کے بیچ پائے اُن سے دوسے ایسے لوگ جو سمجھتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات و

قَالُوا إِذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

ہوئے اے دو قرنین یہ یاجوج و ماجوج و فساد مچا رہے ہیں ملک میں

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝۱۴ قَالَ

سو تو کے قوم معتمد گردیں تیرے واسطے کچھ محصول اس شرط پر کہ بنائے قوم میں ان میں ایک آڑ و

مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝۱۵

جو مقدر و یا مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے سوندا کرو میری محنت میں بنا دوں تمہارے اُن کے بیچ ایک دیوار کی

أَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا

لاؤ مجھ کو تختے ہتھ کے یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دونوں پہاڑوں تک پہاڑ کی کہا دھونچو

حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ أَتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝۱۶ فَبِاسْطِغَاوُا

ہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا لاؤ میرے پاس کر ڈالو اس پر پھیلا ہوا تانہ پھر نہ پڑھ سکیں

أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝۱۷ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّي

اس پر اور نہ کر سکیں اس میں سوراخ نہ ہو لایا ایک مہربانی ہے میرے رب کی

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝۱۸ وَتَرَكْنَا

پھر جب آئے وعدہ میرے رب کا گارانتے اس کو ڈھاکر اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا اور حیرت زدگی

بَعْضُهُمْ يُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَبَعْضٌ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ۝۱۹

کچھ ان میں ایک دوسرے میں مانتے اور پھونک مارنے کے صورت میں پھر جمع کر لائیں گے ہم ان سب کو



وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۝ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ

اور دکھلا دیں ہم کو کافروں کو اس دن دوزخ اس دن کافروں کو سامنے دکھائی گئی تھی

فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِهِمْ وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝ الْفَحْسَبِ

پہرہ پہنا تھا میری یاد سے اور نہ سن سکتے تھے اب کیا سمجھتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِيَ مِنْ دُونِ آلِهَاتِهِمْ ۝ ائْتَا

ممنوع کہ کفار کہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا معبود ہیں ہم نے تیار کیا ہے

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝

دوزخ کو کافروں کی سزا ہے کہ تم کہہ دو کہ ہم بتائیں تم کو کس کا کیا نفع تھا کیا بہت نکارت

الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يُحْسِبُونَ أَنَّهم يُحْسِنُونَ

وہ لوگ جن کی کوشش بے فائدگی رہی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ نیک بناتے ہیں

صُنْعًا ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِمْ فَبُطِئَتْ أَعْمَالُهُمْ

کام ٹھہر گئی ہیں وہی ہیں جو منکر ہوتے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کے ملنے سے وہ سہل ہو گئے ان کا کیا نفع تھا

فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا ۝ ذَلِكَ جَزَاءُهم جَهَنَّمَ بِمَا كَفَرُوا وَ

پھر نہ کوئی کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تولی و کٹا یہ بدلہ ان کا ہے دوزخ اس پر جو منکر ہوئے اور

اتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ظہر اپنی باتوں اور میرے رسولوں کو ہنساؤں اور کئے ہیں اور کئے ہیں نیک کام

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ

ان کے واسطے ہے جنت میں جہانوں کے باغ سہمائی رہا کریں ان میں نہ چاہیں

عَنْهَا حَوْلًا ۝ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لَكَلِمَتِي رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ

وہاں سے جگہ بدلتی کہ تو کہہ اگر دریا سیاہی ہو کہ لکھے میرے رب کی باتیں بیشک دریا خراج ہو چکے

قَبْلَ أَنْ تَنْفَذَ كَلِمَتِي رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا

بھی نہ پوری ہوں میرے رب کی باتیں اور اگرچہ دوسرا بھی لائیں ہم دریا ہی اس کی مدد کو کہ تو کہہ میں بھی

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَيْمَانِ الْهَكْمِ إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا

انہ کو کسی اور جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کو مسبود تھا ایک مسبود ہے سوچو جس کو امید ہو

لِقَاءِ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

انہ کی اپنے رب سے سو وہ کرے کچھ کام نیک اور شریک نہ کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو نہ

سُورَةُ الْيُسُفٰى ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لِقَوْمٍ اٰتٰىهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَۃَ ۝

سورہ یوسف کہ میں بتا رہا ہوں اس میں تراسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرع اللہ کے نام سے تو بجز مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۰۱ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی

قسم ہے اُس کے قرآن کی تو تحقیق ہے بھیجے ہوؤں میں سے اویس

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لَتَنْذِرَ قَوْمًا

سیدھی راہ کے وک انکار زہر و سنت رحم والے نے وک تاکہ تو ڈرے ایک قوم کو

مَّا اَنْذَرْنَا اٰبَاؤَهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی

کہ انہیں مٹا اُن کے باپ دادوں نے سوائے کو خبر نہیں ثابت ہو چکی ہے بات اُن میں

اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰ فِیْ اَغْنٰقِهِمْ اَغْلَالًا

بہتوں کے سو وہ نہ مانتے تھے ہم نے ڈالے ہیں اُن کی گردنوں میں طوق

مِّنْیَ اِلٰی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنٰ مِنْ بَیْنِ

میں سے اُن کی اذقانوں تک پھر اُن کے سر اُلٹ رہے ہیں وک اور بنائی ہم نے اُن کے

اَلْبَیْنِ سَدًّا ۝ وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا ۝ اَفَاغْشٰیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝

ان کے دیوار اور پیچھے دیوار پھر اُوپر سے لٹکا لٹکایا سو انکو کچھ نہیں سوجھتا وک

وَسَوَاءٌ عَلَیْهِمْ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا

اور اُسے اُن کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یقین نہیں کریں گے وک تو تو



تَنْذِرُ مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ قَبْشِرُهُ  
 ڈر مٹانے اس کو جو چلے سمجھانے پر اور ڈر سے بچنے سے بن دیکھے ہوا اس کو قَبْشِرُهُ

بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝۱۱ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا  
 مغفرت کی اور عزت کے ثواب کی دل ہم ہیں جو زندہ کرتے ہیں مڑوں کو دل اور لکھتے ہیں جو آگے بھیجے

وَأَنشَأَهُمْ طَوَّافًا كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝۱۲ وَخَرَّبْ  
 اور جو نشان لگے پیچھے سے دل اور ہر چیز میں لی ہے ہم نے ایک کھلی اصل میں دل اور بیان کر

لَهُمْ مِّثْلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۚ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝۱۳ إِذْ  
 ان کے واسطے ہم نے اُس گاؤں کے لوگوں کی دل جبکہ آئے اس میں بھیجے ہوئے دل جب

أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا  
 بھیجے ہم نے ان کی طرف دو تو ان کو مضبوط کیا پھر ہم نے توت دی تیسرے سے تمہارا مونس

إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۝۱۴ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ  
 ہم تمہاری طرف آئے ہیں بھیجے ہوئے دل دو بولے تم تو یہی انسان جو بھیجے ہم اور ہم نے

الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا تُكْذِبُونَ ۝۱۵ قَالُوا رَبَّنَا عَلِّمْنَا  
 کچھ نہیں آتا تم سارے جھوٹ کہتے ہو دل کہا ہمارا رب جانتا ہے

إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۝۱۶ وَمَا عَلَّمْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝۱۷  
 ہم تمہارے طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں دل اور ہمارا نذر یہی ہے پیغام پہنچانے والا کھول کر دل

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ  
 بولے ہم نے نامبارک دیکھا تم کو اگر تم باز نہ رہو گے تو ہم تم کو گستاخ کر گے اور تم کو پتھروں کا

مِتَاعَدَابٌ إِلَيْكُمْ ۝۱۸ قَالُوا اطَّيَّرْكُمْ مَعَكُمْ أَيْنَ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ  
 ہمارے ہاتھ سے عذاب درد ناک دل کہتے گئے تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھ ہے کیا اتنی بات کہ تم کو بھلا کوئی نہیں تم

قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝۱۹ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْبَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ  
 لوگ ہو کر حد پر نہیں پہنچتے دل اور آیا شہر کے چلے سر سے سے ایک مرد دوڑتا ہوا دل بولا



يَقُومُوا لِيَعْبُدُوا الْهَرَسِلِينَ ۚ (۱۵) اَلْيَعْبُوْا مِنْ لَّا يَنْفَعُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ يُفْسِدُوْنَ  
 (۱۵) قوم اُٹھ کر ایسے بے عملوں کی عبادت نہ کرنا جن سے تم کو کوئی فائدہ نہ پہنچے اور وہ برباد کر رہے ہوں

وَمَا لِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (۱۶) اَمْ اَتَّخِذُ  
 اور مجھ کو کیا ہوا کہ میں بندگی نہ کروں اُس کی جس نے مجھ کو بنایا اور اُس کی طرف سب پھر جاوے گا اور مجھ کو بھی

مِنْ دُوْنِهِ اِلَهَةً اِنْ يُّرِدْ اِلَ الرَّحْمٰنِ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَةُ  
 اُس کے سوا اوروں کو پوجنا اگر مجھ پر چاہے رخصت تو کچھ کام نہ آئے مجھ کو اُن کی سفارش

شَيْئًا وَّلَا يَنْقُذُوْنَ (۱۷) اِنِّىْ اِذَا الْغٰى ضَلَلٍ مُّبِيْنٌ ۝ (۱۸) اِنِّىْ اٰمَنْتُ  
 اور وہ مجھ کو بچا نہیں سکتے اور میں گمراہی میں سے اچھا ہوں اور میں یقین لایا ہوں

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنَ ۝ (۱۹) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ قَالَ يَلِيْتُ قَوْمِيْ يَعْكَبُوْنَ  
 تمہارے رب پر مجھ سے سن لو کہ تم کو حکم ہوا چلا جا جنت میں کہ وہ کسی طرح میری قوم کو محفوظ کر لیں

مَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ۝ (۲۰) وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى  
 کہ بخشا مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو عزت و اول میں نہ اور تمہاری نہیں ہم نے

قَوْمِيْهِ مِنْ بَعْدِ ۙ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ (۲۱) اِنْ  
 اُس کی قوم پر اُس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم تو نہیں اتار دیتے پس

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خُمُودٌ ۝ (۲۲) يَحْذَرُ عَلَى الْعِبَادِ مَا  
 ہوا تو ایک چمکاڑ پھر اُسی دم سب بچھ گئے کہ کیا افسوس ہے بندوں پر کوئی

يَاْتِيَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (۲۳) اَلَمْ يَرَوْا كَمْ  
 رسول نہیں آیا اُن کے پاس جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے کیا نہیں دیکھتے

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ (۲۴) وَاِنْ  
 کہیں قاتل کر کے ہم اُن سے پہلے جماعتیں کر رہے ان کے پاس پھر کر نہیں آئیں گے اور اُن سے

كُلُّ لَتَا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ (۲۵) وَاٰيَةُ لَهُمُ الْاَرْضُ الْمِيْتَةُ  
 سب میں کوئی نہیں جو اُن کے ہونے کے بغیر ہمارے پاس پہنچے ہوئے نہ اور ایک نشان ہے اُن کے واسطے زمین مڑ رہی

أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٢٥﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا

اُس کو ہم نے زندہ کر دیا اور نکالا اُس میں سے اناج سو اسی میں کھاتے ہیں اور بنائے ہم نے اُس میں

جَنَّاتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٢٦﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ

باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہا دیے اُس میں بعض چشمے کہ کھائیں اُس کے

ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٧﴾ سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ

میوہ سے فل اور اُس کو بنایا نہیں اُنکے ہاتھوں نے پھر کوئی شکر نہیں کرتے فل پاک ذات ہے جس نے بنائے

الْأَرْضَ وَاجِرَ كُتْلَاهُمْ مَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنَ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا

جوڑے سب چیز کے اُس قسم سے جو اُگتا ہے زمین میں اور خود اُن میں سے اور ان چیزوں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٢٩﴾

کو جسکی آنکھ نہیں فل اور ایک نشانی ہے اُنکے واسطے رات کشی لیتے ہیں ہم اُس پرے دن کو کچھ ترسی یہ رجا نہیں اندیشہ میں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا أَذْكَ الْقَدِيرُ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾ وَالْقَمَرُ

اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرنے والے رستہ پر اچھے سادہ عاج اُس زبردست باخبر فل اور چاند کو

قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣١﴾ لَا الشَّمْسُ

ہم نے ہاتھ دی ہیں منزلیں یہاں تک کہ پھر آ رہا جیسے شبنم پڑتی فل سورج

يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي

سے جو کہ پھرتے چاند کو اور رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی

فَلَكَ يَسْبُحُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اتَّحَمْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ﴿٣٣﴾

ایک چکر میں پھرتے ہیں فل اور ایک نشانی ہے اُنکے واسطے کہ ہم نے اٹھایا انکی نسل کو اس بھری ہوئی کشتی میں

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنْ نَّشَأْغُرْهُمْ فَلَا صَرِيحَ

اور بنا دیا ہم نے اُنکے واسطے کشتی جیسے چیزوں کو جس پر سوار ہوتے ہیں فل اور اگر ہم چاہیں تو اُنکو ڈبا دیں پھر کوئی نہ

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَدُونَ ﴿٣٥﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾ وَ

انکی غریب کو اور نہ وہ چھڑکے جائیں مگر ہم اپنی مہربانی سے اور اُن کا کام چلانے کو ایک وقت تک فل اور



اِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَفَاخْلِفْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۶﴾

اُن کو بچو اُس سے جو تمہارے سامنے آتا ہے اور جو تمہیں پیچھے چھوڑے تو شاید تم پر رحم ہو  
وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیَاتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۳۷﴾  
اور کوئی حکم نہیں پہنچتا اُنکو اپنے رب کے حکموں سے جس کو وہ مٹاتے نہ ہوں و

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
اور جب کہتے اُن کو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہیں مشرک

لِلَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْظِعُمْ مِّنْ لَّوْثِشَاءِ اللّٰهُ اَطَعْتُمْ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِی  
ایمان والوں کو ہم کیوں کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اُس کو کھلا دیتا و تم لوگ تو باطل

صَلٰی مُبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ وَیَقُولُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۹﴾  
بلکہ اسے ہر صبح واک اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا الصَّیْحَةَ وَاَحَدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّصُوْنَ ﴿۴۰﴾  
تو راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی جو اُن کو آجڑائی جب آپس میں جھگڑا رہے ہوں گے

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَا اِلٰی اٰهْلِہُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَنُفِخَ  
بہرہ کر سکیں گے کہ کچھ کہہ ہی میں اور نہ اپنے گھر کو باہر کر سکیں گے و او بھوکے ہوں گے

فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنْ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّہُمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا  
پھر تیری رو سے قبول سے اپنے رب کی طرف پھیل جائیں گے و کہیں گے

یٰوٰیِلَّیْنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۚ هٰذَا مَآ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ  
اے خدائی ہماری کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری زندگی کی جگہ سے و یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا زمین نے اور سچ کہا تھا

الرُّسُلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنْ کَانَتِ الْاَصْحٰیۃُ وَاَحَدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدٰیْنَا  
ایمان والے و ایک چنگھاڑ ہوں گے پھر اُسی دم دوسارے ہمارے پاس

مُحْضَرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْیَوْمَ لَا تَظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّلَا تَجْزٰی وْنَ اِلَّا مَا  
پھر آج کے دن ظلم نہ ہوگا کسی کو بھی بے دوا اور وہی بدلہ پاوے گا جو



كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٨﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكِهِونَ ﴿٣٩﴾

کرتے تھے وہ تحقیق بہشت کے لوگ آج بہشت میں ہیں باتیں کرتے  
وہ اور ان کی عورتیں سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں سنجیدہ لگاتے انکے لئے وہاں ہے سیوا

وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ ﴿٤٠﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ﴿٤١﴾ وَامْتَازُوا

اور انکے لئے ہے جو کہہ رہے ہیں سلام بولنا ہے رب مہربان سے ملے اور تم الگ ہو جاؤ

الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ أَعْهَدَ إِلَيْكُمْ بِبَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا

آج اے گنہگارو! میں نے تم کو رکھا تھا تم کو اسے آدم کی اولاد کرنے پر جو جیو

الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَإِنْ أَعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ

شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا اور اگر کہہ دو مجھ کو یہ راہ ہے

مُسْتَقِيمٌ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ أَضَلُّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا

سیدھے ملے اور وہ پہاڑ لے گیا تم میں سے بہت خلعت کو پھر کیا تم سمجھ

تَعْقِلُونَ ﴿٤٥﴾ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٤٦﴾ إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ

تھی یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا جاؤ اس میں آج کے دن

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٤٧﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ

بلکہ اپنے کھڑکوں آج ہم منہ لگا دیں گے ان کے منہ بند اور ہاتھ ہم سے انکے بات

وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٤٨﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى

اور ہٹا دیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کہاتے تھے اور اگر ہم چاہیں مٹا دیں ان کی

أَعْيُنُهُمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصَرُونَ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ

آنکھیں پھر دیکھیں رستہ پانے کو پھر کہاں سے سوچے اور اگر ہم چاہیں

لَنَسَخْنَهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾

صورت مٹ کر دیں ان کی جہاں کی تھاں پھر نہ آگے چل سکیں اور وہ آگے پھر نہیں

مَنْ تَعْتَرُهُ نِكَاسُهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٣٩﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ  
 اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہم نے اس کو شاعری سکھائی اور ہم نے اس کو شاعری نہیں سکھائی اور ہم نے اس کو شاعری نہیں سکھائی

وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٤٠﴾ لِيُنذِرَ مَنْ  
 اور نہ ہی اس کے لیے کہ وہ سوائے تذکرہ اور قرآن مجید کے کچھ اور بھی ہو تاکہ وہ اس سے ڈرے اور اس کو نصیحت دے

فَإِنْ حَيًّا وَيَحِقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٤١﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ  
 اور اگر وہ زندہ ہیں تو یہ بات حق ہے اور کافروں پر یہ بات حق ہے اور کافروں پر یہ بات حق ہے اور کافروں پر یہ بات حق ہے

مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٤٢﴾ وَذَلَّلْنَاهُمْ  
 اور ہم نے ان کے لیے جانور بنائے ہیں جن پر ان کا مال ہے اور ان کے لیے جانور بنائے ہیں جن پر ان کا مال ہے اور ان کے لیے جانور بنائے ہیں جن پر ان کا مال ہے

لَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبٌ ﴿٤٣﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبٌ  
 اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٤﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّهُمْ  
 اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں

لِيُنْصَرُوا ﴿٤٥﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٤٦﴾  
 اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں

أَفَلَا يَخْزَنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا  
 اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں اور ان کے لیے ان میں سے فائدے اور شرب ہیں

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٤٨﴾ وَ  
 اور ہم نے اس کو ایک قطرے سے پیدا کیا اور پھر وہ ایک صمد بن گیا اور پھر وہ ایک صمد بن گیا اور پھر وہ ایک صمد بن گیا

كَبَّرَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٤٩﴾  
 اور وہ بڑا ایک مثال بنا دیا اور اپنے خالق کو بھول گیا اور فراموش ہو گیا اور فراموش ہو گیا اور فراموش ہو گیا اور فراموش ہو گیا

فَلْيُنْخِصْهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾  
 اور وہ اپنے خالق کو یاد دلا دے اور وہ اپنے خالق کو یاد دلا دے اور وہ اپنے خالق کو یاد دلا دے اور وہ اپنے خالق کو یاد دلا دے اور وہ اپنے خالق کو یاد دلا دے



الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا إِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۵۳﴾  
 جس نے بنادی تم کو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اس سے شعلے جوتے

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ﴿۵۴﴾  
 کیا جس نے بنائے آسمان اور زمین نہیں بنا سکتا ان جیسے

بَلَىٰ ۖ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۵۵﴾ وَإِنَّمَا آمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۵۶﴾  
 کیوں نہیں اور وہ ہی ہے اہل بنائو لا اس کے ہاتھ لاف اس کا حکم ہی ہے کہ جب کہنا چاہے کسی چیز کو تو کہے اس کو ہو

فَيَكُونُ ﴿۵۶﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي يَبْدَأُ فَتَلَكُوتُ كُلُّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۷﴾  
 وہ اسی وقت ہو جاتے ہیں سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اسی کی طرف پھر کر کے جاتے ہیں

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ اٰیٰتِهَا ۲۸ وَهِيَ مِمَّا تَتْلُو ۚ وَتِلْكَ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ الَّتِي تَكُوْنُ  
 سورة الرحمن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَيْهِ الْبَيَانُ ﴿۴﴾  
 رحمن نے سکھایا قرآن کو بنایا آدمی پھر سکھایا اس کو بات کرنا

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُحْسَبَانِ ﴿۵﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاءُ  
 سورج اور چاند کے لئے ایک حساب ہے اور بجھاؤ اور درخت خشک ہونے میں سجدتیں کرتے ہیں اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿۷﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿۸﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ  
 اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ زیادتی نہ کرو ترازو میں اور سیدھی ترازو تو لو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿۹﴾ وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿۱۰﴾  
 انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول کوئی اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ﴿۱۲﴾  
 اس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف اور اس میں اناج جس کے ساتھ جھیس ہے



وَالرَّحْمَانُ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ  
اور پھول خوشنودار وال پھر کیا کیا نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ملک بنایا آدمی کو

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿٣٣﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿٣٤﴾  
گھٹکتھائی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی پیتھ سے ط

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٥﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿٣٦﴾  
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ملک مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا ملک

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿٣٨﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ  
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جھلتے دو دریا مل کر چلتے ملک ان دونوں میں ہر ایک سرور

لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ  
جو ایک دوسری پر نیابتی نکرت ملک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نکلتا ہے ان دونوں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٢﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي  
اور موتکا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اسی کے ہیں جہاز اُٹھنے کھڑے

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٤٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٤﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا  
دریا میں جیسے پہاڑ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی ہے زمین پر

فَإِنْ وَيَقْبِ وَيَجْهُ رَبُّكَ ذُو الْجَلَلِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٤٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
فنا ہوئی وال ہے اور باقی رہیگا منہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا ملک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کا

تُكَذِّبِينَ ﴿٤٦﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي  
جھٹلاؤ گے اُس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ہر روز اُس کو ایک

شَأْنٍ ﴿٤٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٨﴾ سَنَفَعُ لَكُمْ أَيُّهُ الثَّقَلَيْنِ ﴿٤٩﴾  
اخذہ ہے ملک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فانی ہو جائیں گے تمہاری طرف لے دو بجائی قتل

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٠﴾ يَمْعَشَرُ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ إِنَّ  
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اسے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر

اَسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفُذُوْهُ  
تم سے ہو سکے کہ کل بھاگو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے توکل بھاگو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۶﴾  
تم میں سے نہ کئے کے بدون سند کے وگ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وگ

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شَوَاطِیْٓ مِنْ نَّارٍ وَّ نَحَاسٍ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۴۷﴾  
چھوڑے جائیں تم پر شعلے آگ کے صاف ، اور دھواں لے ہوئے پھر تم بدل نہیں لے سکتے وگ

فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَکَانَتْ رُءُوْۤیًۭا  
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وگ پھر جب پھٹ جائے آسمان تو ہو جائے نگاہی

کَالِدِهَآنِ ﴿۴۹﴾ فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۰﴾ فِیَوْمَیْذِ لَا یُسْـَٔلُ  
جیسے نرئی وگ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پھر اُس دن پہنچے نہیں

عَنْ ذَنْبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآءُ ﴿۵۱﴾ فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۲﴾  
اُس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور جن سے وگ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

یَعْرِفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمَہُمْ فِیَوْمَیْذِۭ بِالنَّوَآصِیۡ وَالْاَقْدَامِ ﴿۵۳﴾  
پہچانے پڑینگے گنہگار اپنے چہرے سے وگ پھر کیا کیا بایاں گناہ پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے وگ

فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۴﴾ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیۡ یُکَذِّبُ بِہَا  
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے تھے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۵﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَہَا وَبَیْنَ حِیْمٰنٍ ﴿۵۶﴾ فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا  
گنہگار وہ پھریں گے ہج اُس کے اور کھولتے پانی کے وگ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ وَلٰمِنْ خَآفَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتِ ﴿۵۸﴾ فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا  
جھٹلاؤ گے اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے ان کے توہیں دوزخ وال پھر کیا کیا نعمتیں اپنے

تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ ذٰوَاۡ اَفْنَانٍ ﴿۶۰﴾ فَبَاۤیَ الْاِیُّ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ فِیْہِمَا  
رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت سی شاخیں وگ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن دونوں میں



مِنَ تَجْرِبِينَ ﴿٥١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٢﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ

ان کے تجربے ہیں۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن دونوں میں ہر

الهِمَّةِ زَوْجَيْنِ ﴿٥٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٤﴾ مُتَكِينٍ عَلَى فُرُشٍ

وہ اہم کام کا جوڑکا۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ تکمیل رکھنے والے بیٹھے بچھونوں پر

مَلَأْنَاهُمَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَجَنَّاتٍ جُنتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان کے استبرق تانے کے۔ اور جنتوں کا جھک رہا۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِينَ ﴿٥٦﴾ فِيهِنَّ قَصْرٌ الطَّرَفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ

ان کے آگے۔ اُن میں عورتیں ہیں سچی نکاح والیاں۔ نہیں قربت کی اُن سے کسی آدمی نے اُن کو پہلے

وَلَا جَانٍ ﴿٥٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٨﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَ

اور کسی جن نے نہ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ وہ کیسی جیسے کہ عمل اور

الْمَرْجَانُ ﴿٥٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٠﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ

ان کے۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور کیا بدلہ ہے نیکی کا

إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٢﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

نیک و۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور اُن دوسروں کے سوائے اور

جَنَّاتٍ ﴿٦٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٤﴾ مُدْهَامَتَيْنِ ﴿٦٥﴾ فَبِأَيِّ

جنتوں کے۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ گہرے سبز جیسے سیاہ و۔ پھر کیا کیا

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٦﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَيْنِ ﴿٦٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

انہوں نے اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اُن میں دو چشمے ہیں۔ اُبلتے ہوئے۔ پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٨﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَانٌ ﴿٦٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اُن میں میوے ہیں۔ اور کھجوریں اور انار و۔ پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٧٠﴾ فِيهِنَّ خَيْرٌ حَسَانٌ ﴿٧١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اُن میں باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوب صورت و۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی



تَكْذِبِينَ ﴿٤٧﴾ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾  
 جھلاؤ گے جوڑیں ہیں رکی رشتے والیاں خیموں میں فل پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

لَمْ يُطِثْ لَهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥١﴾  
 نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی آدمی نے اُن سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

مُتَكِينٍ عَلَى رُقْرُقٍ خُضِرٍ وَعِمْقَرٍ حَسَانٍ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكْذِبِينَ ﴿٥٣﴾  
 تکیہ رکھنے والے نیچے سبز مندوں پر اور قیمتی بچھوئے نفیس پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تَكْذِبِينَ ﴿٥٤﴾ تَبْرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٥٥﴾  
 جھلاؤ گے بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے فل

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ ﴿٥٦﴾ مَا رَأَى سِتْرُكَ تَسْعُونَ آيَةً قُلْتُ لَوْ كُنْتُ  
 سورۃ واقعہ کہیں نازل ہوتی اور اس کی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَوْقَعِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٥٨﴾ خَافِضَةٌ  
 جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ فل پست کرنے والی ہو

رَافِعَةٌ ﴿٥٩﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ﴿٦٠﴾ وَلُسَّتِ الْجِبَالُ لُسًّا ﴿٦١﴾  
 بلند کرنے والی فل جب لرزے زمین کپکپا کر اور لرزہ لرزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر

فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًا ﴿٦٢﴾ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٦٣﴾ فَأَصْحَابُ  
 پھر جو جائیں غبار اُڑا ہوا فل اور تم ہو جاؤ تین قسم پر فل پھر داہنے

الْيَمِينَةِ ﴿٦٤﴾ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٦٥﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمِ ﴿٦٦﴾ مَا أَصْحَابُ  
 داہنے کیا خوب ہیں داہنے والے فل اور بائیں والے کیا بُرے لوگ ہیں

الْمَشْأَمِ ﴿٦٧﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿٦٨﴾ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٦٩﴾ فِي  
 بائیں والے فل اور اگلی والے تو اگلی والے وہ لوگ ہیں مقرب باغوں

جَعَلَتِ النَّعِيمَ ۖ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۖ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۖ

نعت کے وقت انہو کے پہلوں میں سے اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے وہ

عَلَى سُرٍّ مَّوْضُونَةٍ مُّتَكِينٍ عَلَيْهِمَا مُتَقِيلَيْنِ ۖ يَطُوفُ عَلَيْهِمَا

جہازوں تختوں پر وہ تکیہ لگائے ان پر ایک دوسرے کے سامنے وہ لئے بھرتے ہیں ان کے پاس

وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ ۖ يَأْكُوبُ وَابْرَئِقُ ۖ وَكَاسٌ مِّنْ مَّعِينِ ۖ

ان کے سامنے دو لڑکے آنکھوں سے اور گوزے اور پیالہ تھہری شراب کا

لَا يَصْدَعُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ ۖ وَفَاكِهَةٌ فَمَّا يُتَخَيَّرُونَ ۖ

ان سے نہ نہروں گے اور نہ بکواس گے وہ اور میوہ جو اس پسند کر لیں

وَلَحْمٌ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۖ وَخُورٌ عَيْنٍ ۖ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

اور گوشت اڑتے جانوروں کا جس قسم کو چاہے وہ اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے

الْمَكْنُونِ ۖ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغَوَاوُ

ان کے اندر کے اندر وہ جہاں ان کاموں کا جو کرتے تھے نہیں سنیں گے وہاں بکواس اور

لَا تَأْتِيهَا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۖ وَاصْحَابُ الْيَمِينِ ۖ

نہ گلاؤں کی بات مگر ایک بولنا سلام سلام کے وقت اور دانتے دانتے کیا لئے دانتے

الْيَمِينِ ۖ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۖ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۖ وَظِلٌّ مَّرْدُودٍ ۖ

والوں کے رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جن کا تاشیں وہ اور کیلے پرست اور سایہ نہاؤں

وَمَا مَسْكُوبٍ ۖ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ ۖ لَا تَمْطُوعَةٌ وَلَا مَمْنُوعَةٌ ۖ

اور مال ہٹا ہوا اور میوہ بہت نہ اس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا

وَأَرْشٌ مَّرْفُوعَةٌ ۖ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۖ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۖ

اور بونے اڑنے والے ہم نے ان عورتوں کو ایک جہی اٹھائیں پر پھر ان کو کنواں یاں

عُرُبًا أَتْرَابًا ۖ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۖ وَثَلَاثَةٌ

اور انہوں میں سے تین اور انہوں کے وقت انہو کے پہلوں میں سے اور انہو کے



مِّنَ الْآخِرِينَ ۖ وَأَصْحَابُ الشَّامِ ۚ مَا أَصْحَابُ الشَّامِ ۚ فِي مَكُومٍ ۚ  
 ہچھڑوں میں سے مال اور بائیس والے کیسے بائیس والے تیز بھاڑیں اور

حَمِيمٍ ۚ وَظِلٍّ مِّنْ يَحْتُمُونَ ۚ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ  
 جلتے پانی میں اور سایہ میں چھوڑیں کے نہ ٹھنڈا اور نہ سخت کافل دو لوگ تھے اس سے

ذَلِكَ مُتَرَفِينَ ۚ وَكَانُوا يَحْشُرُونَ عَلَى الْخِزْيِ الْعَظِيمِ ۚ وَكَانُوا  
 پہلے خوش حال اور ضحہ کرتے تھے اُس جڑ سے گناہ بڑا اور

يَقُولُونَ ۚ إِذَا امْتَنَّا وَكَانَا تَرَابًا وَعِظًا مَّاءٌ إِنَّا لَبَعُوثُونَ ۚ أَوْ  
 کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور ہرچکے مٹی اور پٹیاں کیا ہم پھر اشاعت پائیں گے اور کیا

أَبَاءُ نَا الْأَوَّلُونَ ۚ قُلْ إِنَّا الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۚ لَجُجُوعُونَ ۚ  
 ہم سے انکے باپ والے بھی مال تو کہہ دے کہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے لیتے ہیں

إِلَىٰ مِيقَاتٍ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۚ ثُمَّ إِنَّكُمْ إِلَيْهَا الصَّالُونَ ۚ الْهَكَذِبُونَ ۚ  
 ایک دن مقرر کے وقت ہر مال پھر تم جو جو اس جگہ ہو جھٹلنے والے

لَا يَكُونُ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زُقُومٍ ۚ قَالُوا نَحْنُ الْبُطُونُ ۚ فَشَرِبُوا  
 البتہ کھاؤ گے ایک درخت سینار کے سے پھر بھڑکے اُس سے پیٹ و پھر پیو گے

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۚ فَشَرِبُوا شَرِبَ الْهَمِيمِ ۚ هَذَا نَزْلُ لَمْ يَوْمَ الدِّينِ ۚ  
 اُس پر ایک جلتا پانی پھر پیو گے جیسے ہیں اُنٹ تو تھے ہوتے تھے یہ معافی جو ان کی نصیحتوں و

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمْ كَاتِبَتُونَ ۚ أَمْ أَنْتُمْ  
 ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں سچ مانتے تھے بھلا کہہ دو تو جو پانی تم ٹپکاتے ہو اب تم

تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۚ نَحْنُ قَدْ زَايَيْنَاكُمْ الْبُوتَ وَمَا  
 اُس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے مال ہم ٹھہرا چکے تم میں مرنافٹ اور

نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۚ عَلَىٰ أَنْ تُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِعَكُمْ فِي مَا  
 ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدلیں گے اُس تمہاری طرح کے لوگ اور اُن کا کھرا کریم تم کو



لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

اور اہم جانیں نہیں جانتے والے اور تم جان چکے ہو پہلا انسان پھر کہیں نہیں یاد کرتے والے

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرَثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَ ءَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

بھلا دیکھو تو جو تم بھرتے ہو کیا تم اس کو کھاتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کرنے والے

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا الْبَغْرُمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

اگر ہم چاہیں تو کر دیں اس کو روئہ جو اٹھائیں پھر تم سارے دن رہو باتیں بناتے ہم تو فرخندہ رہ گئے بلکہ

نَحْنُ الْمَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ

ہم نے نصیب ہو گئے والے بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے انہیں اس کو

مِنَ الْمَزْنِ ءَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْ

اادل سے یا ہم نہیں انارنے والے والے اگر ہم چاہیں کر دیں اس کو کھار یا پھسکیں

لَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمُ

ہم اس احسان ماننے والے بھلا دیکھو تو آگ جس کو تم شعلہ کرتے ہو کیا تم نے پیدا کیا

شَجَرَتَهَا ءَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا

اس کا درخت یا ہم نہیں پیدا کرنے والے والے ہم نے ہی تو بنایا وہ درخت یاد دلانے کو اور تفریح کو

لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾

جہاں والوں کے واسطے سوہیل پاکی اپنے رب کی جو سب سے بڑا ہے سوہیل قسم کھاتا ہوں تو کھینے کی

وَأَنَّهُ لَقَسَمٌ لِّتَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّ لِقُرْآنٍ كَرِيمٍ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ

اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم بیشک یہ قرآن ہے عزت والا لکھا ہوا ہے ایک

مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾

پاکیہ کتاب میں اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں والے انار ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے

أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُذْهِبُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتَكُمْ

اسہ کیا اس بات میں تم مستی کرتے ہو اور اپنا حصہ تم ہی لیتے ہو کہ

تَكْذِبُونَ ﴿۴۷﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ ﴿۴۸﴾ وَأَنْتُمْ حِينِيذٍ تَنْظُرُونَ ﴿۴۹﴾

اُس کو جھٹلاتے ہو! پھر کیوں نہیں جس وقت (۴۷) جان پہنچے خلق کو اور تم اُس وقت دیکھ رہے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ ﴿۵۰﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ

اور ہم اُس کے پاس ہیں تم سے زیادہ پر تم نہیں دیکھتے پھر کیوں نہیں اگر تم نہیں

غَيْرِ مُدِينِينَ ﴿۵۱﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۵۲﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ

کسی کے حکم میں تو کیوں نہیں پھر لیتے اُس روح کو اگر ہوتے تھے وک سو جو اگر وہ مڑ رہا

مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۵۳﴾ فَرُوحٌ وَرِيحَانٌ ﴿۵۴﴾ وَجَنَّتْ نَعِيمٌ ﴿۵۵﴾ وَأَمَّا إِنْ

مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور دھند ہے اور باغ نعمت کا اور جو اگر

كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۵۶﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۵۷﴾ وَأَمَّا

وہ تھا دابھے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو دابھے والوں سے وک اور جو

إِنْ كَانَ مِنَ الْبُكَدِيِّينَ الضَّالِّينَ ﴿۵۸﴾ فَذُلٌّ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۵۹﴾ وَتَصْلِيَةٌ

اگر وہ تھا جھٹلانے والوں سے جھٹلانے والوں سے تو صاف ہے جلتا پانی اور ڈالنا

بِحَمِيمٍ ﴿۶۰﴾ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۶۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۶۲﴾

آگ میں وک بیشک یہ بات حق ہے للحق یقین کے وک سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو بے بڑا وک

سُورَةُ الْمُلُوكِ مَكِّيَّةٌ مِّمَّا نَزَّلَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ آتِينَ فِيهَا أَرْبَعُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱﴾

بڑی برکت ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں ہے راج اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وک

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ

جس نے بنایا مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے کام وک اور وہ



الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي

سب سے پہلے والوں جس نے سات آسمان تہہ پر تہہ کیا دیکھتا ہے تو  
خَلَقَ الرَّحْمَنُ مِنْ تَقْوَتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ۚ ثُمَّ

دال کے جانے میں کچھ فرق و پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے کچھ ڈھانچہ پھر

ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ وَ

دوبارہ نگاہ کر دو دو بار لوٹ آئی تیرے پاس تیری نگاہ رُو بہرہ کرکے اور

لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ ۚ وَ

ہم نے دنیوی آسمان کو چراغوں سے ڈھک دیا اور ان سے کرکھی ہے ہم نے جیسے کہ شیطانوں کے لئے

أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

دیکھا ہے ان کے واسطے عذاب دہشت انگ کا اور جو لوگ منکر ہوئے اپنے رب کے ان کے واسطے جہنم کا

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۚ إِذَا الْقُورُ فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۚ تَكَادُ

اور بڑی جگہ جا پہنچے وہ جب اُس میں آئے جانتے نہیں گئے اُس کا ڈھانچہ اور وہ اچھل رہی ہوگی دھانچہ

لَمَّا كَرِهَ الْغَیْظُ كُلَّمَا لَقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور کڑھنے پر جس وقت بڑے اُس میں ایک گروہ پہنچیں اُن کو دوزخ کے دار و دربار پہنچا دیتا ہے

لَذِيْرٌ ۚ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۚ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ

کوئی آسمانی دھانچہ وہ بلیس کہیں نہ آئے پاس نہ آیا اور نہ آئے اور کہنا نہیں آئی اللہ نے کوئی

شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۚ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا

تم تو بڑے ہوئے ہوئے بگائے میں وٹ اور کہیں گے اگر ہم ہوتے سنتے یا سمجھتے تو

كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ فَأَعْرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ

ہوئے دوزخ والوں میں وٹ سو قائل ہو گئے اپنے گناہ کے اب دوزخ ہو جائیں دوزخ والے وٹ

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۚ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ وَ

اور دیتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے وٹ اُن کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا اور



اسْتَرْوَا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۳

تم چھپا کر کو اپنی بات یا کھول کر وہ خوب جانتا ہے جیوں کے عیبد و بھلاؤ نہ بنائے

مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝۱۴ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

جس نے بنایا اور وہی ہے عیبد جاننے والا خبردار وہی ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو

ذُلُولًا فَأَمْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝۱۵

پست اب چلو پھرو اُس کے گزنیوں پر اور کھاؤ کچھ اُس کی دی ہوئی روزی اور اُسی کی طرف ہی اُٹھنا پڑے

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝۱۶

کیا تم بڑھ چکے اُس سے جو آسمان میں ہے اس سے کہ دھسا دے تم کو زمین میں پختی دہانے لگے

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ

یا تمہ چوکے جو اُس سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ برسائے تم پر پتھر و ٹھوس سوجان لوگے

كَيْفَ نَذِيرٌ ۝۱۷ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرٌ ۝۱۸

کیسا ہے میرا ڈرنا و ڈرنا اور جھٹلنا چکے ہیں جو اُن سے پہلے تھے پھر کیسا ہوا میرا ڈرنا و ڈرنا

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفًى وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا

اور کیا نہیں دیکھتے جو اڑتے جانوروں کو اپنے اوپر پکھول ہوتے اور پکھلتے ہوتے اُن کو کوئی نہیں تھام رہا

الرَّحْمَنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بِصِيرٌ ۝۱۹ أَمِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدُكُمْ

رحمن کے سوائے اُس کی نگاہ میں ہے ہر چیز و ہر چیز بھلاؤ وہ کون ہے جو فوج ہے تمہاری

يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝۲۰ أَمِنْ

مدد کرے تمہاری دوسرے کے سوائے رحمن کے سوائے منکر پڑے ہیں بڑے بھگائے ہیں بھلاؤ وہ

هَذَا الَّذِي يُرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝۲۱

کون ہے جو روزی دے تم کو اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی تم کو نہیں پڑے ہیں شرارت اور بگڑنے پڑے

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ

بھلا ایک جو چلتے اونچے اپنے منہ کے بل وہ سیدھی راہ پائے یا وہ ٹھٹھ سے چلتے سیدھا ایک

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

تو کہ وہی ہے جس نے تم کو بنا کر رکھا کیا اور بنا دیئے تمہارے واسطے مکان اور

تم بہت تعویذ حق ماننے ہو وں تو کہ وہی ہے جس نے کھنڈایا تم کو

وَالْأَرْضِ وَاللَّيْلِ تَحْشَرُونَ ﴿١٥﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ

اور اسی کی طرف اٹھتے گئے جاؤ گے وک اور گتے ہیں

اِنَّكُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾

اے نبیؐ! تو کہہ خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس اور میرا کام تو یہی ہے کہ تم کو اس کی خبر دے دوں

تو کہ خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس اور میرا کام تو یہی ہے کہ دنیا سے ہر گھول کروں

اَلَا اُرَاوْهُ زُفْرَةً سَيِّئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِيْ

دیکھیں گے کہ وہ پاس آئے گا تو گریہ جائیگا منہ منکروں کے اور کہے گا یہی ہے جس کو

کُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ ﴿٢٤﴾ قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَهْلَكْنِي اللّٰهُ وَمَنْ مَعِيَ

تو کہ بھلا دیکھو تو اگر ہمارے گھر کے محمد کو اللہ اور میرے ساتھ والوں

اور منافقین یحیّد الکفرین من عذاب الیم قل هو الرحمن  
 اہل بدعت کلم کہ پھر وہ کون ہے جو بچائے منکروں کو  
 عذاب دردناک سے وک تو کہہ دی رحمن ہے

۱۔ اہم ہر دم کرے پھر وہ کون ہے جو بچائے منکروں کو عذاب دردناک سے واک تو کہہ دے جہنم ہے

اَسْأَلُكَ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا فَسْتَغْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

اُس کو مانا اور تھی پر بخیر و سر کیا ف سو اب تم جان لو گے کون پڑا ہے صریح بھکاتے ہیں

فَلَا أَرَىٰ يَتُومًا إِنَّا أَصْبَيْنَا مَا وَكَّمُ غَوْرًا فَمِنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ

اگر موح جائے صبح کو پانی تیار خشک پھر کون ہے جو اسے پہنکے پاس پانی مضر

# سُورَةُ الزَّلْزَالِ

سورۃ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ

جب بلا ڈالے زمین کو اُس کے بھونچال سے فٹ اور نکال باہر کرے زمین

أَنْثَالَهَا ② وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اپنے اندر سے بوجھ وٹ اُنکے آدمی اُس کو کیا ہو گیا اُس دن کہ ڈالے گی

أَخْبَارَهَا ④ يَأْنُ رَبِّكَ أَنْوَحِيَ لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يُصْدِرُ

وہ اپنی باتیں اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اُس کو کہ اُس دن جو پڑیں گے

النَّاسُ أَشْتَاتًا ⑥ لِيُرُوا أَْعْمَالَهُمْ ⑦ فَمَنْ يَعْمَلْ

لوگ طرح طرح پر وٹ کر اُنکو دکھا دے جائیں اُنکے عمل و سوجس نے کی

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑧ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ

ذرہ بھرا وہ دیکھ لیتا اُسے اور جس نے کی ذرہ بھر

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ⑨

بڑائی وہ دیکھ لیتا اُسے وٹ

# سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سورۃ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

تو کہ اے منکروں میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو



لَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا

اور نہ تم کو پوجنا ہے اُس کا جس کو تم کو نہیں پوجنا ہے اُس کا جس کو

عِبْدْتُمْ ۖ وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ

اور تم کو پوجنا ہے اُس کا جس کو تم کو نہیں پوجنا ہے اُس کا جس کو

دِينَكُمْ وَلِي دِينَ ۖ

تمہاری راہ اور تم کو میری راہ

سُورَةُ الْاٰخِلَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ الْاٰيَةُ

سورۃ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اہل چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۚ

کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا

وَلَمْ يُولَدْ ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

نہ کسی سے جفا اور نہیں اُس کے جوڑ کا

اَحَدًا ۚ

کوئی نہ

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۃ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۚ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۚ

کہہ دو میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی اور ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے وقت اور بدی سے

النَّفْثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

غودوں کی جو گرہوں میں پھونک ماریں وقت اور بدی سے بُرا چاہنے والے کی

إِذَا حَسَدَ ۝

جب لگے ٹوٹ لگانے کا

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ۝ ثَمَانِيَةَ اَرْبَعٍ ۝

سورۃ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

م شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ ۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝ ۲

تو کہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی

اِلٰهِ النَّاسِ ۝ ۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِیِّ ۝ ۴

لوگوں کے مہبود کی وقت بدی سے اس کی جو پھسلانے اور چُھپ جانے کا

الَّذِیْ یُوسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ ۵

وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ ۶

جنوں میں اور آدمیوں میں وقت

## فضائل آیتہ الکرسی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیتہ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں یعنی موت کے بعد وہ فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی یہ آیت قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ یہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے :

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ و بے سبب کا تھا سنے والا و

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

نہیں پڑھ سکتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

اور کون ہے جو سفارش کرے اسکے پاس مگر اجازت سے جانتا ہے جو کچھ غیبت کے دوروں ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ

اور کہ ان کے پیچھے ہے اور وہ سب احوال نہیں کر سکتے کسی چیز کا اسکی معلومات میں سے مگر تمنا کر ہی چاہے گناہ میں ہے

كُرْسِيُّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ

اس کی کرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تمنا ان کا اور وہی ہے

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

سب سے بزرگ و عظمت والا و



## فضائلِ سُورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھے۔ تو اس رات کو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج و غم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنوں پر پڑھی جاویں تو اس کو افادہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں — چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی اَلَمْ سے مُغْلِقُونَ تک — پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیتہ الْکُرْسٰی اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سے خَالِدُونَ تک — پھر آخر سورت کی تین آیتیں لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے عَلٰی الثُّمُوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تک

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزان میں سے نازل فرمائی ہیں جس کو تمام مخلوق کی پسندائش سے دو ہزار سال پہلے خود جہنم نے اپنے ماتھے سے لکھ دیا تھا جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھے تو وہ اس کے لیے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

اَمِّنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ماں یا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

اور مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو

لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

تو ہم میں کدھ جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا

غُفِرَ لَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا

اور بخش دیا ہے آپ کو اور آپ ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو گمراہ

وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

ہم کو اپنی گنہگاروں سے اسی کو مٹا ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا ہے رب ہم سے نہ پکڑو ہم کو

إِن نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَبِيرًا

اگر ہم بھولیں یا چھوکیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

رہا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر اے رب ہمارے اور نہ اٹھاؤ ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو

لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ مَوْلَانَا

ہماری ہے اور درگزر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا رب ہے

فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اور مدد کر ہماری کامیابوں پر

## فضائل نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے اور دروازے کے بالکل ہی قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی ہے گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے والے کے ذمہ کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔ یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی رہتی ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ (یعنی جب امام نہانے کے لیے کھڑا ہو اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہے اس وقت امام کے ساتھ شامل ہوں) کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دو نرخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے (ترمذی شریف)

سُبْحَانَ اللَّهِ اَجِب چالیس دن کی نمازوں کا یہ اجر ہے تو جو لوگ ہمیشہ جماعت کی پابندی کرتے ہیں اُن کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس کو



بعض رات کے قیام کا ثواب جتنا ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام رات کی عبادت کا ثواب جتنا ہے : (مسلم شریف)

## نمازِ شراق کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر سورج نکلنے تک ذکرِ الہی میں مشغول رہا اور سورج نکل آنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے : (ترمذی شریف)

## نمازِ چاشت کی فضیلت

حدیث قدسی ہے : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ ارْكَعْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفَلَكَ الْخَيْرَ ترجمہ : اللہ تعالیٰ و بزرگ برتر فرماتے ہیں اے آدم کی اولاد تو دن کے اوّل چھتہ میں (میرے لیے) چار رکعتیں پڑھ لے۔ میں دن کے آخر حصہ تک تیرے لیے کفایت کروں گا (تیری ساری مشکلیں آسان کر دوں گا)

## نمازِ اوابین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مبارک فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بشرطیکہ درمیان میں کوئی بُری بات یا لغو کلام نہ کہے (ابن عمرؓ)۔

## نماز تہجد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورہ کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے (مسلم شریف)۔  
حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ایک پکارنے والا پکائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو رات کو عبادت کرنے کے باعث نہ سترول کو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ آواز سن کر تہجد گزار بندے جمع ہو جائیں گے۔ بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی لوگ اس کا سہارا لیا جائے گا۔ (بیہقی شریف)۔

## استحارہ کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ سے استحارہ (مشورہ) کرنا اولاد آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استحارہ نہ کرنا اس کی بد بختی ہے۔ جب کسی

۱۵ ارادہ ہو تو غشا کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ کر  
 یا یہ بستر پر قیام کر کے سو جائے۔ نماز استخارہ سات یوم تک متواتر پڑھتی چاہیے انشاء اللہ  
 تعالیٰ کام کرنے یا نہ کرنے کی صورت ظاہر ہو جائے گی اگر استخارہ کرنے والا خواب  
 میں نہ وسفید رنگ بخامدی پانی یا اس قسم کی کوئی پاکیزہ چیز دیکھے تو اس کو خیر و برکت والا  
 سمجھے اور اسے اختیار کر لے اور اگر سیاہی آگ یا دھواں دیکھے تو پھر وہ کام نہ کرے  
 اگر واضح طور پر خواب میں کوئی بات ظاہر نہ ہو مگر صبح کے وقت جب اٹھے تو دل میں  
 کام کی طرف قوی جذبہ اور غالب رجحان ہو تو وہ کرے انشاء اللہ موجب خیر و برکت  
 ہوگا اگر دل مطمئن نہ ہو تو پھر بہرگز نہ کرے۔ دعا استخارہ یہ ہے:-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ  
 وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ  
 وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ  
 تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ  
 أَمْرِي فَيسِّرْهُ لِي تُسَهِّلْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ  
 هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي  
 فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ  
 ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ۔

دعائیں دو جگہ لفظ ہذا الامر پر لکیر کا نشان ہے۔ اس جگہ پر اپنے کام

نام لکھیں اور خیال رکھیں۔



## نماز حاجت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اللہ کریم سے اس طرح دُعا مانگے :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ  
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ  
كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا  
حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

ف۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ مغفوات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ کے اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کے حکم سے پورے ہوتے ہیں۔

نماز حاجت کا جو طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے۔ اور انہوں نے

اور عبادت کو خزانہ البیہ کی کنجی پایا ہے۔ اللہ کریم برحمت میں ہماری مدد  
 فرمائیے آمین

## فضائل نمازِ جمعہؑ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پانچوں نمازیں اپنے درمیانی حصے کی خطائیں  
 ادا کرتی ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوں وہ نماز پڑھنے  
 سے معاف ہو جاتے ہیں اور ایک جمعہ کی نماز سے دوسرے  
 اُمم کی نماز اپنے درمیانی حصے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ یعنی جمعہ پڑھنے سے  
 اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ ہوں (مسلم شریف)۔

## نمازِ توبہ کی فضیلتؑ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور گناہ کے بعد فوراً ہی وضو کر کے دو رکعتیں  
 پڑھتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف)۔

## فضائل قرآن شریف

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے اس کے لیے اُس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔

ف: الم کہنے والے کو تیس نیکیوں کے برابر اجر ملتا ہے (ترمذی شریف)۔  
حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ف ت آن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص سے متعلق جو خود عامل ہو۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو نذر قرآن شریف پڑھائے اُس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا، اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک رجب بند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح پورا قرآن شریف پورا ہو (طبرانی شریف)



حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمادیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حدود و شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں۔ ایک وہ جس کو اللہ کریم نے قرآن شریف کی تلاوت نصیب فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کو اللہ کے نام پر خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہے (بخاری شریف)

# حج بیت اللہ شریف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ ۝** (ترمذی شریف)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے انسانوں پر حج (فرض) ہے۔ جو استطاعت رکھتا ہو وہاں جانے کی پھر اگر وہ نہ جائے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

ف: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والے کو عیسائی یا یہودی ہو کر مرنے کے متعلق فرمایا اور اللہ کریم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی اللہ کریم کو کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرماویں اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے محفوظ رکھیں۔ آمین :

## فَضِّلَتْ حَجَّ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ حاجی کے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارہ میں قبول ہوتی ہے۔ حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔ (کذا فی الترغیب)

## طریقہ حج

ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ ایئر پورٹ پر جانے سے پہلے غسل اور وضو کر کے احرام باندھ لیں، احرام کے لیے دو چادریں سفید جو کہ سلی والی نہ ہوں ایک کمر کے ساتھ باندھ لیں اور دوسری اوپر جسم پر لے کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ نفل پڑھتے وقت اوپر والی چادر سے سر ڈھانک لیں، نفل پڑھنے کے بعد اگر ارادہ حج تمتع کا ہو حج تمتع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور

پہلے حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے تو پھر اس طرح نیت کریں :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فِیْسِرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

حج قرآن اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور پھر احرام نہ کھولا جائے اور اسی احرام سے حج ادا کیا جائے، اس کی نیت احرام یہ ہے :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فِیْسِرْهُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ

اور اگر حج افراد کا ارادہ ہو حج افراد اس کو کہتے ہیں کہ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے، اس کی نیت احرام یہ ہے :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فِیْسِرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

تمام طریقوں میں نیت کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ اس کو کہتے ہیں :-

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ۙ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ ۙ لَا شَرِیْكَ لَكَ

نیت کرتے وقت سر نہنگا کر لیں۔ اور پھر احرام کھولنے تک سر پر کپڑا رکھنا منع ہے



تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں :-  
**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ**  
 اب آپ کثرت کے ساتھ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے نماز کے  
 بعد تلبیہ پڑھتے رہیں۔

بحری جہاز سے سفر کرنے والے حضرات جتہ شریف سے تقریباً ۱۵ میل پہلے ٹیکم کی  
 پہاڑی آنے سے پہلے جہاز والے اعلان کر دیتے ہیں، اس وقت احرام باندھ لیں۔  
**مسجد حرام (بیت اللہ شریف والی مسجد) میں داخل ہونے کے آداب**

باب السلام سے مسجد میں داخل ہونا مستحب ہے، جب داخل ہوں تو تلبیہ  
 پڑھتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں :- **اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا**  
**الْأَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ** اور درود شریف  
 پڑھیں، جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو **اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** تین تین  
 دفعہ کہیں اور دُعا مانگیں کہ اس وقت کی دُعا قبول ہوتی ہے پھر مسجد میں آکر سب سے  
 پہلے طواف کریں، بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا سنت مؤکدہ کے فوت ہو جانے  
 کا اندیشہ نہ ہو ورنہ پہلے ان کو ادا کر کے پھر طواف شروع کریں۔

### طواف کرنے کا طریقہ

حجر اسود سے طواف شروع کرنا واجب ہے اگرچہ کسی جُزءِ حجر اسود سے ہو،  
 اور اپنا سارا بدن اس پر گزارنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے  
 سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح آکر کھڑے ہوں کہ آپ کا واہنا مونڈھا حجر اسود

کے بائیں کنارے کے مقابل آجائے اور سارا حجرِ اسود دایہنی طرف رہ جائے۔ تو طواف کی نیت کے لیے یہ کلمات پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فِیْ تَرَفِیْ  
وَتَقْبَلُهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

اس کے بعد ذرا دایہنی طرف کو چلیں جب حجرِ اسود کے بالکل سامنے آجائیں تو جیسے نمازیں ہاتھ اٹھاتے ہیں ہاتھ اٹھائیں اور کہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ  
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰیْمَانًا بِكَ  
وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ  
صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پھر ہاتھ چھوڑ کر اس سلام کریں۔ یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھ کر نرمی سے بوسہ میں چٹختے نہ جبریں سلام سنت ہے۔ اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ترک کر دیں کیونکہ ترک ایذا واجب ہے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف اور ہاتھوں کی پشت چہرہ کی طرف اس طرح کریں کہ گویا حجرِ اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور بحکمیر و تہلیل جو ابھی بیان ہوئی ہیں پڑھ کر پھر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیں اس سلام کے بعد واجب ہے کہ دایہنی طرف کعبہ کے دروازہ والی طرف چلیں کہ بیت اللہ بائیں منڈھے کی طرف رہے، اگر اس کے خلاف چلیں یا بیت اللہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر لی یا طواف حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک تکبیر محکومہ میں ہیں طواف کا اعادہ کرنا چاہیے، اگر اعادہ نہ لیا اور گھر واپس آگئے تو اب دم دینا واجب ہوگا۔ اور واجب ہے کہ حطیم کو بھی طواف میں شامل کریں اس کے نیچے میں سے نہ نکلیں ورنہ طواف کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

طواف کرتے ہوئے جب رکنِ میانی پر آئیں تو اس کو بھی استلام کرنا مستحب ہے  
رکنِ میانی جنوبی جانب کا کونہ ہے، یہاں صرف دایاں ہاتھ لگانا مناسب ہے اگر یہ ممکن  
نہ ہو تو یہاں اشارہ نہ کریں اور نہ بائیں ہاتھ لگائیں۔ یہاں پر بوسہ نہ دیں۔ ان دو جگہوں کے سوا کسی  
کونے یا دیوار کا استلام کرنا مکروہ ہے۔

جب پھر کمرہ حجرِ اسود پر آئیں تو حسبِ سابق پھر استلام کریں لیکن ہاتھ نہ ٹھائیں یہ صرف  
پہلی دفعہ میں ہیں۔ رکنِ میانی اور حجرِ اسود کے درمیان جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور  
ہے وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
یہی کلمات حجرِ اسود اور حطیم کے درمیان بھی پڑھنے چاہئیں۔ اور طواف میں یہ دعا بھی آتی ہے :  
اَللّٰهُمَّ قِنِيْ غِيْرَ رِّفْتِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ  
وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ  
هُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اس کے علاوہ طواف کے دوران اپنی زبان میں خشوع و خضوع کے ساتھ جو چاہیں اللہ کریم  
کے حضور دعائیں کریں۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری  
امّت کی بخشش کے لیے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ رو کر اللہ تعالیٰ  
سے دعائیں مانگیں۔ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک اس طرح ایک مرتبہ آنے کو شوط کہتے ہیں  
ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں۔ ساتویں شوط کے بعد پھر آٹھواں استلام  
کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

۱۔ کانوں تک دونوں ہاتھوں کا اٹھانا صرف پہلی مرتبہ ہے، بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے  
اشارہ کرنا اور تکبیر و تہلیل جیسا کہ صفحہ ۶۴ پر تحریر ہوا ہے ضروری کرنا ہے ۱



## تنبیہ

مسئلہ: دل میں طواف کی نیت کرنی فرض ہے۔ بغیر نیت کے طواف معتبر نہ ہوگا۔

مسئلہ: جس طواف میں اعرام نہ ہو، اس میں طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر طواف کے درمیان فرض نماز کھڑی ہوگئی اور رکعت باقی رہنے کا خوف ہو تو نماز میں شریک ہو جائیں، بعد میں جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا اُس جگہ سے آکر پورا کر لیں۔ ایسے ہی اگر وضو ٹوٹ جائے تو بھی اسی طرح کریں، اگر چار شوط سے کم میں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو از سر نو طواف کرنا افضل ہے، صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان بھی یہی حکم ہے۔

طواف کے سات چکر دل کو ایک ہی مرتبہ پورا کرنا سنت ہے اس لیے درمیان طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب بھی دوران طواف حجر اسود کے سامنے آئیں تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے، بتجسید و تہلیل کہتے ہوئے گذر جائیں۔ البتہ اگر طواف کے شروع میں اور طواف کے اخیر میں موقع ہو تو تہلیل کرنا انتظار کر لیں۔

جب ساتوں شوط (چکر) پورے کر لیں تو مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز افضل ادا کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور رغب و رور کو دعائیں کریں۔ اس نماز کو دو گنا طواف کہتے ہیں۔ اس کو ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے اگر مقام ابراہیم کے پاس نہ ملے تو پھر حطیم میں، پھر ساری مسجد میں جہاں آسانی سے جگہ ملے پڑھیں، طواف ہر

وقت کر سکتے ہیں۔ مگر دو گانہ نفل مکروہ وقت مثلاً فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک، زوال کے وقت، اسی طرح غروب آفتاب کے وقت نہ پڑھیں۔ ان اوقات کے بعد فوراً پڑھ لیں۔ دو طواف کو جمع کرنا کہ درمیان میں دو گانہ نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر وقت مکروہ ہو، تو جائز ہے۔ پھر جب وقت مکروہ گزر جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت پڑھیں۔

اس سے فایز ہو کر مقامِ مطہر ہو کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ ہے، پر آئیں اور اس سے پیٹ کر خوب رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں کریں کہ یہ اللہ کے گھر کی چوکھٹ ہے جو اللہ کا دروازہ کھڑا ہے وہ کبھی بھی محروم نہیں رہتا۔ اس عاجز نذیر احمد اور اس کے والدین و شاخ و لواحقین اور جن لوگوں نے اس کتاب میں حصہ لیا ہے سب کے نیچے بخشش کی دعائیں کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے محض اللہ کے لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے پر بھی وہی مہربانیاں فرماتا ہے اور اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد چاہے زمزم پر آئیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کر زمزم پئیں اور یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَلٍّ**۔

**ضبط اور رمل** | جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس میں ضبط اور رمل کرنا سنت ہے۔ ضبط یہ ہے کہ چلاؤ گا دایہا حصہ اپنی دایہی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالیں اور رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنے میں چھپٹ کر جلدی جلدی اور زور سے قدم اٹھائیں اور قدم نزدیک نزدیک رکھیں اور مونڈھوں کو خوب ہلاتے جائیں۔

۱۔ رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں اور اضطباع پورے طواف میں کرنا سنت ہے۔

## طواف کی دعائیں

جب اف تحی جہار کے سامنے آئیں اور یہ کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں حجر اسود پر اگر بھیرا اور جو ہم زیادہ ہو اور بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے کر بِسْمِ اللّٰهِ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کی دعا شروع کیجئے :

### پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَنَحْمُدُ اللّٰهَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اقرار کرتا ہوں کہ اللہ ہی سب سے پاک ہے اور ہر غلطی اور تعریف صرف اللہ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

أَكْبَرُ وَلَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وہی سب سے بڑا ہے ، یہ قوت و طاقت اسی اللہ کی دی ہوئی ہے جو سب بلا اور برتر ہے ۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور اللہ کے رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت و سلام نازل ہو :

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِّيقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکامات پر یقین کرتے ہوئے اور تجھ سے جو عہد

وَإِتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اسے پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی سے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے طواف کعبہ کر رہا ہوں ،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمَعَاْفَةَ الدَّائِمَةَ فِیْ

اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی معافی اور ہر بلا سے سلامتی اور دین و دنیا



الَّذِينَ وَالْتَنِيَا وَالْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ

اور آخرت میں دائمی نجات کے ساتھ جنت کی نعمتیں اور جہنم کی آگ سے

مِنَ الشَّارِ - رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ أَوْفِنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْأَنْبِيَاءِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ہمیں جنت میں داخل فرما اے سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے۔

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر جہنم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اُسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے

## دوسرے چکر کی دُعا

أَلْهَمُكَ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ وَ

اے اللہ! میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور یہ پاک مقام تیرا مقدس حرم ہے۔ یہاں کا

بِالْعَبْدِ عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهَذَا مَقَامُ

میں تیرا دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرا باپ بھی تیرا ہی بندہ تھا تیری

الْعَائِدِيكَ مِنَ الشَّارِ - فَحَرِّمُ لِحُومِنَا وَبَشَرَتِنَا عَلَى النَّارِ

پناہ میں آنے والے کے لیے جگہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے اب ہمارے جسم کے ہر حصہ کو جہنم کی آگ سے بچالے۔

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا

اے اللہ! ایمان کو ہماری سب سے محبوب چیز بنادے اے ہمارے دلوں کی زینت اور رونق بنادے، نامزد فرما

اَلْكَفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ

کفر سے کاموں اور سرکشی سے نفرت پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کرے۔ اے اللہ

قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ

مجھے اپنے عذاب سے اس دن کیجا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اے اللہ مجھے جنت اپنی رحمت و کرم سے جنت

حَبَابِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما۔ اور جہنم

وَفِيْنَا عَذَابِ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا

کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما اے

عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

سب سے بڑے اے بخشش والے اے تمام عالم کو مٹانے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر بھیر اور جہوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے

یہ دعا شروع کیجئے :

## تیسرے پکڑ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشَّرْكِ وَالْاِشْقَاقِ وَ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھے تجھ پر یقین نہ ہو اور میں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھوں

وَالْإِنْفَاقَ وَسُوءَ الْأَخْلَاقِ وَسُوءَ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

پناہ مانگتا ہوں اختلاف و انفاق اور برائیاں سے مجھے سامانِ زندگی اور مالِ بھول کی تباہ حالی و بربادی سے بچ

اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی چاہتا ہوں اور جنت مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے غضب و عتاب کی آگ سے

اعُوْذُ بِكَ مِنْ قَبْرِیْ الْقَبْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط رَبَّنَا

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے، اے ہمارے

اٰتٰنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

پروردگار ہمیں دنیا میں جلدی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کی آگ سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول

الْاَبْرَارِ ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بندگان کے ساتھ داخل فرمائے جسے برتر ہے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبِحَدِّ الْحَمْدِ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے :

## چوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْهُ رُحْمًا مَّبْرُورًا وَسَعِيًّا مَّشْكُورًا وَذَنْبًا مَّغْفُورًا وَ

اے میرے اللہ میرے اس بچ کو قبولیت اور اس کو شش کو کامیابی عطا فرما اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ

عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُولًا وَتَجَرَّةً تَنْتَبِهُرُ ، یَا عَالِمُ مَا فِی

بنا اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور ایسا کاروبار جس میں کسی نقصان نہ ہو۔ اے دلوں کے مال کو



الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي يَا اللَّهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اللَّهُمَّ

جہان سے نکلے میری تاریکی کو لے اللہ اپنی رحمت سے پُر نور بنا دے۔ میرے اللہ رحمت کا

اِنِّی اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مُخِيفَتِكَ وَالتَّوَكُّلَ مِنْ كُلِّ

بروزیہ اور مغفرت کا ہر طریقہ نصیب فرما اور ہر گناہ سے بچنے اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا راستہ

اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ ذِي الْقُوْزِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قِنِّعْنِي

دیکھا۔ جنت کے حاصل ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا طلب گار ہوں۔ میرے مالک تو نے

بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْهَا اَعْظِيْنِي وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ

مجھے جو کہ دیا ہے اس پر صبر و قناعت عطا کر اور جو نعمتیں میرے حصہ میں آئی ہیں ان میں برکت دے

لِيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

اور ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم تبدیل عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ

بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما۔ اے

يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

سبے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے۔

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر جہنم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو

اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

## پانچویں سکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْطِنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ

میرے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اور تیری ذات کے سوا کوئی

وَلَا يَابِقِيْ اِلَّا وَجْهَكَ وَاسْتَقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کر اور اپنے حبیب پاک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيئَةً مَّرِيَّةً لَا تَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

و تسکم کے حوض سے وہ نوش ڈالے دل بہار شربت نصیب ہو جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے ،

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائیوں طلب کرتا ہوں جو تیرے حبیب پاک سیدنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدِنَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگیں اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ لَعِيْمَهَا وَ مَا يُفْتَرِيْ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا اور اس کی نعمتوں کا طلب گار ہوں اور ہر اس

اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا يُفْتَرِيْ

قول یا فعل یا عمل کی طرف سے چاہتا ہوں جو مجھے جنت کا حقدار بنائے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس قول یا

اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ رَبَّنَا اِنَّا فِيْ الذَّنْبِ حَسَنَةً

فعل یا عمل سے جو مجھے تیرے عذاب سے قریب کرے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں ذیبا میں بھلائی آؤ

وَفِيْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ يَا غَنِيُّ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ہمیں داخل فرما۔ اے سب سے بڑے بخشش والے۔ اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر جہم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے  
تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ  
کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

## چھٹے پکڑ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ لَكَ عَلَىٰ خُلُقُوکَا کَثِیْرَةٌ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ وَخُلُقُوکَا

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں جو صرف میرے اور تیرے ہی درمیان ہیں اور بہت

کثِیْرَةٌ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنِ خُلُقِکَ اَللّٰهُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْہَا

سے ایسے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں اے اللہ ان حقوق میں سے جن کا تعلق تیری

فَاغْفِرْ لِیْ وَ مَا کَانَ لَخُلُقِکَ فَحَمْدُہُ عَنِّیْ وَ اَغْنِیْ

ذات سے ہے تو ان کو صاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ جلتے اس کی معافی کا تو ذمہ دار بن جا۔

بِحَدِّ لَکَ عَنْ حَرَاکِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مُعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَنْ

اور رزقِ محال عطا کر تاکہ حرام سے بچتا ہوں اور فرمانبرداری کی توفیق دے کر نافرمانی نہ کروں اور اپنے فضل و

مِنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَیْنِکَ عَظِیْمًا وَ

کرم سے مجھے دو سڑن کا معلق اور دستِ نکر نہ بنا اے بے انتہا بخشش والے۔ اے اللہ میں تیرے اس کرم

وَبَیْنِکَ کَرِیْمًا وَ اَنْتَ یَا اللّٰهُ عَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تَحِبُّ

کی محنت کا غر کر تا ہوں اور تیری ہی ذاتِ بڑی عزتِ مآلی ہے میرے لئے تو ظاہری بربادِ کرم والا بڑی عظمت والا ہے۔ تو معافی کر



الْعَفْوُ فَاعْفُ عَنِّي - رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ

پسند کرتے ہیں اس لیے میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا

عَذَابِ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ -

فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما اے سب سے بڑے عزیز، بڑے بخشنے والے، تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود پر بیچ کر بوسہ دینے کا موقع بھیڑ کی وجہ سے نہ بل کے تو اسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دعا پڑھ کر دعا کیجئے۔

## ساتویں حکیم کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اٰیْمَانًا کَاثِلًا وَ لِقِیْنًا صَادِقًا وَ قَلْبًا خَاشِعًا

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل اور سچے یقین کا طالب ہوں، ڈرنے والا دل، تجھے یاد

و اِسْمًا ذَاکِرًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا وَ تَوْبَةً نَّصُوحًا وَ تَوْبَةً قَبْلَ

کرنے والی زبان عطا کر، رزق میں کثرت و پاک کماں کا طلبگار ہوں، سچے دل سے توبہ اور مرنے سے پہلے

الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ

قرہ کی توفیق نصیب کر موت کے وقت آسانی اور مرنے کے بعد تیری رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں۔

عِنْدَ الْحَبَابِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النِّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

حساب کے وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اے بڑی عظمت والے اے بخشش

یَا عَزِیزُ يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ اَلْحَبِّیْ

والے۔ یہ سب کچھ تیری ہی رحمت سے حاصل ہوگا میرے مالک میرے علم میں اضافہ ہوتا رہے اور مجھ پر اپنے مقبول

يَا صَاحِبِ الْحَيِّينَ - رَبِّ اِنِّى اِلٰهٌ شَاحَنَةٌ وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ

بندوں میں شامل فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب

النَّارِ وَادْفِنْنَا اِنْجَنَّةً مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما لے سب برائے بخش دے اے تمام عالم کو اپنے دے

اب حجر اسود پر پہنچ کر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کے قریب جہاں سہولت کے ساتھ جگہ

بلے دو رکعت واجب الطواف ادا کر کے یہ دُعا پڑھیں :

## دُعا مقام ابراہیم

اَللّٰهُمَّ اِنِّى تَعْلَمُ سِرِّى وَعَلَانِيَتِىْ فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِىْ وَتَعْلَمْ

اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس لیے میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورتوں سے

حَاجَتِىْ فَاَعْطِنِىْ سُوْلِىْ وَتَعْلَمْ مَا فِىْ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ ،

واقع ہے اس لیے جو انکس ہوں وہ عطا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے اس لیے میرے گناہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا ثَبَاتًا سُرَّتْ لِّىْ وَ لَقِيْنَا

کو معاف کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کی التجا کرتا ہوں جو میرے دل کی گہرائیوں تک اتر جائے اور

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِىْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِىْ وَ رِضًا

ایسا پختہ اور سچا یقین کہ میں جان لوں جو کچھ تو نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو قسمت میں لکھا ہے

مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِىْ اَنْتَ وِ لِىْ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - تَوَقُّتِىْ

اس پر صبر و رضا کی توفیق عطا کر دنیا و آخرت میں توہی کا رسا زود و دگوار ہے۔ اسلام پر مجھے موت نصیب ہو

مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَدْرُغْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هَذَا ذَنْبًا

اور اپنے نیک بندوں میں مجھے شامل فرما۔ میرے اللہ اس مقدس مقام کی مٹھری پر ہمارا کوئی گناہ ایسا بالی نہ ہے جسے

اِلَّا غُفِرَتْهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجَتْهُ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ لَيْسَ رَبُّهَا فَتِيْرٌ

مسلان نہ کیا جائے اور ہر پریشانی دور ہو اور کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہ ہے جسے تو پورا نہ کرے ہمارے مشکلات

اُمُوْرَنَا وَاَشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ تَوَزِّ قُلُوْبَنَا وَ اَخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ

آسان فرما، ہمارے سینوں کو نور ہدایت سے بھول دے، ہمارے دلوں میں ایمان کا نور پیدا کر اور جسے تمام کاموں کا انجام

اَعْمَلْنَا۔ اَللّٰهُمَّ تَوْفِّقْنَا مُسْلِمِيْنَ وَالْحَقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَمِيْرٌ

بخیر فرما۔ اے اللہ ہم اسلام پر قائم رہتے ہوئے تیرے سامنے پیش ہوں اور تیرے نیک بندوں میں ہمارا شمار ہو۔ نہ ہم ذلیل و خوار

نَحْزَايَا وَلَا مُفْتَوْنِيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ہوں نہ آزمائش و محبت میں گرفتار۔ دونوں جہان کے مالک تو ہی ہماری التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے :

یہ دُعا ختم کرنے کے بعد حجرِ اسود کے داہنی طرف بیت اللہ کے دروازہ کے آگے  
جسے 'ملتم' کہتے ہیں۔ کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں :-

## دُعَا مَقَامِ مُلْتَمِ

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، اُنْعِمْتُ رِقَابَنَا وَ رِقَابِ

میرے اللہ اے کعبہ کے مالک گنہگاروں کی گرفت میں بندھی ہوئی ہماری اور ہمارے ماں باپ

اَبَائِنَا وَ اُخُوْبَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا، مِنْ السَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ

اور ہمارے بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے اے بخشش و کرم والے،



وَالْفَضْلَ وَالْمِنَّةَ وَالْعَطَاءَ وَالْإِحْسَانَ - اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِيْ عَنْ قَبِيْئَتَانِي الْاُمُوْرُ

اے فضل و احسان والے اے بے حد و حساب دینے والے۔ اے اللہ ہمارے تمام معاملات اور کاموں کا

کلبہ و اجر نامہ خیرِ دنیا و عذابِ الاخرہ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عِنْدَكَ وَاِنْ

انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام زادہ

عِنْدَكَ وَاَقِفْ تَحْتَ يَاسِكَ مُلْتَمِزٌ بِاَعْتِيَاكَ مُتَذَلِّلٌ بِمِنْ يَدَيْكَ

ہوں۔ تیرے مقدس گھر کے دروازہ پر اور اس کی چوکھٹ سے لپٹا ہوا اپنی بے بسی اور بے بسی کا اتھار کر رہا

اَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاشْتَغَى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمُ الْاِحْسَانِ - اَللّٰهُمَّ

ہوں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور جہنم سے ڈرتا ہوں اے ہمیشہ احسان کرنے والے۔ اے اللہ میری

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعْ وَزْرِيْ وَتَصْلِحْ اَمْرِيْ وَتَطَهِّرْ

اتھارے کو جس قدر تجھے یاد کروں اور تیری حمد و تعریف کرتا ہوں اس کو قبول فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہٹا کر اور میرے

قَلْبِيْ وَتَمَوِّرْ لِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَ اَسْئَلُكَ

ہموں کو درست فرما میرے قلب پر پاک کر میری قبر کو میرے لیے روشن فرما میرے گناہ معاف کر اور میں تجھے جنت

الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ - آمِيْن :

میں جنت درجات کا امیدوار ہوں۔ ان باتوں کو قبول فرما

**دُعَا زَمْرَم**

اس کے بعد زم زم شریف پر آئیں اور قبر رو ہو کر کہیں  
پڑھ کر تین سو بار زم زم پائیں اور الحمد للہ

کہہ کر یہ دعا مانگیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَلٰی نَافِعًا وَرُزْقًا وَاسْعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ :

اے اللہ! مجھے علم نافع اور دولت اور فراخی کے ساتھ روزی دے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما :

طواف کی دعائیں اُردو رسم الخط میں اس لیے لکھی ہیں کہ اُردو دان حضرات جو عربی نہیں  
پڑھ سکتے، وہ بھی آسانی سے پڑھ سکیں :

## سعی کرنے کا طریقہ

آب زم زم پی کر پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور نواں  
استلام کریں۔ یہ نواں استلام اُس وقت مستحب ہے

جب کہ طواف کے بعد سعی کرنی ہو پھر پہلے صفا پر چڑھیں اور بیت اللہ شریف کی  
طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور کہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک بار۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات  
بار کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی :

اللَّهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ  
لَا تُخَلِّفُ الْمِيعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ  
لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تُزْعِمَهُ حَتّٰى تَتَوَقَّأَنِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

اور اس کے علاوہ خوب دعائیں کریں یہ مقام قبولیت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
پر درود شریف پڑھیں پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان چلیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جب یلتین انھضیں پر پہنچیں تو ذرا دوڑ کر چلیں۔ عورتوں کو اپنی چال چلنا چاہیے اسی  
طرح طواف میں عورتیں رمل بھی نہ کریں پھر مروہ پر آکر صفا کی طرح ذکر اور دعائیں کریں  
صفا سے مروہ تک آنا ایک چکر (شوط) ہوا۔ اسی طرح مروہ سے پھر صفا کی طرف  
جائیں اور ہر مرتبہ اسی طرح صفا اور مروہ پر دعائیں اور ذکر کریں اسی طرح سات چکر  
پورے کریں اس حساب سے سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوگی۔ سعی سے فایز ہو۔  
کر مسجد حرام میں آئیں اور دو رکعت نماز نفل پڑھیں یہ مستحب ہیں۔





ساتھ ظہر اور عصر کی نماز اٹھی ادا کریں اور اگر آپ اپنے خیم میں ہوں تو پھر خالی ظہر کی نماز ادا کریں اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کریں اگر ہو سکے تو ظہر کی نماز کے بعد جب رخصت کے قریب جا کر وہاں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دعائیں کریں، اگر ہجوم کی وجہ سے راستہ بھولنے کا احتمال ہو تو وہیں اپنے خیم میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رورو کر التجائیں اور دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کے لیے اور اپنے لیے کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال میدان عرفات میں قبلہ رخ ہو کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ... ابار اور سورۃ اہلص قل ہو اللہ اہد پوری سورت... ابار اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْكَ تَمَعُّهُمُ... ابار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتہ تو کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف (تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔ سبحان اللہ! اللہ کریم کی کتنی شان رحیمی ہے کہ ساری زندگی کا گنہگار سیاہ کار بندہ آج ایسا ہے کہ جیسا کہ اس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا۔ بالکل گناہوں سے پاک بلکہ اور خصوصی مہربانی دیکھئے کہ اس بات کا وعدہ فرمایا کہ اگر تمام اہل عرفات والوں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔ تو سب کو بخش دیا جائے گا تو پھر اس مبارک موقع سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور تمام اہل

عرفات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش کے لیے دعائیں مانگیں۔ حضور  
علیہ السلام کی ساری اُمت پریشانیوں، غموں اور مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہے، سب کے  
لیے رو کر دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی پوری امیدیں رکھیں۔

اب سوچ غروب ہونے کے بعد مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء  
کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے پہلے مغرب کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ اور  
بعد میں عشاء کی نماز بغیر اذان اور تکبیر سے ادا کریں، درمیان میں سنت نوافل نہ پڑھیں، بلکہ  
فرضوں کے بعد سنت نوافل اور وتر ادا کریں۔ جماعت افضل ہے۔ اگر اکیلے پڑھیں۔ تو  
کوئی عرج نہیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت  
مؤکدہ ہے۔ اس شب کی عبادت شب قدر سے افضل ہے۔

یہاں وقوف کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے  
اور یہ وقوف واجب ہے، چاہے ایک لمحہ ہی ہو۔ مگر سنت یہی ہے کہ اسفار (روشنی)  
تک ٹھہریں۔ وقوف میں اسی طرح یہاں بھی کثرت سے تلبیہ اور دعائیں کریں جیسے عرفات  
میں کیں۔ مزدلفہ میں جہاں چاہیں ٹھہریں، صرف وادی محشر میں نہ ٹھہریں یہاں اصحاب فیل  
ٹھہرے تھے، یہاں وقوف معتبر نہ ہوگا۔ مزدلفہ سے، کنکریاں باقلہ کے دانہ کے برابر اٹھالیں،  
مزدلفہ سے صرف، کنکریاں اٹھانا مستحب ہے باقی ۴۳ کنکریاں چاہے جہاں سے لے لیں،  
مگر جبرود کے پاس سے نہ لیں کیہ نامقبول ہوتی ہیں۔

۱۰۔ ذوالحجۃ | طلوع آفتاب میں جب بقدر دو رکعت کے وقت  
رہ جائے تو منیٰ کو چلیں جب وادی محشر کے کنارے

پر پہنچیں تو دو رکعت رکھ جائیں۔ وادی محشر کے ابتدا اور انتہا پر حکومت کی طرف سے

نشانات لگے ہوئے ہیں اور یہ جگہ تقریباً ۵۴۵ گز ہے۔ جب یہ جگہ گزر جائے تو اپنی رفتار پر چلیں۔ تلبیہ اور ذکر اذکار کرتے ہوئے منیٰ آجائیں منیٰ اگر آج آپ کے فطرہ چار کام ہیں سب پہلے جمرہ عقبی (بٹے شیطان) کو سات کنکریاں ماریں اس کو رمی کہتے ہیں رمی واجب ہے رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ اور زوال سے غروب تک مباح (جائز) ہے۔ غروب کے بعد اسی طرح طلوع آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ مگر کمزور بیمار اور عورتوں کے لیے اگر یہ لوگ مردانہ سے سویرے آکر طلوع آفتاب سے پہلے رمی کر لیں تو مکروہ نہیں اگر گیارہویں تاریخ کی آخری شب تک رمی نہ کی تو دم دنیا واجب ہوگا۔ رمی سات کنکریوں سے سات بار کرنی واجب ہے اگر اس سے زیادہ کریں تو مکروہ ہے اور کم کریں تو رمی نہ ہوگی۔ پنے درپے کنکریاں مارنا سنت ہے۔ کنکر کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سرے سے پکڑ کر ماریں اور رمی کے وقت یہ خیال ہے کہ منیٰ دہنے اور کعبہ آپ کی دائیں جانب ہو اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں اور تکبیر کے ساتھ یہ عارضہ شریف میں آئی ہے :  
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَ ذَنْبًا مَغْفُورًا۔ اگر کنکر جمرہ کے قریب گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اگر دور گرے گی تو معتبر شمار نہ ہوگی۔ تین ہفتہ دور شمار ہے اور اس سے کم قریب۔

**مسئلہ :** جمرہ عقبی پر پہنچ کر تلبیہ کا احرام کے وقت سے لے کر اب تک برابر پڑھتے رہے ہیں پہلی کنکر مارنے کے ساتھ ہی ختم کر دیں۔ رمی سے فاسخ ہو کر سیدھے منیٰ آجائیں کیونکہ آج صرف ایک ہی جمرہ کی رمی کرنی ہے۔

مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت : اگر کوئی شخص بیماری یا ضعف



کی وجہ سے خود رمی نہیں کر سکتا تو اس کو چاہئے کہ دوسرے شخص کو اپنا نائب بنا دے اگر اس حکم کے بغیر کسی نے دوسرے کی طرف سے رمی کی تو جائز نہیں ہوا شخص کسی دوسرے کی طرف سے رمی کرنے اس کو لازم ہے کہ پہلے خود اپنی طرف سے کرے بعد میں دوسرے کی کرے۔ مریضوں اور عورتوں کو حجرۃ العقیقی اور اس کے بعد والے دنوں میں مٹیوں حجرات کی زمی غروب آفتاب کے بعد کرنی جائز ہے۔ بلکہ مردوں کو چاہئے کہ بعد والے دنوں میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گیارہویں یا بیسویں اور تیرہویں یا پندرہویں کا وقت زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، زوال کے وقت اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ بعض کمزور لوگ کچلے جاتے ہیں اس لیے مرد اطمینان کے ساتھ عصر کے بعد جا کر رمی کر لیں کہ ہجوم بہت ہی کم ہو جاتا ہے۔ مریضوں اور عورتوں کو مغرب کے بعد ساتھ لے جا کر اطمینان سے رمی کرادیں، عورتوں کو رات کے وقت رمی کرنا افضل ہے جو عورتیں یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور حجرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ وہ معذور ہیں۔ اگر سوار ہو کر حجرات تک آسکتے ہوں اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں تو ان کو خود رمی کرنی ضروری ہے دوسروں سے رمی کرانا جائز نہیں ہاں اگر سواری یا کوئی شخص اٹھانے والا نہ ہو تو پھر معذوری کی وجہ سے دوسروں سے رمی کر سکتے ہیں؛

**حُضُورِی تَنْبِیْہٌ:** بعض مرد صرف ہجوم کی وجہ سے عورتوں کی طرف سے رمی کر دیتے ہیں اور بعض عورتیں ہجوم کی وجہ سے دوسروں کو اپنی طرف سے رمی کرنے کی اجازت دے دیتی ہیں ان کی رمی نہیں ہوتی ان کے ذمہ فدیہ واجب ہوگا؛

**فَرَجُ:** رمی سے فارغ ہو کر اب جانور ذبح کریں۔ یہ قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے اور قارن اور تمتع والے کے لیے واجب ہے۔ اس قربانی کے احکام مثل عید الاضحیٰ

کی قربانی کے ہیں جو جانوروں یا جانز میں یہاں بھی جائز ہیں اور جن طرح وہاں اڈنٹ، کماے  
بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

**حلق** فنج سے فارغ ہو کر سر منڈائیں یا کتروائیں۔ چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا  
واجب ہے۔ بلا اس کے احرام نہیں کھل سکتا۔ اگر بال کتروائیں تو ایک انگلی سے  
کچھ زیادہ کتروائیں اس سے کم نہ کتروائیں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں عورت کو سر منڈانا  
حرام ہے صرف چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگلی کے ایک پور کتروانے کافی ہیں لیکن ایک  
پور سے کچھ زیادہ کتروائیں تاکہ سب بال آجاویں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ مرد کو تمام سر  
کے بال کٹنا یا منڈانا سنت ہے۔ صرف چوتھائی سر کے بالوں پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن  
مکروہ تحریمی ہے حلق کے بعد احرام کھول دیں اب جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع تھیں اب  
سب کی اجازت ہے سوا عورت کے کہ وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

**طواف زیارت** سر منڈانے سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ شریف کا  
طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جائیں۔ اس کو طواف زیارت  
کہتے ہیں یہ دسویں تاریخ کو کرنا افضل ہے اور جائز بارہویں کا آفتاب غروب ہونے تک ہے  
اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ مگر عورت کو اجازت ہے اگر وہ حیض کی حالت میں تہوجض  
سے پاک ہو کر طواف کرے۔

منہ طواف زیارت کے بارے میں صفحہ نمبر ۱۸۵ پر مفید مشورہ پڑھیں

**لے جنایات احرام** احرام کی حالت میں جماع، بوسہ، کتاہ وغیرہ اور قوں کے سامنے ذکر جماع، لڑائی، جھگڑا، خشکی  
کے جانور کو شکار کرنا یا شکاری کو بتانا یا اس کی مدد کرنا جیسے بھڑی نینو وغیرہ پکڑنا، خوشبو  
لگانا، بال کٹوانا، سر یا منڈھاننا، اسانا، اعتدال، یہ سب ممنوع ہیں خوشبو کا یا خوشبو دار میوہ کا ٹوٹنا مکروہ ہے،  
اگر ناک پر ہاتھ رکھے تو کچھ دن نہیں اور اگر کپڑے پر سر رکھنا اور زخار رکھنا درست ہے۔ مگر اٹھے ہو کر پیشانی (باقی صفحہ پر)

## گیارہویں بابزہویں اور تیرہویں تاریخ میں حجرت کی رمیٰ

دسویں تاریخ کے بعد تین دن اور رمیٰ کرنی ہوتی ہے۔ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں، ان تاریخوں میں تینوں جہروں کی رمیٰ کرنی ہوتی ہے۔ اور ان دنوں میں رمیٰ کا وقت نوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور نشت یوں ہے کہ پہلے جہرہ اولیٰ کو رمیٰ کریں۔ یہ مسجد خیف کے قریب ہے پھر وسطیٰ کو پھر عقبیٰ کو جہرہ اولیٰ کو رمیٰ کر کے ذرا آگے بڑھیں قبل شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں پھر وسطیٰ اور عقبیٰ کو اسی طرح رمیٰ کریں اور اس کے بعد نہ ٹھہریں، اگر بارہویں کی رمیٰ کر کے غروب آفتاب سے پہلے

اجتہاداً نہ سفر گذشتہ تک پہنچ کر پہنچا کر رکنا ڈھلکنے کے حکم میں ہے، پہلوں کی گھڑی یا خوان سر پہ رکھنا جائز ہے۔ اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے آئے اور سیاچہ کو پردہ لگے تو مکروہ ہے ورنہ کچھ حرج نہیں، اور سر اور وارعی کو عظمیٰ سے نہ دھوئے۔ بلا خوشبو کے صابن سے دھونا جائز ہے اور آنکھوں کے فریاں جھولنے جائز ہیں اور سٹے کپڑے جیسے کرتے، پاجامہ اور عمامہ اور ٹوپی اور موزہ نہ پہنے، اگر سلا ہوا کپڑا غیر معمولی طرح سے پہنے، مثلاً کرتے کو چادر کی طرح اوڑھے تو جائز ہے۔ مگر ترک اولیٰ ہے۔ اگر عورت نہ ہو تو موزہ کو وسط قدم پر سے کاٹ کر پہنے، اگر کپڑا خوشبو دار چیز میں رنگا ہوا ہو تو اس کو پہننا جائز نہیں، ہاں اگر اس طرح دھو ڈالے کہ خوشبو نہ رہے تو جائز ہے، حمام میں جانا جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ میل پھیل دور نہ کرے، نہ گرم پانی سے نہ سرد پانی سے۔ اگر غسل کرے تو خشکی یا طہارت کی نیت سے کرے، بغیر اور کجاوے کے نیچے سایہ میں آنا جائز ہے۔ مگر سر اور چہرہ کو نہ لگے، اگر گنگے کا تو مکروہ ہے۔ ہمیانی اور پٹی اور ہتھیار لگائے اور اکثر تری پہننی اور سر پر بے خوشبو کا لگانا جائز ہے اگر خوشبو کا سر ایک دو دفعہ لگائیں تو صدقہ دینا واجب ہے اور زیادہ میں ذبح کرنا واجب ہے، غنڈہ اور فصد کرانی اور کھینے لگنے اگر بال نہ مونڈنے پر ہیں اور داغ نکالنی اور شکستہ عضو کا باندھنا جائز ہے اور اگر کچھنے میں بال مونڈے تو دم دینا ہجہ اور سر کھانا جائز ہے، ہاں اگر بال نوٹنے یا جوں کرنے کا خوف ہو تو نرمی سے کھائیں، کھانی پر کھڑی لگنا، داغ نہ لگانا اور اچکشی لگانا بھی جائز ہے۔

عورت کا احرام اور اس کی جنایات، عورت بھی مرد کی طرح احرام باندھے اور افعال حج ادا کرے، مگر وہ سر نہ کھولے۔ اپنا چہرہ مکلا رکھے اور چہرہ پر اس طرح کپڑا لٹکانا کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے، اجنبی کے سامنے واجب ہے اور عیب سے بچا کر نہ لگے، بلکہ اس طرح لگے کہ آپ ہی سمجھیں۔ سلا ہوا کپڑا پہنے رہے۔ مگر معفران لو کہ نہ لگنا ہونا ہو، اگر ان سے رنگا ہوا ہو تو دھو ڈالے۔ اور موزہ اور زورور پہنے رہے۔ دستانے پہننے جائز ہیں مگر ترک اولیٰ ہے عورت حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے اور طواف کے علاوہ سب افعال حج ادا کر سکتی ہے۔



ہی منیٰ سے آجائیں تو تیرہویں کی رمی واجب نہیں اور اگر منیٰ میں آفتاب غروب ہو گیا۔ تو تیرہویں کی فجر ہونے سے پہلے پہلے بھی چلے آنا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ اگر تیرہویں کی فجر منیٰ میں ہو گئی تو اب تیرہویں کی رمی بھی واجب ہو گئی اگر رمی کے بغیر آئیں تو دم دینا واجب ہو گا۔ تیرہویں تا یرخ کو زوال سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے مگر گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے جائز نہیں،

**طواف وداع** جب گھر کو واپسی کا ارادہ کریں تو ایک طواف ادا کرنا چاہیے۔ اس کو طواف وداع یا طواف صدر کہتے ہیں یہ میقات سے باہر والے حاجی

کے لیے واجب ہے صرف عمرہ کرنے والے پر واجب نہیں اس طواف کا اول وقت طواف زیارت کے بعد ہے جب واپسی کا ارادہ ہو اور اس کا آخر وقت متعین نہیں جب چاہے کریں۔ اگرچہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں رہیں مگر مستحب یہ ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے چلے گئیں تو اس وقت کریں تاکہ بیت اللہ شریف سے آخری ملاقات پر مفارقت ہو۔

طواف کے بعد دو گانہ نفل ادا کر کے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کے آب زمزم پیئیں۔ زمزم چہرہ، سر اور بدن کو ملیں پھر دہلیز کعبہ کو کہ زمین سے ابھری ہوئی ہے بوسہ دیں۔ سینہ اور داہنا رخسار طہنم کو لگا کر داہنا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ لیں جیسے ایک فیلیل غلام اپنے آقا کے کپڑے پکڑتا ہے اگر پردہ تک ہاتھ نہ پہنچے تو دونوں ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر دیوار پر سیدھے کھڑے کر کے پھیلا دیں اور خوب رو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں ٹھنائیں کریں پھر حجر اسود کو بوسہ دے کر اٹھتے پاؤں مسجد سے باہر آئیں ۵

افعال عمرہ		(۱۰) رمی جمار	واجب
		(۱۱) طواف وداع	واجب
(۱) احرام عمرہ	شرط	افعال قرآن	
(۲) طواف منہ رمل	رکن		
(۳) سعی	واجب	(۱) اعزام حج و عمرہ	شرط
(۴) سر منڈانا یا کتوانا	واجب	(۲) طواف عمرہ منہ رمل	رکن
افعال حج افراد		(۳) سعی عمرہ	واجب
		(۴) طواف قدوم منہ رمل	سنت
(۱) احرام	شرط	(۵) سعی	واجب
(۲) طواف قدوم	سنت	(۶) وقوف عرفہ	رکن
(۳) وقوف عرفہ	رکن	(۷) وقوف مزدلفہ	واجب
(۴) وقوف مزدلفہ	واجب	(۸) رمی جمرہ عقبہ	واجب
(۵) رمی جمرہ عقبہ	واجب	(۹) تہناتی	واجب
(۶) تہناتی	اختیاری	(۱۰) سر منڈانا	واجب
(۷) سر منڈانا	واجب	(۱۱) طواف زیارت	رکن
(۸) طواف زیارت	رکن	(۱۲) رمی جمار	واجب
(۹) سعی	واجب	(۱۳) طواف وداع	واجب
۱۔ رمل سنت ہے۔ ۲۔ امنہ			

## افعال تمتع جبکہ ہڈی ساتھ نہ ہو

واجب	رمی جمرہ عقبہ	(۸)	شرط	احرام عمرہ	(۱)
واجب	تہائی	(۹)	رکن	طواف عمرہ مع دل	(۲)
واجب	سر منڈانا	(۱۰)	واجب	سعی عمرہ	(۳)
رکن	طواف زیارت	(۱۱)	واجب	سر منڈانا	(۴)
واجب	سعی	(۱۲)	شرط	آٹھوں کی گنج کا اہرام باندھنا	(۵)
واجب	رمی جمار	(۱۳)	رکن	وقوف عرفہ	(۶)
واجب	طواف وداع	(۱۴)	واجب	وقوف مزدلفہ	(۷)

### تنبیہ

- (۱) قارن کے لیے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے اگر اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو رمل اور اضطباع بھی نہ کرے اور سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔
- (۲) طواف وداع اہل مکہ مکرمہ پر واجب نہیں۔
- (۳) اکثر پاکستانی لوگ چونکہ بدی ساتھ نہیں لے جاتے اس لیے ہم نے تمتع کی اسی صوت کے احکام لکھے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ بدی ہو تو اس کو عمرہ کی سعی کے ساتھ سر منڈانا نہ ہوگا، بلکہ اسی طرح احرام سبے گا اور آٹھویں کو دوسرا احرام حج باندھنا ہوگا۔
- (۴) افراد کرنے والا اگر سعی طواف قدوم کے بعد کرے تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کرے مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔



## فضائلِ عمرہ

عمرہ کی فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں ہم صرف تین روایتیں ذکر کرتے ہیں:-

۱۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ جُبْتَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے پیل کو ڈر کر دیتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ سے نہ صرف گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ انسان سے ان دونوں کی برکت سے فقر و فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن دنیا و آخرت کی دولتوں سے حج اور عمرہ کرنے والا مالا مال ہو جاتا ہے لیکن ان ملاص شرط ہے

۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةِ السَّيِّمِ حَجَّةٌ مَعِي.

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر اور ایک ولایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

الْحَجَّاجُ وَالْعَمَّارُ وَقَدْ أَلَّفَهُ اللَّهُ إِنْ دَعَاهُ إِجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غُفِّرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے جہان میں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتے ہیں اور اگر خطا معاف کراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطا معاف کرتے ہیں۔

## فضیلت طواف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے ہیں اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس رحمتیں اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے (طبرانی شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہیں اور اکثر وقت حرم میں گزائیں نمازیں باجماعت ادا کریں کہ یہاں پر ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ان مقامات پر بھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ خانہ کعبہ کے اندر مقام ابراہیم کے چپے 'مطاف' میں۔ حجر اسود کے مقابل رکن عرواقی کے قریب جو عظیم اور دروازہ کے درمیان ہے۔ منبر کے سامنے عظیم خصوصاً میزاب رحمت کے نیچے رکن میانی اور حجر اسود کے درمیان۔ رکن شامی کے نزدیک اور ان مقامات پر اپنے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کی بخشش کی دعائیں کریں اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عورتوں کے برابر کھڑے نہ ہوں۔ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عورتیں نماز میں آپ کے آگے ہوں تب بھی نماز نہ ہوگی۔

در بار شفیق المنزین رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری و

### زیارت پست منورہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

۱۔ واضح ہے کہ روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنا افضل مستحب  
سے ہے بلکہ بعض نے قریب قریب واجب لکھا ہے فخر عالم سنی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔  
جس نے میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت  
واجب ہوگئی:

۲۔ جو میری زیارت کو آئے اور مقصود میری ہی زیارت ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں  
قیامت میں اس کا شفیع ہوں۔

۳۔ اگر کوئی میرے انتقال کے بعد میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کرے تو ایسا ہے  
جس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

پس جس شخص پر حج فرض ہو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے پہلے  
حج کریں یا پہلے مدینہ منورہ آجائیں مغرض جب مدینہ منورہ کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روضہ



مطہرہ کی زیارت کو آنے کی تہیت کریں تاکہ اس حدیث کے مصداق ہو کہ جو کوئی میری زیارت کو ہی آئے اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی اور جب مدینہ منورہ کو چلیں تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں پھر جب دہاں کے درخت نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کریں جب دہاں کی عمارات نظر پڑیں تو درود شریف پڑھ کر کہیں:

اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمٌ بَيْتِكَ فَاجْعَلْهُ وَقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْرَ الْحِسَابِ اور مستحب ہے کہ غسل کریں یا وضو اور صاف ستھرے کپڑے اور اچھا لباس پہنیں اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے اور خوشبو لگائیں اور پہلے سے پیادہ ہولیں خشوع و خضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فرو گذاشت نہ کریں اور عظمت مدینہ منورہ کا خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتے ہوئے چلیں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو یہ کہیں: رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ

مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَعْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مُسْتَوْدِعٍ اور ادب اور حضور قلب کے ساتھ دعا اور درود شریف بہت پڑھیں کہ اس جگہ باجایا مواقع قدم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال کروں جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں۔

## مسجد نبویؐ میں داخلہ

جب مسجد نبویؐ میں داخل ہوں تو اول داہنا پاؤں داخل کریں اور دخول مسجد کی دعا پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ پھر ریاض الجنۃ میں (کہ ماہین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے) اور یہ قطعہ جنت کا ہے) تحیۃ المسجد پڑھیں اس طرح کہ منبر داہنے مونڈھے کی سیدھ میں رہے اور وہ ستون کہ جس کے نیچے صندوق ہے، سامنے رہے کہ یہی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدۂ شکر ادا کریں کہ حق تعالیٰ نے آپ کو نعمت نصیب کی اور جو چاہے دعا کریں پھر روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور سر ہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوں۔ اور پشت قبلہ کی طرف کریں اور کچھ بائیں طرف کو مائل ہوں کہ چہرہ شریف کے خوب مقابل ہو جائیں اور باب تمام خشوع کے ساتھ کھڑے ہوں اور زیادہ قریب نہ ہوں اور دیوار کو ہاتھ نہ لگائیں کہ یہ ادب اور معیت کا مقام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے ہوئے اور لیٹے ہوئے تصور کریں اور کہیں :-

حُضْرُ اَکْرَمَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بِرُودِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَ وَلَدِ اٰدَمَ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - أَشْهَدُ  
 أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ  
 الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَاذَى نَبِيًّا  
 عَنْ أُمَّتِهِ - اللَّهُمَّ ارْغِطْ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ  
 وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ  
 إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ إِنَّكَ  
 ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور پھر حضرت مکی اللہ علیہ السلام کے وسیلے سے دعا کریں۔ اور  
 شفاعت چاہیں۔ کہیں یا رسول اللہ اسْئَلْكَ الشَّفَاعَةَ وَأَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى  
 اللّٰهِ فِي أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے  
 زیادہ کریں مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں جہاں تک اختصار ممکن ہو ستم  
 رکھتے ہیں اور بہت پکار کر نہ بولیں بلکہ آہستہ خضوع اور ادب سے عرض کریں اور جس کسی کا  
 سلام کہنا ہو عرض کریں۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ  
 يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ -

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک اتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں۔ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَثَانِيَهُ فِي الْغَارِ رَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ  
 أَمِينَهُ عَلَى الْأَسْرَارِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ  
 مُحَقَّقَةٍ خَيْرًا



## حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ کے اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ الَّذِي أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ  
 الْإِسْلَامَ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَمَيِّتًا جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمِّهِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا  
 اور یہاں بھی الفاظ کی کمی زیادتی میں اختیار ہے اور جس نے کہہ دیا ہو اس کا سلام پہنچا دیں۔

پھر ذرا آگے بڑھ کر کہیں۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيقِيهِ وَوَزِيرِيهِ جَزَاكُمَا اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ  
 جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ  
 لَنَا وَيَدْعُوَ لَنَا رَبَّنَا أَنْ تُحْيِيَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَيَحْشُرَنَا فِي  
 زُمْرَتِهِ وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

پھر آگے بڑھ کر پھر شریف کے مقابل کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کریں خصوصاً اپنے  
 اور والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کے واسطے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں کے  
 لیے بھی دعا کریں جنہوں نے اس کتاب میں حصہ لیا پھر وہاں سے نکل کر ستون اسطوانۃ البلباب  
 کے پاس آکر دو رکعت پڑھ کر دعا کریں پھر ریاض الجنۃ میں آکر نفلیں پڑھیں اگر وقت مکروہ ہو  
 تو پھر اذکار و استغفار و دعا کرتے رہیں جب تک ہو سکے پھر منبر کے پاس رُتانا منبر پر تھہر کہیں  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دست مبارک رکھتے تھے پھر اسطوانۃ خانہ کے پاس آئیں اور ب  
 جگہ درود شریف اور دعا سے غافل نہ رہیں جس قدر اس میں کثرت ہو سکے بہتر ہے اور جب تک

مدینہ منورہ میں رہیں تلاوت اور ذکر کرتے اور صلوٰۃ و سلام خوب پڑھتے رہیں اور راتوں میں بہت جاگیں اور وقت ضائع نہ کریں اور حتیٰ الوسع نماز مسجد نبوی میں پڑھیں اور زیارتِ روضہ مبارک کے بعد ہر روز یا جمعہ کو زیارتِ خمراتِ بقیع کی بھی ضرور کریں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت ابراہیمؓ اور ازواجِ مطہرات اور اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں تشریف رکھتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بھی زیارت کریں اور مسجدِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جا کر نماز پڑھیں اور ہفتہ کے روز مسجدِ قبا میں جا کر نماز پڑھ کر دُعا کریں اور جب رخصت ہوں تو دو رکعت مسجدِ نبوی میں پڑھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور جس طرح مذکور ہو چکا ہے، سلام پڑھیں اور پھر رخصت ہو کر آئیں۔

## ریاض الجنۃ میں ستونہائے رحمت

ریاض الجنۃ میں قدیم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سات ستون ہیں، ان کو اسطواناتِ رحمت کہا جاتا ہے، ان پر سنگِ مرمر چڑھا ہوا اور طلائی کام ہے، پہلی قطار میں چار ستون سنگِ سُرخ کے ہیں اور ان پر ان کا نام کندہ ہے۔

۱۔ اسطوانہ حنانہ: یہ ستون اس تنہ کھجور کی جگہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر منتقل ہونے پر زور زور سے رویا تھا۔

۲۔ اسطوانہ حرس: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دولتِ کدہ میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی پہرہ دینے کی غرض سے آ بیٹھتے۔

۳۔ اسطوانہ وفود: باہر سے جو وفودِ مشرف بہ اسلام ہونے کے لیے آتے

تو یہاں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوتے۔

۳۔ **اسطوانہ ابی لبابہ**۔ حضرت ابی لبابہ صحابی سے بہ تعاضلے بشریت غزوۂ تبوک میں ایک خطا سرزد ہو گئی تھی جس کا قرآن مجید کے پارہ ۷۱ میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے اس کی وجہ سے ابولبابہ نے اپنے کو اس ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہیں کھولیں گے بندھا رہوں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ فرمایا کہ جب تک مجھے خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوگا میں بھی نہیں کھولوں گا چنانچہ پچاس روز کی طویل مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابولبابہ کی توبہ قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کھولا۔

۵۔ **اسطوانہ سریر**۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام فرمایا کرتے تھے اور رات کو آرام کے لیے آپ کا بستر مبارک بچھا دیا جاتا تھا۔

۶۔ **اسطوانہ جبرئیل**۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت وحیہ کلبی کی صورت میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر اس جگہ بیٹھے نظر آتے۔

۷۔ **اسطوانہ عائشہ**۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو تو ترجیح کے لیے قرعہ اندازی کی نوبت آئے اس وقت سے صحابہ کرام کو اس جگہ کے معلوم کرنے کی جستجو رہی بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ نے اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر کو یہ جگہ بتائی جہاں اب یہ ستون ہے۔

ان ستونوں کے قریب جا کر دُعا استغفار کریں۔



## مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کا ثواب

اکثر وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ نیت اعتکاف گذاریں اور پنجگانہ نماز عجمت سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کریں اور تکبیر اولیٰ اور پہلی صفت کا اہتمام کریں ، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب ہزار نبویوں کی روایت کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ  
إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ)

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے اور امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دُوزخ سے برأت لکھی جائے گی اور عذابِ نفاق سے بھی برأت لکھی جائے گی اس واسطے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز یا جماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کریں۔ اور قرآن شریف ختم کریں اور صدقہ خیرات حسب حیثیت کریں۔ مساکین و مجاورین اور باشندگان، ینہ منورہ کا خاص طور سے خیال رکھیں ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل کریں اور شرفیاء نہ براؤ کریں غریب و فروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت کریں تاکہ ثواب ملے

# درود شریف

ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان

اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں :  
 لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ  
 رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ (قرآن شریف پٹ)  
 ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انہیں میں سے اُن پر رسول بھیجا

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسول کا ہوتا ہے انسانوں پر،  
 خاص کر اُن بندوں پر جن کو اُس نبی کے ذریعہ سے ایمان ملا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ امت  
 محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے واسطہ سے ملی۔ اس لیے یہ امت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون احسان  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا  
 حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اسی طرح اس کے پیغمبروں  
 کا حق ہے کہ اُن پر درود و سلام بھیجا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت و  
 رافت اور رفع درجات کی دعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے  
 اور یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ۔ وفاداری و نیاز کیشی کا نذرانہ  
 اور ممنونیت و سپاس گزاری کا اظہار ہوتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دُعاؤں کی کیا

اعتیل ج ہے۔ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے بدلیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت ہے۔  
 تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی اُن کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ اور  
 ہماری اس دعا و التجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ  
 ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا خود ہم کو پہنچاتا ہے۔ ہمارا ایمانی رابطہ  
 مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس  
 رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں درود و سلام کے فوائد اور منافع۔ اللہ کریم ہمیں اپنے  
 محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرماویں۔

## فضائل درود شریف

- ۱۔ سب سے بڑھ کر توفیقیت درود شریف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود  
 درود شریف کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرماتی ہے: چنانچہ اللہ کریم نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔  
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَاٰۤیٰہَا  
 الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا  
 بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے اللہ تعالیٰ  
 حکم ارشاد فرماتے ہیں اے ایمان والو! درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔  
 ف: اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ فرشتوں اور



انسانوں کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے:

۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ قیامت کے دن سب زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا (ترمذی شریف)  
 ۳۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں جو شخص میری اُمت میں سے سلام بھیجتا ہے اُس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں (ابوداؤد شریف)

۴۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے بلا ہاتھوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے گا۔ میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا، میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یسٰیٰ بن کر سجدہ شکر ادا کیا (صحیح التذکرہ لہم)

۵۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۶۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (نسائی شریف)

۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمادیں اور اُس کے دس گناہ معاف ہوں اور اُس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی (نسائی شریف)

۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود

مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی شریف)

۹۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لیے ستر بار دُعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (مسلم)

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے روز اُس کے لیے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ہر روز ستر بار درود پڑھے اُس کی ستر حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ تیس دن کی باقی آخرت کی۔

۱۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر درود کی کثرت کرتا ہوں تو کس قدر درود اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا کہ ایک بُلع (یعنی ایک حصہ تین حصہ اور وظائف ہیں) فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر درود ہی درود رکھوں گا، تو فرمایا اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (صحیح المستدرک للحاکم)

۱۴۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دُعائیں رُکِ ربّی ہیں جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو (طبرانی)

۱۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان و زمین کے درمیان رُکِ

رہتی ہے اور نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو (ترمذی)

۱۶۔ موابب الدنیل میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (ماشیح ص ۵۵)

۱۷۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جلیل القدر تابعی اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ اُن کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (ماشیح ص ۵۵ از فتح القدر)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے آدمی کو نصف ات کو اٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے پھر حمد الہی کرے پھر درود شریف پڑھے پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے (انسائی)

۱۹۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھنے اور وسیلہ کی دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (ترمذی)

۲۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اُس کو میں خود سننا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (یعنی بذریعہ ملائکہ) (بیہقی)

۲۱۔ حضرت ابو القدر دواخی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو



اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

## خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل

درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک ایسا ہیرہ دوں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام جیسا کہ نماز میں **السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** پڑھنے کا حکم ہے آپ پر درود شریف کن الفاظ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب صحابہ سے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہو:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ  
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ (بخاری شریف)

ف۔ ہر دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں جہانوں اور دوستوں کے لیے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین بدریے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات تھے۔

۲۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ اُس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جاویں گے (طبرانی)

۳۔ حضرت روفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (طبرانی)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دُعا کرے جَزَىٰ اللّٰهُ عَنْكَ مُحَقَّقًا مَا هُوَ اَهْلُهُ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (طبرانی)

ف۔ 'مشقت میں ڈالے گا' سے مراد کہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاویں گے۔

## درود شریف برائے کشادگی رزق

۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (طبرانی)

۶۔ روضۃ الاجاب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مذنی سے جو امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاویں اور سب برکت ایک درود کی ہے جس کو پڑھا کر آتھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا  
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ (ماشیہ حسن حصین)

## درود شریف برائے حفاظت جمیع آفات و بلیات

۷۔ منہاج احسان میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضربتھے۔ انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا، میں اُس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو نہراں بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پڑھتے پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی وہ درود شریف یہ ہے :



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَوةً تُجَنِّبُنَا بِهِمَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا  
 جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهِمَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ  
 تَرْفَعُنَا بِهِمَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهِمَا  
 أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ  
 الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ف بحکم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد السعید کے ماشیہ  
 پر اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں  
 کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے  
 لیے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا  
 ہے۔ تحریر فرمایا ہے :

- ۸۔ مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں پڑھنا  
 آیا ہے :- بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
- ۹۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ بعد اذان کے درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر اور مانگے آپ کے لیے وسید اللہ تعالیٰ سے ۔
- ۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نہیں وضو ہوتا اُس شخص کا جو درود نہ بھیجے  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔“ ف : یعنی پورا ثواب نہیں ملتا ۔
- ۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۔ جو میری قبر کے پاس درود شریف  
 بھیجتا ہے میں اُس لیتا ہوں ۔ (بیہقی)

## دُرود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاہد السعید میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر تو خاصیت دُرود شریف کی یہ ہے کہ عشاق کو دُرود شریف کی کثرت کی وجہ سے خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض دُرودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ بار آیتہ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام تنواید دُرود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ دُرود شریف یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر۔ شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کئے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے تو دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے:

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس دُرود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحَرِّ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ  
وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَارِ  
مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ تَوْضِيَانِكَ

صَلَوَةٌ تَدُومُ رَيْدَ وَاَمِكَ وَتَبْقَى بَيَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ  
صَلَوَةٌ تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

دیگر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے  
اللَّهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الزَّكَنِ وَالْمَقَامِ أُبَلِّغْ لِرُوحِ سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں  
قلب کا شوق سے پڑھنا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے :

خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن دُعا  
قابل ذکر ہیں۔ **تَنْبِيْهٌ :** اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس

کے لیے بولے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت  
کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں، محض اللہ کریم کی عطا ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم  
ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ دُعا و شریف کی کثرت اور اتباعِ سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا  
غلبہ ہو تو مولانا کریم اپنی رحمت مہربانی فرما ہی دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم  
نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی مکت ہے۔

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے  
یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو  
اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر  
کرے مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر  
دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حدیث شریف دکھائی نہ گئے تو اس کا اپنا قصور ہے،  
اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی لپڑی کو کشش کرے۔  
اللہ کریم توفیق نصیب فرما دیں۔ آمین :



صَلَوَةٌ تَدُومُ رَيْدًا وَامِيًا وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ  
صَلَوَةٌ تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

دیگر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے  
اللَّهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الزَّكَنِ وَالْمَقْلَمِ أُبَلِّغُ لِرُوحِ سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قِنَا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں  
قلب کا شوق سے پڑھنا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے :

**تنبیہ :** خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن دُعا  
قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس  
کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت  
کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں، مگر اللہ کریم کی عطیہ ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم  
ہو گئیں، البتہ غالب یہ ہے کہ دُعا و شریعت کی کثرت اور اتالیق سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا  
غلبہ ہو تو مولانا کریم اپنی رحمت سے مہربانی فرما ہی دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم  
نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی حکمت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے  
یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو  
اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو نا ظاہر  
کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر  
دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حدیث شریف دکھائی دے تو اس کا اپنا تصور ہے،  
اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔  
اللہ کریم توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین :

## دُعائِ مانگنے کی فضیلت

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا — دُعائِ مانگنا بعینہ عبادت کرنا ہے پھر آپ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی :-

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ  
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ  
دَآخِرِينَ

ترجمہ : اور تمہارے رب نے فرمایا ہے : مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ (ازراۃ بخت) میری عبادت سے سرتابی کریں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل و خوار ہو کر۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم میں سے جس شخص کے لیے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں اُن میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اُس سے (دُنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے گئے) آلا ہے اور بعض طرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ

اِلٰی جَابِقَ (اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے)  
 آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا : دُعَا کے سوا کوئی چیز قضا  
 (تقدیر کے فیصلے) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عمل خیر) کے سوا کوئی چیز  
 عُمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (قضا و) قدر سے بچنے کی کوئی  
 تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دُعَا مانگنا اس (آفت و مصیبت)  
 میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی  
 تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے  
 میں دُعَا اس سے جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان میں کش مکش ہوتی  
 رہتی ہے۔ (اور انسان دُعَا کی بدولت اس بلا سے بچ  
 جاتا ہے)۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعَا سے زیادہ  
 کسی چیز کی وقعت نہیں۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ : جو شخص اللہ تعالیٰ سے



کوئی سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں مَنْ لَعْنَهُ اللَّهُ غَضَبَ عَلَيْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے)۔ آیا ہے۔ (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا : تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ بنو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لیے کہ دُعا کرتے رہنے کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناپاکانی آفت سے) ہلاک نہ ہوگا۔

۸۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں اس کو چاہیے۔ کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : دُعا مومن کا ہتھیار ہے دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

۱۰۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے روگردانی والہ دنیا جانتے طور پر نفرت و بیزاری کا مظاہرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے اور دُعا مانگنا سرِ عبدیت (بندگی) کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ ۱۱۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو کسی مصیبت میں، گرفتار تھی، تو (اُن کی حالت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب مُنہ اُٹھاتا ہے (اور دعا مانگتا ہے)، اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیتے ہیں، یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں یا اُس کے واسطے (دنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا اِنَّ الْجَلَالَ وَالْاَكْرَامَ تَوَاطُّوْا بِفِرَاقِیْہِ تیری دعا قبول کی جائے گی! اب تو (جو چاہے) مانگا! ۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۱۔ یعنی دعا کے قبول ہونے کی تین صورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرینِ صلحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کر دی جاتی ہے (۲) اگر فوراً مراد پوری کرنا قرینِ صلحت نہیں ہوتا تو بہ تاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کر دی جاتی ہے (۳) ورنہ اس کا نعم البذل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا اجر تو ہر صورت مل ہی جاتا ہے اس لیے کوئی بھی دعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی۔ ۱۲

کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے بے شک سب بڑا رحم کرنے والا  
تیری طرف متوجہ ہے اب تو جو چاہے سوال کر :

۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ کہہ رہا تھا۔ آپ اُس سے فرمایا۔ تو (جو چاہے)  
ماںک اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف ہے :

۱۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے، تو جنت کہتی ہے اے اللہ  
اس شخص کو جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جہنم  
سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ تو اس شخص کو جہنم کی آگ سے  
پناہ دے دے۔“

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دُعا کرے گا وہ جو سوال بھی اللہ سے کرے  
گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے (وہ پانچ کلمے یہ ہیں) :-

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

(۲) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

(۳) وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(۴) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ



## حضور ﷺ کی صبح و شام کی دعائیں

(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے بچھونے بہت تکلیف پہنچائی۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تُو نے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّلَاقَاتِ مِنْ شَيْءٍ مَّا خَلَقَ کیوں نہ پڑھا۔ اگر تو ان کلمات کو پڑھ لیتا تو کچھ کو بچھو سے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ (مسلم شریف)

ف۔ جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا و آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صبح و شام بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھنے والے کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ابوداؤد شریف)

(۳)

حضرت حارث بن مسلم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے کان میں پچکے سے فرمایا کہ صُبح اور مغرب کی نماز کے بعد جس نے سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ النَّارِ پڑھ لیا۔ وہ رات دن میں کبھی بھی مر جائے تو جنت میں جائے گا۔ (نسائی شریف)

## ہر نماز کے بعد کی دُعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ معاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے، حضرت معاذ نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر سے قربان ہو جائیں۔ قسم خدا کی میں بھی آپ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کسی نماز کے بعد ان کلموں کا کہنا نہ چھوڑو۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (نسائی شریف)

## مجلس کا کفارہ

حضرت جمہیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس شخص نے یہ کلمات — سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ — کسی خیر کی مجلس میں پڑھ لیے تو اس پر مہر لگا کر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے کسی بُرائی کی مجلس میں پڑھ لیے تو یہ کلمات اس بُرائی کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

## پھوڑا پھنسی اور زخم کے لیے دُعا

جس شخص کو پھوڑا پھنسی یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگا کر پھر  
 پٹی پر رکھ کر موضع زخم پر رکھے اور یہ دُعا پڑھے :  
 بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِاَذْنِ  
 رَيْحَانَا۔ (مسلم شریف)  
 انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کریم صحت عطا فرما دیں گے۔

## عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والے کے لیے حضور کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو اُس نبی پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے (ترمذی شریف)  
 حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد  
 فرمایا کہ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والوں کے جسم پر اللہ تعالیٰ دُفعہ کو عوام کو دیتا ہے۔ (طبری شریف)

## اس دُعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی شخص کو کوئی رنج و غم  
 مصیبت و پریشانی ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے تو اللہ کریم اُس کے رنج و غم کو خوشی میں بدل دیں گے  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَبْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ مَا صِیْقَتِیْ



بِيَدِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَعَيْتَ  
 بِهِ نَفْسِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ  
 أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ  
 الْعَظِيمَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَ  
 ذَهَابَ هَوْنِي (مسند احمد)

### بیت الخلا میں جانے اور آنے کی دعا

جب بیت الخلا میں داخل ہوں تو پہلے ہاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں :-  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ  
 اور جب خارج ہو کر باہر نکلیں تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں :-  
 عَفْرَانِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي  
 اللہ کریم جن وحشیانین کی شر سے محفوظ رکھیں گے (حصن حصین)

### رات کو سونے کے وقت کی دعا

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کا سا وضو کر کے  
 بسترے پر داہنی کروٹ پر لیٹا کرو اور پھر یہ کلمات پڑھ لیا کرو :-  
 اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ

فَوَضَّتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً  
إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ  
الَّذِي أُنْزِلَتْ وَبَيْنِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَهُ

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر سوجائے اور اس کے بعد کوئی کلام نہ کرے ایسا شخص  
اگر اُسی رات میں مرجائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔ (بخاری شریف)  
ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص اسی رات میں مرجائے تو  
جنت میں جائے گا۔

## سید الاستغفار

حضرت شاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو سید الاستغفار  
پڑھتا ہے پھر اگر رات میں مرجائے تو جنت میں جاتا ہے۔ اور اگر  
کوئی صبح کو پڑھتا ہے پھر دن میں مرجاتا ہے تو جنت میں جاتا ہے۔ سید الاستغفار یہ ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى  
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ  
أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ  
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری شریف)

## رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرمایا کرتے :

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ  
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پھر فرماتے جو ان کلمات کو کہہ لیتا ہے وہ تمام دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

## قرضہ دُور اور فرخی رزق کی دُعا

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی! جو شخص یہ دُعا پڑھے گا۔ اس پر اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ادا کر دے گا۔  
اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ  
سِوَاكَ (ترمذی شریف)

## دُنیا اور آخرت کے غموں کے لیے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ دُعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے غموں سے بچالیں گے، حَبِیُّ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (حسنین)



## موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل جو اللہ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

## نیند میں ڈر جانے کی دُعا

اگر خواب میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اُچھٹ جائے تو یہ دُعا پڑھے :-

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَ  
شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ (مسند احمد)

## درد کے لیے دُعا

اگر بدن میں کہیں درد ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر بسم اللہ تین مرتبہ اور اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ  
قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاَحَاذِرُ رَاتِ مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم صحت عطا فرما دیں گے۔

## سوکراٹھنے کی دُعا

جب صبح سوکر اٹھے تو یہ دُعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلَيْهِ  
النُّشُوْرَةُ (بخاری ص ۱۷۷) اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی و وسعت عنایت فرما دیں گے :

## وضو کے وقت کی دُعا

جب وضو کرنے بیٹھیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں،  
اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور جب وضو سے فارغ ہوں تو یہ دُعا پڑھیں:-

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - ۳ بار

اس کے بعد:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ  
سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ  
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - ایک بار

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت مذکور بالا دُعا پڑھتا ہے اس کے لیے مغفرت کا ایک پیچہ  
لکھ کر اور اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (مسند حسین)

## بہسی خاص شخص یا گروہِ خف کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِمَا شِئْتَ

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس سے بچا جس طرح تو چاہے (مسلم شریف)

## پریشانی اور گھبراہٹ کی دُعا

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پریشانی اور گھبراہٹ کے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے

اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا (ابوداؤد شریف)

## شب قدر کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو حاصل کروں تو کیا دُعا کروں۔ فرمایا یہ پڑھنا:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَفْوَ تَحِبُّ الْعَفْوَ عَفِّ عَنِّي (ترمذی شریف)

## گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت حسبِ فیل کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمات تجھ کو کافی ہیں۔ تو نے صحیح راہ پائی اور تو شیطان سے بچ گیا۔ ان کلمات کو سن کر شیطان اُس سے علیحدہ ہو جاتا ہے

کلمات مبارک یہ ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ترمذی شریف)



## کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابو البقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے اور وہاں اول نازی کھجوریں کھائیں اس کے بعد بھنا ہوا گوشت کھایا۔ اور ٹھنڈا پانی پیا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ بات بڑی دشوار محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیزیں کھانے کو ملا کریں تو بِسْمِ اللہِ وَعَلَى بَرَکَةِ اللہِ پڑھ لیا کرو اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعُنَا وَاَرْوَاْنَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ پڑھ لینے سے نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا۔ (حسن حصین)

## مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا

جب مسجد میں داخل ہوں تو دریاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ  
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور جب سجد سے باہر نکلیں تو یہ پڑھیں : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ  
بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (حسن حصین)

## اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

## شانو ۹۹۱ سے بیماریوں کی دعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب کی بیماری فکر و پریشانی ہے (حصن حصین)

## مذہب متوزع میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهِادَةً فِىْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بَيْلِدِ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مدینہ میں مجھے موت دے)۔ (حصن حصین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستے میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچا دے گا۔ (حصن حصین)

## اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

## نانوے (۹۹) کے بیماریوں کی دعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ نانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب کی بیماری فکر و پریشانی ہے (حصن حصین)

## مذہب متوزع میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهِادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بَيِّنَةً لِّرَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مدینہ میں مجھے موت دے)۔ (حصن حصین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستے میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچا دے گا۔ (حصن حصین)



## برائے دفع جن و شیاطین و سحر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس آیتیں پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی خطا و امان میں رہے گا۔ بحکم الہی اس پر زہر اور بددعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تینتیس آیتیں مع سورہ فاتحہ و چار قل و سحر ہی بحد نفع بخشیں شیاطین چوڑے اور درندے سے پناہ بخواتی ہے (قول بحیث) دفع امراض و حسد کے لیے پانی پر دم کر کے پیئیں : (وظیفہ سعید)

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

(۱) اَلَمْ تَرَ ذٰلِكَ اَلْکِتٰبَ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى  
لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ (۲) الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ  
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ (۳) وَالَّذِیْنَ  
یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَ  
بِالْآخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ ۝ (۴) اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًى مِّنْ  
رَّبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۵) اَللّٰهُ لَا

إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ  
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ  
 عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ  
 وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ  
 الْعَظِيمُ ○ (٦) لَا أَكْرَاهُ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ  
 مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ  
 اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ  
 سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ (٧) اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم  
 مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَهُمُ  
 الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ  
 أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (٨) لِلَّهِ  
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ أَمَا فِي  
 أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُهَا يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ  
 يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(٩) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ  
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ  
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ قَدْ قَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا  
عَفُوْرَانِكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (١٠) لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ  
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا  
لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ  
عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا  
وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَنَفِّهِ  
لَنَا وَنَفِّهِ وَارْحَمْنَا وَنَفِّهِ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلٰى الْقَوْمِ  
الْكٰفِرِيْنَ ۝ (١١) اِنْ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى الْعَرْشِ قَدْ  
يَغْشٰى السَّمَاءَ الرَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَنِيْنًا ۚ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
وَالنُّجُوْمُ مُسْتَخِرَتٌ بِاَمْرِهٖ ۚ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۚ  
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (١٢) اَدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا  
وَخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (١٣) وَلَا تَقْسِدُوْا



فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ  
 رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ (١٣) قُلِ ادْعُوا  
 اللَّهَ أَوْادِعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ  
 الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُ بِهَا وَابْتَغِ  
 بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا هـ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَمْ يَتَّخِذُ  
 وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
 وَلِيٌّ مِّنَ الذَّلِيلِ وَكَثِيرُهُ تَكْثِيرٌ ○ (١٥) وَالصَّفَاتِ  
 صَفًّا ○ (١٦) فَالزُّجَرِ زَجْرًا ○ (١٧) فَالتَّالِيَةِ  
 ذِكْرًا ○ (١٨) إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ (١٩) رَبُّ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ (٢٠) إِنَّا زَيْنَا  
 السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ○ (٢١) وَحِفْظًا مِّنْ  
 كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ (٢٢) لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ  
 الْأَعْلَى وَيُقَذَّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ (٢٣) دُحُورًا وَ  
 لَهُمْ عَذَابٌ وَأَصِيبٌ ○ (٢٤) إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ  
 فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ○ (٢٥) فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ

خَلَقْنَا أَمْ مِنْ خَلْقِنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ○  
 (٢٦) يَمْعَشَرُ الْحِجْنَ وَالْإِنْسَ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا  
 مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ  
 إِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ (٢٧) فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمْ تَكْذِيبٍ ○  
 (٢٨) يُرْسَلُ عَلَيْكُمْ شَوَاطِطٌ مِنْ ثَائِرٍ وَنَحَاسٍ فَلَا  
 تَنْتَصِرَانِ ○ (٢٩) لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ  
 لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ  
 الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ (٣٠) هُوَ  
 اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ  
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○ (٣١) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ  
 الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○  
 (٣٢) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
 الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ  
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (٣٣) قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ

نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي  
 إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن تُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۖ  
 وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۖ  
 وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ قُلْ بِآيَاتِهَا  
 أَنْكُرُونَ ۖ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۖ وَلَا أَنْتُمْ  
 عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۖ وَلَا  
 أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۖ  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۖ اللَّهُ الصَّمَدُ ۖ لَمْ يَلِدْ ۖ لَمْ يُولَدْ ۖ  
 يُؤَلَّدُ ۖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۖ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ  
 الْفَلَقِ ۖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۖ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا  
 وَقَبَ ۖ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۖ وَمِنْ شَرِّ  
 حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۖ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۖ مَلِكِ  
 النَّاسِ ۖ إِلَهِ النَّاسِ ۖ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۖ  
 الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۖ  
 مِنَ الْإِثْمِ وَالْخَنَّاسِ ۖ



## برائے حصول حفظ و امان :

یہ وظیفہ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ دشمنوں اور چوروں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلاول سخت بیماریوں اور آفتوں سے حفاظت فرماتا ہے (کنز العمال شرح سفر ہادۃ ابن ابی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى  
 أَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى مَا آعْطَانِي  
 اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِمَّا  
 أَخَافُ وَأَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ  
 غَيْرُكَ ج اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ  
 كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ فَإِنْ  
 تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ  
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ إِنَّ وَلِيَّكَ اللَّهُ الَّذِي  
 نَزَلَ الْكِتَابَ بِهِ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ○ بِسْمِ اللَّهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ \* اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ  
 إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ  
 اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا  
 وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
 شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا  
 إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 حَفِيظٌ ○ إِنَّ وَلِيَّكَ اللَّهُ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابُ بِهِ وَهُوَ  
 يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

## جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں



(۱) جہاں بھی ہر جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ذکر کرے۔  
ف۔ احادیث شریفین میں آیا ہے کہ :

وہ ذکر جو کسی وقت جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے : یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دل و جان سے (یعنی خلوص قلب کے ساتھ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا۔

۳۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس شخص نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں جو برابر بھی خلوص اور ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں گہیوں کے دانہ کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ



سے نکال لیا جائے گا۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص نے (دل سے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگرچہ اُس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کئے ہوں اگرچہ اُس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں آپ نے فرمایا : کثرت سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے رہا کرو۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی ،

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے :

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں۔ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو سرے پلڑے میں ہو، تو وہ ان سب سے بڑھ جائے گا :

۹۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے :

جب بھی کوئی بندہ دل سے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو :

## کلمہ توحید کی فضیلت

(۱) کلمہ سے کلمہ ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو سکے یہ کلمہ توحید پڑھا کرے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کا سب ملک ہے اور اُسی کی (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

- ۱۔ جو شخص اس کلمہ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اُس شخص کے مانند ہوگا جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں چار نفر آزاد کئے ہوں،
- ۲۔ اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اُس شخص کے مانند ہوگا جس نے (کسی بھی قوم کا) ایک غلام آزاد کیا ہو۔

۳۔ اور جو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے گا اُس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سونبدیاں

مٹا دی جائیں گی اور یہ کلمہ اُس کے لیے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔

۴۔ یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا، مگر اُس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہو گیا، اس لیے کہ اگر تمام آسمان ایک پڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پڑے میں) تو یہ کلمہ اُن سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں، تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) اُن کو ہلاک کرے گا۔

(۲) کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کے سوا (میسر) نہیں)۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) تو عرش سے دے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا اللَّهُ أَكْبَرُ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔

۲۔ یہ دونوں کلمے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے ساتھ (مل کر) تو رُوئے زمین پر جو شخص بھی ان (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اس کی خطاؤں (اور گناہوں) کا ضرر کفارہ کر دیا جائے گا اگرچہ وہ مسند کے جھاگوں کے برابر ہوں؛



## کلمہ شہادت کی فضیلت :

(۱) جس قدر ممکن ہو جلتے پھرتے، یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ گواہی دے گا کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دُوزخ کی آگ حرام کر دیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل نے (یہ حدیث سُن کر) عرض کیا : یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائیں گے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف (حق بات چھپانے کے) کے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات کے وقت اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ :

جو شخص صدق (دل سے) اس کلمہ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیں گے :

(۲) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
میں (سچے دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی  
دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

ف: کاغذ کے پرچے والی (مشہور) حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر أَشْهَدُ  
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

لے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ  
قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو اپنے حضور میں طلب کریں گے تو اس کے خلاف نیا نئے دلائل  
درازا (امثال نئے) پیدا کیے جائیں گے جن میں سے ہر فقرہ نظر کے برابر دراز ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو  
اس (بد اعمالیوں کی فہرست) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ (وہ) میں نے فلاں گناہ نہیں کیا، یا میرے کلمے  
والے محافظ فرشتوں نے تیرے اوپر کوئی ظلم کیا ہے (وہ) کوئی گناہ تو نے نہ کیا ہو اور انہوں نے کلمہ دیا ہو، یا  
کمی بیشی کر دی ہو، تو وہ کہے گا نہیں ہے پروردگار! نہ میں ان میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہوں نہ ہی کلمے  
والوں پر ظلم کا الزام لگاتا ہوں، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس تیری ایک  
نیکی ہے (اس کا بھی وزن کرا، اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا کہ اس کا وزن نہ کیا جائے) "ملاؤ وزن کراؤ"  
تو ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
رَسُولُهُ لکھا ہوگا تو (اس کو دیکھ کر) وہ کہے گا: اسے پروردگار اس پرچہ (پرچہ) کی ان فقراتے دراز کے سامنے  
کیا حقیقت ہے (میں اسے کیا وزن کراؤں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں اس کا وزن ضرور کرایا جائے گا اس  
لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا۔ تو وہ تمام فقر (اجاننا سے) ایک پڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے  
پڑے میں تو (اس کے وزن سے) ان فقراتوں (امثال موت) کا پڑا اور اٹھ جائے گا اور وہ پرچہ بھاری ہو جائے گا  
(وہ ایک نیکی انصاف کی برکت سے بے شمار بد اعمالیوں اور گناہوں پر غالب آجائے گی) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی توحید)  
کے متعادل پر کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہو سکتی۔

لکھا ہوگا وہ ان نناروے دفترول (اعمال نامول) پڑجن میں سے ہر فتر  
حد نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہو جائے گا (وزن بڑھ جائے گا)  
(۳) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَ أَنْ مُحَمَّدًا  
عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَ ابْنُ  
أُمِّهِ وَ كَلِمَتُهُ الْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ رُوحٌ مِنْهُ  
وَ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ أَنَّ النَّارَ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد  
اُن کے بندے اور رسول میں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی کینز  
(مریم) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (تکلم) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اس  
کی جانب سے (بھونکی ہوئی) دُوح ہیں اور یہ کہ جنت بھی حق ہے اور  
دوزخ بھی حق ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ  
دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا،  
(داخل فرمائے گا)

(۴) یا یہ کلمہ شہادت پڑھے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ



وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ  
وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالتَّارَحُ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک  
نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے  
اور رسول ہیں اور اس کی کینز کے بیٹے ہیں اور خدا کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی  
جانب القافرایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) روح ہیں اور یہ کہ  
جنت حق ہے اور جہنم حق ہے:

ف: حدیث شریف میں ہے کہ:

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو  
جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے عمل خواہ کچھ بھی ہوں یا (یہ فرمایا کہ جنت  
کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے  
(داخل کر دیا جائے گا)

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ  
وَعَلَبَ الْأَخْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے۔ اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا  
اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) ان تباہ دشمنوں کی فوجوں پر غالب  
آگیا۔ پس اس (مشاہدہ کے بعد کچھ نہیں رہا۔

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ

كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اللَّهُمَّ  
اعْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں بہت بہت تعریفیں اور تمام جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے، کوئی طاقت اور کوئی قوت (سب پر غالب اور حکمتوں والے اللہ کی مرضی کے بغیر) قیصر نہیں۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف۔ ایک لعرابی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ :

اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے میں پڑھا کروں تو آپ نے اُس کو مذکورہ بالا کلمہ اور دعا بتلائی،

## تسبیح و تحمید اور اُس کی فضیلت

(۱) زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

اللہ پاک ہے اور اُسی کی حمد و ثنا ہے

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ جو شخص ایک دفعہ یہ تسبیح و تحمید پڑھے گا اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو سو مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اس سے

زیادہ مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے اللہ (اسی حساب سے) اس سے زیادہ نیکیاں لکھے گا۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے کہ :

جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اُس کی خطائیں اُس سے ساقط (معاف) کر دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے بقدر (کیوں نہ) ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

یہ وہ سب افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں ہے :

یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا۔ اس لیے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور سبوح ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے :

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اُس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص کو کسی دکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے (ڈر ہو کہ رات کر بے بے چینی سے بسر ہوگی یا جس کا مال خرچ کرنے میں نل دکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے



کے لیے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا ورد کرنا چاہیے (اللہ پاک ان کو دُور کر دے گا) اس لیے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔  
(۲) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ

میلارپور دگار پاک ہے اور اُسی کی (سب تعریف ہے)

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں  
(۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :  
جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک پودا لگ جاتا ہے  
(۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

پاک (میان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی اور اسی کی تعریف کچھ ساتھ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ جو شخص (مذکورہ بالا) تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۲۔ اس لیے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے ان کو

رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

پاک (بیان کرتا ہوں) اللہ کی اور اس کی ہی تعریف پاک (بیان کرتا ہوں) بزرگ برتر اللہ کی :

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کی آرازی میں نہایت وزنی ہیں) - رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

(۶) ان کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

الْعَظِيمِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمِ وَآتُوبُ اِلَيْهِ

اللہ کی پاک (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدا نے بزرگ برتر کی پاک (بیان کرتا ہوں)

ہوں، خدا نے بزرگ برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- جو شخص ان (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات

جیسے اُس نے پڑھے ہوں گے (جوں کے توں) لکھ دیے جائیں گے اور پھر عرش

کے ساتھ لٹکا دیے جائیں گے، کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا، ان کو نہیں مٹا سکے گا،

یہاں تک کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو

جیسے اُس نے پڑھے تھے (جوں کا توں) سر مہر پائے گا :

(۷) یا کم از کم تین مرتبہ اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى

## نَفْسِهِ وَزِينَةِ عَرْشِهِ وَمِدَادِ كَلِمَاتِهِ :

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیلابی کے بقدر

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سویرے ہی فجر کی نماز پڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے مصحف پر (بیٹھی) تسبیح و تہلیل میں مصروف تھیں۔ پھر آپ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی (تسبیح و تہلیل میں مصروف) تھیں۔ تو حضور نے دریافت فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے فرمایا۔ تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح و تہلیل) کے ساتھ وزن کئے جائیں جو تم نے دن بچھلنے سے (اس وقت تک) پڑھا ہے تو وہ اس سب سے وزن میں بڑھ جائیں۔ وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں :

(۸) یا اس طرح پڑھ لیا کرے :

اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

دس مرتبہ

دس مرتبہ

دس مرتبہ

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- حضرت ابو رافعؓ کی بیوی اُمّ سلمیٰؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کر لوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے"



آپ نے فرمایا: ”تم دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرمائے گا ”یہ میرے لیے ہیں“ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کرو (اس کے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”یہ (بھی) میرے لیے ہے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (اے اللہ! تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”میں نے بخش دیا“ تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائے گی:

(۹) یا اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ رَبِّيْ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَيَحْمَدُهُ

پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے۔ پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَيَحْمَدُهُ سب افضل کلام ہے:

(۱۰) یا اس طرح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے (ہی) ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْمَانِ اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھرتے ہیں اور (صرف) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (عمل کی) ترازو بھر دیتا ہے :

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

## وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پاک ہے اللہ اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے :

ف: (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ

محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو۔ کوئی صریح نہیں :

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :- قرآن عظیم کے بعد یہ سب سے افضل

کلام ہے اور (درحقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں :

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :- ان (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا

کرے گا اس کے لیے ان کلمات کے ہر حرف کے عوض میں دس

نیکیاں لکھ دی جائیں گی :

۴۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا : مجھے ان چار کلمات کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے

جس پر شروع طلوع ہوا (یعنی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ ہے اور پانی نہایت

شیریں وہ خالی ہوتی ہے اور اس کے پوٹے یہ ہی (چاروں) کلمات

ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے اُسی قدر اُس کی جنت ہری

بھری ہوتی ہے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض تہا بے لیے ایک درخت

کا پودا لگا دیا جاتا ہے :

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لیے) سپر (ڈھال) سنبھال لو۔ یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ کلمات (پڑھتے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے) اور آگے پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لیے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر سبح (سُبْحَانَ اللَّهِ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ) صدقہ (باعث ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) صدقہ (موجب اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ) صدقہ (موجب ثواب) ہے:

## صلوۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

چار کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صلوۃ التسبیح میں (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں:

ف۔ ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اس طرح بیان فرمایا:

اے عم بزرگوار! اے عباس! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں، دس نعمتیں نہ دے دوں، دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی) دس باتیں نہ بتا دوں کہ جب آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے پرانے سب قصداں سہواً چھوٹے بڑے،



پوشیدہ علانیہ کئے ہوئے (سب) گناہ معاف فرمادیں ؟

آپ چار رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی  
 سہی بھی (سورت پڑھیں) قرات سے فالغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں پھر  
 رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنے کے بعد) دس مرتبہ  
 رکوع کی حالت میں یہی (چاروں کلمات) کہیں پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (کھڑے  
 کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ  
 رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر  
 سجدہ سے سر اٹھائیں اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی  
 کلمات کہیں پھر (دوسرے) سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى  
 کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں  
 اور (اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ  
 یہی کلمات کہیں یہ کل ۵۵ کلمات ہر رکعت میں ہوئے۔ اسی طرح آپ چار رکعت میں  
 کل ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر  
 جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک  
 مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر یہ بھی (میسر) نہ ہو  
 تو عمر میں ایک مرتبہ (توضو پڑھیں) :

(۱۲) یا اِن (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کر کے اس طرح پڑھے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

## اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

پاک ہے اللہ اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ ہی سب بڑا ہے اور کوئی بھی قہر اور قوت بزرگ برتر اللہ تعالیٰ (اکبر) کے بغیر (قیس) نہیں

ف-۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۱۔ یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یا دو گار) نیکیاں ہیں اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت (مکرم غزاں) میں اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے غزانوں میں سے ہے ۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ۱۔ یہ کلمات جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو اس کے لیے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں :

۳۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم سب کر سکتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اُحد سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح وَاللَّهُ أَكْبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے ۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا اولادِ اسمعیل علیہ السلام (یعنی عرب) میں سے تو غلاموں کے آزاد کر دینے کے برابر ہے اور تو مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا سوزین کے معنی

لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہے، جن پر جہاد کے لیے (غازیوں کو) سوار کیا جائے اور وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا خدا کے ہاں ایسے مقبول افٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے بار پڑے ہوں (اور وہ مکہ میں فوج کئے جائیں) اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: واہ واہ واہ واہ!

یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی) ہیں (ایک) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دوسرے) وَسُبْحَانَ اللّٰهِ (تیسرے) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (چوتھے) وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نیکو کار کا جو فوت ہو جائے اور وہ اُس پر صبر کرے (یعنی جنج فزع روننا پیننا نہ کرے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ مایا تم جو

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار کرتے ہو، تمہارے یہ کلمات عرشِ رحمن کے چاروں طرف اس طرح گھومتے (اور طواف کرتے) جیسے میں کہ ان کی آواز (گوئی) اُننے الی شہد کی مکھیروں کی مانند گونجتی رہتی ہے اور اس طرح (یہ کلمات پڑھنے والے کی یاد دلاتے جیسے میں کیا تم میں ہر شخص اس کو پسند نہ کرے گا کہ اس طرح (برابر) ہو جائے یا (فرمایا) اس کی یاد دہانی برابر ہوتی ہے؟

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ

ابھی یاد گاریں قائم کرو یعنی اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو۔



# لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت

(۱) یا صرف یہی پڑھا کرے :

## لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ف۔ ۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

پڑھا کر۔ اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے :

۲۔ دوسری حدیث میں ہے : جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے :

۳۔ تیسری حدیث میں ہے : جنت (کے درخت) کا ایک پودا ہے :

۴۔ اس سے پہلے (صفحہ ۱۵۹ پر) ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ یہ کلمہ سنانوں

بجاریوں کی دوا ہے جن میں سب ہلکی بیماری رنج و غم اور فکر و پریشانی ہے

(جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ) میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود

تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ نکلا تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں ؟ میں

نے عرض کیا : اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا۔ (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو

اللہ کی مافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق)

کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں :

۶۔ اور یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنجَا مِّنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ

(اللہ کے سوا اور کوئی اس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں، کے اضافہ کے ساتھ

تو جنت کے غزانوں میں سے ایک (بہت بڑا) غزانہ ہے :

## رَضِيتُ بِاللّٰهِ كِ قَضِيتُ

۱۔ وقتاً فوقتاً دن میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے :

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ

بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَسُوْلًا

میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں :

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے یہ کلمات رَضِيتُ بِاللّٰهِ

کہہ لیے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

## اللہ سے عہد و پیمان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلِیَّ الْعِیْبِ

وَالشَّہَادَةِ اِنِّیْ اَعٰہِدُ اِلَیْكَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَیٰوۃِ

الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ

فَإِنَّكَ إِن تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسِي تَقَرَّبَنِي مِنَ  
الشَّرِّ وَتَبَاعِدَنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِ أَثِقُ  
إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا  
تَوْفِيئِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِعَادَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے  
میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی  
دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے  
تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (یہ عہد)  
اس لیے کرتا ہوں کہ بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (آمارہ) کے حوالہ کر  
دیا تو (گویا) تو نے مجھ سے شریک کر دیا اور خیر سے دور کر دیا (لہذا تو  
ایسا نہ کیجیو) اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں  
کرتا، اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو  
مجھ جنت میں داخل کر دیجیو) بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کر لے گا  
(اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں  
سے فرمائیں گے کہ ”میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو  
پورا کرو“ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل  
فرما دیں گے۔ (راوی حدیث) حضرت سہیلؓ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبد الرحمنؓ کو  
بتلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ہی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت  
قاسم نے فرمایا (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی تو ہر درۓ نشین (یعنی  
بالغ لڑکی اپنے پرے سے گھر میں اس دعا کو پڑھا کرتی ہے۔



## اللہ کی حمد کا ایک اور طریقہ

(۱) اس طرح اللہ کی حمد و ثنا کیا کرے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ  
رَبُّنَا وَيَرْضَى

سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے۔ ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے، پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

(ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا، تو جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو نہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریفین تھا کہ میں اس کو لکھ لوں، لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہلے (میں خود ان کا ثواب دوں گا) :

## استغفار اور اس کی فضیلت

(۱) سید الاستغفار (سب بڑے استغفار) کا ذکر اس سے پہلے  
 آچکا ہے (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے :-  
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ  
 عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ  
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ  
 عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ  
 الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے  
 اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں، جتنا مجھ سے ہو سکا۔ میں تجھے  
 لگتا ہوں (ان تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان  
 کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش  
 دے، اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میں دین میں ستر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستر مرتبہ سے بھی زیادہ  
 اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے۔ سو مرتبہ  
 ۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لیے کہ میں (نہ)  
 دین میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستر مرتبہ (توبہ استغفار کے بعد بھی گناہ کرے۔

۴۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر بھی (دنوی فتنہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لیے) میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے (توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اُس قادر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اُن فائزات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم بالکل خطائیں

لے گناہ اور خطاؤں سے محصوم مخلوق فرشتے ہیں اگر انسان گناہ اور خطا باطل چھوڑ دے تو ان کے درجے فرشتے ہو جائیں تو ہر اللہ تعالیٰ کی صفت محمود و محضرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل نہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی صفات و کمالات کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک مجبور ہو کر اپنے خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تا کہ اس کی دو عظیم صفوں کا تجزیہ ہو دہ خطائیں کریں اور معافی مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کرتے ہیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں۔ غرض حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا تصور اور گناہ کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس پر خدا کی رحمت کیسے باریک بینی سے ملاحظہ ہو توبہ و استغفار کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد ہے: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ سَعًى (اے میرے اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے انگباز! بندو! تم اللہ کی رحمت کیلئے ہر گناہ کو اللہ تمہارا گناہوں کو معاف کر دیتا ہے) واللہ اعلم ۱۶



نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے جو خطائیں کرے اور پھر اس سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کے گناہ معاف کر دے :

۶۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ : قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نہ کرو تو اللہ تم کو دنیا سے اٹھائے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے :

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے ۔

۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قیامت کے دن چاہے کہ اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے (توبہ و) استغفار کرتے رہنا چاہیئے ۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اُس نے اس تین ساعت کے وقفہ کے کسی بھی حصہ میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگ لی تو وہ فرشتہ ( اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے دن اس کو اس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائے گا :

۱۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس (شیطان) نے پُروردگار عزوجل سے عرض کیا تیری عزت و جلال کی قسم میں اولادِ آدم کو جب تک ان کے (تن بدن) میں جانیں ہیں برابر گمراہ کرتا رہوں گا تو اس پر پُروردگار نے فرمایا۔ تو مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں بھی ان کی برابر مغفرت کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے ،

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا) نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامہ اعمال کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میں نے معاف کر دیے وہ تمام گناہ جو اس نامہ اعمال کے دونوں طرفوں (اول و آخر) کے درمیان (لکھے ہوئے) ہیں :

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تمام مومن (بھائیوں) اور مومن (بہنوں) کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں :

۱۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کثرت اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مہیبت) سے رہائی اور ہر غم و اندوہ سے کشائش نصیب فرمائیں گے اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔

(۲) کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے :-

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتَكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ  
أَرْجَىٰ عِنْدِي مِنْ عَمَلِي

اے اللہ! تیری مغفرت سب گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں (روما پیٹیا) "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دعا تعلیم

فرمائی۔ اُس نے اسی طرح دعا کی۔ آپ نے فرمایا ”دوبارہ کہو“ اُس نے دوبارہ  
یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا ”سہ بارہ کہو“ اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات  
کہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیے :  
(۳) کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرو۔  
۱۵۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار  
(دن کے گناہوں سے) توبہ کر لے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ  
رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کر لے (یہ سلسلہ برابر جاری  
رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب تک (اور قیامت آئے) :

۱۶۔ اسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،  
اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟)  
حضور نے فرمایا۔ (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے  
عرض کیا۔ پھر وہ اس گناہ سے توبہ واستغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اس  
کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا : وہ  
دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا : پھر اس کے فتنے لکھ دیا جاتا ہے  
اُس نے عرض کیا۔ وہ پھر توبہ واستغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اس کی  
توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اولیاد رکھو! اللہ (توبہ اور  
مغفرت سے) نہیں ٹھکتا۔ تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ :

۱۷۔ ایک اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ : اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم سے خطاب فرما کر)



کہتے ہیں، اے آدم کی اولاد! بے شک توجہ تک مجھ سے دعا مانگتا ہے گا۔ اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا۔ میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا، کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروا نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لیے ضرور لاؤں گا (وسیع تر مغفرت سرفراز کر دوں گا)۔

۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

کوئی بھی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور پھر (اسی وقت نامم ہو کر) کہتا ہے ”اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے“ تو اس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے : کیا میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے ؟ (سُن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا۔ پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نامم ہو کر) کہتا ہے ”اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے“ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں ”میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اُن پر مواخذہ بھی کرتا ہے ؟ (سُن لو) میں نے اس کو پھر معاف کر دیا۔ پھر

جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے۔ پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو پھر یہ اور گناہ کر بیٹھا۔ تو اس کو بھی بخش دے۔" اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں "میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے اس بندے کو پھر معاف کر دیا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا۔ پس اسی طرح جو چاہے کرتا ہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)

۱۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۴) جو شخص بد زبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیے :

۲۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بد زبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا : تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔



## استغفار کا طریقہ

- (۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کثرت سے پڑھا کرے۔  
 (۲) (صدق دل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ  
 وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اُسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدق دل سے) مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی بھاگا ہو؛ دوسری روایت میں ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں اور ایک روایت میں تین مرتبہ ہے؛ دوسری میں پانچ مرتبہ:

(۳) ان الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ تَبَّ عَلٰی اِنَّكَ اَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيْمُ  
 اے میرے پروردگار توبہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کرے، بے شک توبہ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا ہر اہلِ ایمان ہے۔



ف: ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

۱۔ صحابہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ کی زبان مبارک سے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کیا کرتے تھے۔

۲۔ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو **اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ** نہ کہنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے بلکہ **اللہُمَّ اغْفِرْ لِي وَ تَب عَلَيَّ** کہنا چاہیے :

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس طریق پر استغفار (درحقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہوتا ہے جیسا کہ جمائے بعض علماء

۳۔ **اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ** (میں اس مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور **اللہُمَّ اغْفِرْ لِي وَ تَب عَلَيَّ** (اے اللہ تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں جیسے قرآن و حدیث میں استغفار اور توبہ کے لیے آئے ہیں اور شرعاً دونوں طرح توبہ و استغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے پہلے جملہ میں اپنے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دے رہا ہے۔ خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے اسی لیے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہوتا ہے چنانچہ یہاں بھی اس بات کا امکان ہے کہ یہ محض کسی کو دکھلانے یا سنانے کے لیے کہہ رہا ہو فی الحقیقت اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود نہ ہو۔ یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو اور دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو۔ اسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہو گا اور گناہ بھی اگرچہ یہ صرف امکان ہے ایسا ہونا نہیں برعکس اس کے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دیتا بلکہ کسی گناہ پر خدا کو پکار کر اس سے مغفرت اور توبہ قبول کر لینے کا سوال کرتا ہے انسان جب کسی کو پکار کر کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کی طرف ضرور ہوتی ہے اس لیے پہلے جملہ کی نسبت دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہل باطن اور اولیاء اللہ چونکہ بے حد محتاط ہوتے ہیں ان کے دل ذرا ویسی بات پر پکڑ جاتی ہے اس لیے محض اس احتمال کی بنا پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دیا اور دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کی ہدایت فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

سمجھ بیٹھے ہیں بلکہ (ربیع کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لیے کہ جب (کوئی شخص) غافل اور بے پروا دل کے ساتھ مغفرت طلب کرے گا، اور دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب ہوگا تو بے شک یہ (مغفرت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیتِ دعا سے) محرومی ہے اور یہ (ربیع کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت البہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا محتاج ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو اَسْتَغْفِرُ اللہَ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَقُوْبُ اِلٰی اللہ کہتا ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہوگا۔ (اس لیے کہ واقعہ کے خلاف ہے)

باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دعا تو اگر بے توجہی کے ساتھ بھی کرے گا، تب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے اس لیے کہ (مثلاً مشہور ہے کہ) جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے کبھی نہ کبھی (دروازہ کھل ہی جاتا ہے اور) وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے :

۱۔ مصنف علیہ السلام کا استغفار اللہ اور اقوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہ بے دل اور بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے جھوٹ نہیں اور اقوب الیہ جھوٹ ہے کچھ واضح نہیں بلکہ دونوں کلمے یکساں ہیں اور اگر بے دل اور بے توجہی کی صورت میں اقوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دل اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو اور اگر استغفر اللہ بے دل اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اقوب الیہ کو ایسا گناہ جس کی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے واللہ اعلم اصل بات وہی جو کچھ صفحہ کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے۔ ۱۷۔

اس حقیقت کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے؛ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدقہ دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَآتُوْبُ اِلَیْہِ کہا۔ آپ نے قطعی طور پر اس کی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ وہ میدان جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اب تو (استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کر دی گئی ہے اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو اسے اپنے لیے انتخاب کر لو۔ مصنف فرماتے ہیں کہ:

کتاب الزہد میں حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ تم اپنی زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غُصَّی کاغذ بنالو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتا۔ (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)





# اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔“

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے سے چاندی کے (اللہ کے) راہ میں خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں

اللہ حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کو روایت کریں۔ ۱۲۔ مستحکم

اللہ اسی لیے بندہ کو اپنے رب کے اچھا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیے۔ اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبِّحْتَ رَحْمَتًا عَلٰی خَلْقٍ مِّنْ نَّحْنِیْ (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲

کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے، آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے :  
 (۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
 کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے ۔  
 (۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصد (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک :  
 (۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو (چاڑوں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے کون

۱۱۔ اس لیے کہ تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا حاصل ہی اللہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اَحْبِبُوا الصَّلَاةَ لِذِكْرِیْ (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لیے، اسی پر اور تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجئے) ۱۲۔

۱۳۔ جب کوئی بھی شخص کسی نبیل حدیث کے قدر ضروری حصہ کو بیان کرتا ہے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آفرین الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصہ اور بھی ہے۔ ۱۴۔

الہینان ان پر برسے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں :

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا ”زندہ“ اور ”مردے“ کی سی مثال ہے :

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک صحابی نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! اسلام کے (موجبِ اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں۔ (اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا : تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہیئے :

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کے دریافت کیا۔ کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آنے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو :

سے جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اس کا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص ان دونوں سے محروم ہے وہ مردہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو سچی ”زندہ“ اور کافر کو ”میت“ ”مردہ“ کے نام سے ذکر فرمایا ہے :



(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

انہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا - یا رسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے  
آپ نے فرمایا : اپنے مقدمہ پر بھروسہ کر کے تقویٰ (خوف و خشیتہ) کو  
اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر  
کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کرے بیٹھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس  
سے ازسرنو توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ ، اور علانیہ  
گناہ کی علانیہ توبہ :

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں  
کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات  
دلانے والا ہو :

(۱۱) اسی روایت میں آیا ہے کہ :

صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے  
فرمایا : (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے  
دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (آخری جلد) آپ  
نے تین مرتبہ فرمایا :

(۱۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ اُن کو (برابر)  
تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو، تو اللہ کا ذکر

کرنے والا اس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا :

(۱۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو)۔ صحابہ نے عرض کیا : بہشت کے باغ کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا : ذکر کے حلقے (مجھے)

(۱۴) ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ :

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : آج تمام اہل محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا : یا رسول اللہ یہ عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں ؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منقذ) کرنے والے (ذاکرین) ہیں :

(۱۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مستط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے) دوسوے ڈالتا رہتا ہے :

(۱۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک

(دییں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کی مانند اجر ملے گا، پونے (حج اور عمرہ) کا۔ پونے حج اور عمرہ کا۔ پونے حج اور عمرہ کا : وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر ملے گا (مسجد سے) واپس ہوگا :

(۱۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا :

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نقش پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لیے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی :

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اتنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی :



(۲۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذر رہا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے ”ہاں“ تو وہ خوش ہوتا ہے اور اُس کو (مبارکباد دیتا ہے) آخر حدیث نکلا

(۲۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سوج چاند ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں :

(۲۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

(۲۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں :

(۲۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تجیر (اللہ اکبر) تقدیس (سُبْحَانَ الْعَمَلِك الْقُدُّوسِ) اور ہیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)



علماء کو آزاد کر دوں اور اسی طرح میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سوُج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کریں، یہ مجھ اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولادِ اسمعیل) کم آزاد کروں :  
(۲۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں : اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے: "اللہ کے ذکر کے شیدائی۔ یہ اللہ کا ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے :  
(۲۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہ السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نسہ پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس

کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں اس لیے کہ ہر وقت اسی سے ٹوٹ گئے رہتے ہیں اسی کے ذکر کے شیدائی ہیں، اُنھیں جتنے چاہتے ہوتے جاگتے ہر حالت میں اسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے ۱۲



شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیر و فتاری کے ساتھ بھلا ہو اور وہ (شخص بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قطعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو؛ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا؛

(۳۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا :

(۳۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (دو تارہ) رہتی ہیں۔ وہ بہتے ہوئے جنت میں جاویں گے :

۱۔ واضح ہو کہ یہ ذکر اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کئے گئے ہیں، صرف اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، نام قرآنی اور فطری عبادتیں اور عادتیں قرآن و حدیث اور علوم دینیہ کا درس و تدریس، وعظ و نصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سب سے فہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ تو خود اللہ کا کلام ہے۔ جس کی شان یہ ہے اَلَّذِیْذِکْرُ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سنن ابی داؤد) اللہ کے ذکر (تلاوت کلام اللہ) سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں یہ کتاب بھی انہی اذکار و اذکار کا مجموعہ ہے اور اسی لیے مرتب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں اور ہم جگے جگے اور بہتے ہوئے جنت میں جاویں آمین :

# اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد مبارک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے سنانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا: (بخاری و مسلم)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتَسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ

الْعُومُنُ	الْمُهَيَّمُنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ
الْبَارِئُ	الْمَصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ
الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ

الْعَدْلُ	الْحَكَمُ	الْبَصِيرُ	السَّمِيعُ	الْمُذِلُّ	الْمُعِزُّ
الشَّكُورُ	الْغَفُورُ	الْعَظِيمُ	الْعَلِيمُ	الْخَبِيرُ	اللَّطِيفُ
الْجَلِيلُ	الْحَسِيبُ	الْمُقِيتُ	الْحَفِيطُ	الْكَبِيرُ	الْعَلِيُّ
الْوَدُودُ	الْحَكِيمُ	الْوَاسِعُ	الْمُجِيبُ	الرَّقِيبُ	الْكَرِيمُ
الْقَوِيُّ	الْوَكِيلُ	الْحَقُّ	الشَّهِيدُ	الْبَاعِثُ	الْمُجِيدُ
الْمُعِيدُ	الْمُبْدِيُّ	الْمُخْصِيُّ	الْحَمِيدُ	الْوَلِيُّ	الْمَتِينُ
الْمَاجِدُ	الْوَلِيدُ	الْقَيُّومُ	الْحَيُّ	الْمُعِيتُ	الْمُحْيِيُّ
الْمُقَدِّمُ	الْمُقْتَدِرُ	الْقَادِرُ	الصَّمَدُ	الْأَحَدُ	الْوَاحِدُ
الْوَالِيُّ	الْبَاطِنُ	الظَّاهِرُ	الْأَخِرُ	الْأَوَّلُ	الْمُؤَخِّرُ
الرَّؤُوفُ	الْعَفُوفُ	الْمُنْفِقُ	التَّوَّابُ	الْبَرُّ	الْمُتَعَالَى
الْجَامِعُ	الْمُقْسِطُ	ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ		مَالِكُ الْمُلْكِ	
الشُّورُ	النَّافِعُ	الضَّارُّ	الْمَانِعُ	الْمُغْنِيُّ	الْفَتْنَى
الصُّبُورُ	الرَّشِيدُ	الْوَارِثُ	الْبَاقِيُّ	الْبَدِيعُ	الْهَادِيُّ



## جہل احادیث نبوی

جن کے یاد کرنے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا :

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْأَرْبَعِينَ حَدِيثًا الَّتِي قَالَ مَنْ حَفِظَهَا مِنْ أُمَّتِي  
دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ  
تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَكَةِ وَالْكِتَابِ  
وَالنَّبِيِّينَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ  
مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيَمَ الصَّلَاةَ بِوُضُوئٍ سَابِغٍ كَامِلٍ لَوَقْتِهَا وَ  
تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحْجَّ الْبَيْتَ إِنْ كَانَ  
لَكَ مَالٌ وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ  
وَالْوُثْرَ لَا تَتْرُكُهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَلَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَ  
لَا تَعُقَّ وَالْبَدِيكَ وَلَا تَأْكُلَ مَالَ الْيَتِيمِ ظُلْمًا وَلَا تُشْرَبَ  
الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا وَلَا تَشْهَدَ  
شَهَادَةَ زُورٍ وَلَا تَعْمَلَ بِالْهُوَى وَلَا تَخْتَبِ أَخَاكَ  
الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفَ الْمُحَصَّنَةَ وَلَا تَغْلُ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ  
وَلَا تَلْعَبَ وَلَا تَلْعَ مَعَ اللَّاهِيَيْنِ وَلَا تَقُلَّ لِلْقَصِيرِ

يَا قَصِيرُ تُرِيدُ بِذَلِكَ عَيْبَهُ وَلَا تَسْخَرُ بِأَحَدٍ  
 مِنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيمَةِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ  
 وَاشْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى نِعْمَتِهِ وَتَصَبَّرْ عَلَى الْبَلَاءِ  
 وَالْمُصِيبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللَّهِ وَلَا تَقْطَعْ  
 أَقْرَبَاتِكَ وَصَلَّهُمْ وَلَا تَلْعَنَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَ  
 أَكْثَرِ مِنَ السَّبِيحِ وَالتَّكْوِيلِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَدْعُ حُضُورَ  
 الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ  
 لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَا تَدْعُ  
 قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَلَى كُلِّ حَالٍ :

(رواه الحافظ ابوالقاسم بن عبد الرحمن بن محمد

بن اسحق بن مندة والحافظ ابوالحسن علي بن ابي

القاسم بن بابويه الرازي في الأربعين و

ابن عساكر والرافعي عن سلمان)

**ترجمہ :** حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے عرض کیا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کر لے جنت میں داخل ہوگا وہ کیا ہیں ؟  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات صفات پر (۲) اور آخرت کے دن پر (۳) اور فرشتوں کے

وجود پر (۴) اور پہلی کتابوں پر (۵) اور تمام انبیاء علیہم السلام پر (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر

پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہو تا ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے کہ اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں (۹) ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتی ہے جس میں آداب و تمہات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نئی وضو ہر نماز کے لیے کرے اگرچہ پہلے سے وضو ہو اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنتیں اور تمہات کا اہتمام کرنا مراد ہے چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے۔ ان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ (یعنی جمعیت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کبھی قسم کی کچی یا درمیان میں خلا نہ ہے) یہ بھی نماز قائم کرنے کے مہم میں داخل ہے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) اور رمضان کے روزے رکھے (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر جانے کی قدرت ہو حج بھی کھسے چونکہ اکثر مال ہی مانع ہوتا ہے اس لیے کسی کو ذکر فرمایا ورنہ قصور سے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہوں تو حج کرے۔ (۱۳) بارہ رکعات نیت ہو کہ روزانہ ادا کرے اس کی تفصیل دوسری روایات میں اس طرح آتی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت نہلر سے قبل چار نہلر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت (۱۴) اور وتر کو کسی ات میں نہ چھوٹے چونکہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے اس لیے اس کو تاکید یہ لفظ سے ذکر فرمایا (۱۵) اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے (۱۶) اور والدین کی نافرمانی نہ کرے (۱۷) اور ظلم سے قیام کا مال نہ کھائے یعنی اگر کسی وجہ سے قیام کا مال کھا جائے تو عیب کہ بعض صورتوں میں ہوتا ہے تو مضائقہ نہیں، (۱۸) اور شراب نہ پیے (۱۹) زنا نہ کرے (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھائے (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) اور خواہشات نفسانہ پر عمل نہ کرے (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) پاک عورت کو تمہمت نہ لگائے (اسی طرح پاک مرد کو) (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے (۲۶) لہو و لعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشا بندیوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہ یعنی اگر کوئی عیب دار لفظ ایسا مشہور ہو گیا ہو کہ اس کے کہنے سے نہ عیب سمجھا جاتا ہو نہ عیب کی نیت سے کہا جاتا ہو عیب کہ کسی کا نام بڑھو ٹیر جاوے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کو ایسا کہنا جائز نہیں (۲۹) کسی کا مذاق نہ اڑائے (۳۰) نہ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری کھسے (۳۱) اور ہر حال میں اللہ جل شانہ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرے (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کرے،



(۳۳) اور اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو (۳۴) رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرے (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لغت نہ کرے (۳۷) سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر ان الفاظ کا اکر در رکھا کرے (۳۸) جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوٹے (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ عظیم راحت تھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ملنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ شریف کی تلاوت کی مثال میں بھی نہ چھوٹے :-

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص اس کو یاد کرے اس کو کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ و تقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرمادیں گے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ ہماری سیات سے درگزر فرما کر اپنے نیک بندوں میں محض اپنے لطف سے شامل فرمائیں تو یہ ان کی شانِ کبریٰ سے کچھ بھی بعید نہیں پڑھنے والے حضرات سے بڑی ہی لمبا جت کے ساتھ استدعا ہے کہ دعائے خیر سے اس سیکار کی بھی دلگیری فرمادیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَشْرَفُ وَاَحْكَمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ  
الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِيْبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰی جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَاَرْزُقْنَا رِضَاكَ وَحَيًّا وَمَيِّتًا  
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ شَرَّاهِمِيْنَ۔

## مشورہ

## مفید

طواف زیارت دسویں تاریخ کو افضل ہے مگر اس کا وقت بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تا سہ پہر اگر آپ شہرست  
 توانا ہوں تو دسویں تاریخ کو طواف زیارت ضرور کریں اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور بونہے آدمی ہوں یا آپ خود کمزور ہوں تو اس  
 صورت میں اللہ تعالیٰ کی آسان قربانی ہوئی بہرہ انیس کاغذ اٹھائیں آپ گیا رہیں تاریخ کو عشا کی نماز منی میں پڑھ کر اپنا ضرورت سے  
 زائد سامان جاہ نماز اور لوگوں کے علاوہ ساتھ لے کر طواف زیارت کے لیے جو کمزور آجائیں ایک شخص یا شش گاہ پر سامان پہنچا کر فوراً  
 بیت اللہ شریف آجائے اطمینان سے طواف زیارت کریں اگر آپ کے ذمہ سعی ہو تو وہ بھی ادا کریں بعد فراغت فوراً  
 منی آجائیں اس کام میں تقریباً آپ کی ساری رات ہی صرف ہو جائے گی فجر کی نماز پڑھ کر منی میں آکر بارہویں تاریخ کو  
 بعد عصر کنکریں مار کر اطمینان کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آجائیں رات کو طواف زیارت کرنے میں جو کم ہوگا آسانی ہوگی تمام  
 سامان رہائش کو پہنچ جائے گا تقریباً تین میل کا سفر ہے اگر ہمت ہو تو واپس پیدل آجائیں راستہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے  
 کرتے رہیں دوبارہ پھر بطور ادا دھانی اور عذری کے عرض ہے اس کو خوب یاد رکھیں دس گیاہ اور بارہ تینوں ایام میں کنکریاں خود  
 بعد عصر یا اس اور عورتوں سے دس اور گیارہ کو بعد مغرب اور بارہ کو بعد عصر خود اپنے ساتھ لے جا کر کنکریاں مواتین عورتوں کی طرف سے  
 قطعاً خود کنکریں نہ باریں سوائے معذور شخص کے جو کم ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اور جرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت  
 تکلیف کا اندیشہ ہو اس کے علاوہ کسی کی طرف سے کنکریاں باری جائیں تو ادا نہ ہوں گی نفعیہ واجب ہوگا نواں کے وقت حرم میں حج  
 رکھنا دس ملے جاتے ہیں وہ جو ہمیں جلتے ہیں اور کسی کمزور کو انتقال کر جاتے ہیں اس لیے احتیاطاً ہر سبب سے اسی طرح قربانی بھی  
 دسویں تاریخ کو افضل ہے اگر آپ دسویں تاریخ کو کنکریوں سے بعد عصر فارغ ہوں تو بعد عصر ہی قربان گاہ جا کر قربانی کریں اس  
 وقت بالکل حرم نہ ہوگا اور آسانی سے قربانی ہوگی اور اگر دسویں تاریخ کو نہ کر سکیں تو گیارہ تاریخ کو بعد ظہر قربان گاہ جائیں فجر کے  
 وقت بہت ہی حرم ہوتا ہے

قرآن وحدیث سے ماخوذ  
مستند دعاؤں کی مشہور و معروف کتاب

# مُنَاجَاتِ مَقْبُولِ کابل علی

مترجم عربی اردو

حصہ منظم شجرہ و غریب البحر وغیرہ

تالیف

حکیم الامتہ مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

---

ادارۃ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی، لاہور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
صَلَّى عَلَى الْمُرْسَلِينَ

# اُسُوۃُ رُسُوْلٍ اَكْرَم

حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاملِ اخصال کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق ہدایت پیش کی گئی ہے جن سے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عجائز بیعت

حکیم الامتہ مجدد الملتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

اَدَارَةُ اِسْلَامِيَّتَا

۱۹۰- انارکلی ۵ لاہور ۲



# اِدارۃ اہل سنت بکشمیر

لاہور — ویٹا نامتھ مینشن، مال روڈ، لاہور

فون ۳۲۳۴۱۲-۳۲۳۴۸۵-۴۲۲-۹۲ فیکس

لاہور — ۱۹۰ اتارکلی، لاہور، پاکستان

فون — ۴۲۳۳۹۹۱ - ۴۳۵۳۲۵۵

کراچی — موہن روڈ

چوک اردو بازار، کراچی فون ۴۲۲۴۰۱

E mail: idara@brain.net.pk